e-paper www.avadhnama.com
Postal Registration No. GPOLW/MP-50/2012-14 • RNI No. UPURD/2001/6110
LUCKNOW
روزنامہ
اودھ نامہ
avadhnama
Rs.3/- Vol- 26 , Issue, 29 Saturday , October 24 2026 Pages -8
قیمت ۳/روپیہ جلد نمبر(۲۶) شمارہ نمبر(۲۹) لکھنؤ، بروز ہفتہ ۲۴-اکتوبر ۲۰۲۶ء، مطابق ۱۲/جمادی الاول-۱۴۴۸ھ صفحات-۸

دہلی ہائی کورٹ سے آسا صدر نیہا بورا کی عرضی خارج

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے جمعہ کو آل انڈیا اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (آئسا) کی صدر نیہا بورا کی اس عرضی کو خارج کر دیا، جس میں انہوں نے خصوصی ایگزیکٹو مجسٹریٹ کے سامنے امن برقرار رکھنے کے لیے بانڈ بھرنے سے متعلق پولیس کے نوٹس کو چیلنج کیا تھا۔ تاہم، عدالت نے ہدایت دی کہ اس معاملے میں کارروائی کے لیے استعمال کیے گئے دستاویزات اور دیگر مواد کی نقول نیہا بورا کو فراہم کی جائیں۔ جسٹس سبرامنیم پرساد کی یک رکنی بنچ نے خصوصی ایگزیکٹو مجسٹریٹ (ایس ای ایم) کو یہ بھی ہدایت دی کہ جانچ مکمل ہونے کے بعد کوئی حکم جاری کرتے وقت ضروری احتیاط برتی جائے۔ نیہا بورا نے 17 اکتوبر کو خصوصی ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی جانب سے جاری نوٹس کو چیلنج کیا تھا۔ یہ نوٹس بھارتیہ ناگرک سرکشا سنہتا (بی این ایس ایس) کی دفعات 126 اور 130 کے ساتھ دفعہ 135(3) کے تحت جاری کیا گیا تھا۔ اس میں کہا گیا تھا کہ جانچ کی مدت کے دوران امن برقرار رکھنے کے لیے نیہا بورا سے 10 ہزار روپے کا ذاتی مچلکہ اور ایک ضامن کیوں نہ لیا جائے۔

سونا اور چاندی کی قیمتوں گراوٹ جاری

دھنتیرس، دیوالی اور شادی بیاہ کے سیزن میں سونا چاندی خریدنے کی تیاری کر رہے لوگوں کے لیے راحت کی خبر ہے۔ سونے اور چاندی کی قیمتوں میں آج پھر گراوٹ درج کی گئی ہے۔ گھریلو بازار میں 23 اکتوبر 2026 کو سونے اور چاندی، دونوں کی قیمتیں نیچے آ گئیں۔ 24 کیرٹ سونا 0.61 فیصد گر کر 1,42,750 روپے فی 10 گرام پر آ گیا، جب کہ چاندی کی قیمت 1.93 فیصد ٹوٹ کر 1,96,510 روپے فی کلو پر آ گئی۔ بین الاقوامی بازار میں بھی سونے پر دباؤ برقرار ہے۔ ایسے میں اب سب کی نظریں امریکی فیڈرل ریزرو کے اگلے فیصلے پر ہیں، جس کا اثر قیمتی دھاتوں کی قیمتوں پر پڑ سکتا ہے۔ بین الاقوامی بازار میں جمعرات کی دیر رات سونا 2 ہفتے سے زیادہ کی کم ترین سطح پر پہنچ گیا۔ خام تیل کی قیمتوں میں تیزی سے مہنگائی بڑھنے کا خدشہ گہرا ہو گیا ہے۔ اس کے باعث سرمایہ کاروں کی نظریں امریکی فیڈرل ریزرو کے سود کی شرحوں سے متعلق اگلے اعلان پر ٹک گئی ہیں۔

ارونا چل کی سرحد پر ہند-چین تصادم، آئی ٹی بی پی کا انکشاف

ریٹائرمنٹ سے چند دن قبل آئی ٹی بی پی کے ڈائریکٹر جنرل شتروجیت کپور کا بیان، گلوان جیسی صورتحال دوبارہ نہ ہو اس لیے ڈرون فورس پر توجہ، کانگریس نے پی ایم مودی کی خاموشی پر سخت تنقید کی

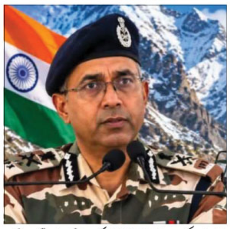

نئی دہلی۔ (ایجنسی) ہندوستان اور چین کے درمیان 'ایل اے سی' (لائن آف ایکچوئل کنٹرول) پر کشیدگی والی حالت برقرار ہے۔ اس تعلق سے آئی ٹی بی پی کے ڈائریکٹر جنرل شتروجیت کپور نے ایک اہم انکشاف کیا ہے۔ انھوں نے کہا ہے کہ ہندوستان اور چین کے درمیان ارونا چل پردیش کی سرحد پر کئی بار تصادم ہوا ہے، اور یہ اب بھی جاری ہے۔ اس سے قبل ہندوستان اور چین کے درمیان ڈوکلام میں بھی تصادم ہوا تھا۔ آئی ٹی بی پی ڈائریکٹر جنرل شتروجیت کپور نے ایک تقریب کے دوران یہ انکشاف کیا۔ انھوں نے کہا کہ ''ارونا چل پردیش کے اندر کئی بار ایسے حالات پیدا ہوئے جب تصادم دیکھنے کو ملا۔ وہاں پر ہماری 'شوریہ کمانڈو' ٹیمیں ہیں، انھوں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔'' وہ آگے کہتے ہیں کہ ''یہ بھی ایک نئی پیش قدمی تھی۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں آئی ٹی بی پی کی شروعات ایک ماؤنٹین گوریلا فورس کی شکل میں ہوئی تھی۔ اس کے بعد ہم نے روایتی فورس کی شکل میں چینی سرحد کو سنبھالا ہے۔ اب گوریلا جنگ کی ضرورت نہیں ہے، لیکن ہمیں اعلیٰ سطحی فورس کی شکل میں اپنی شناخت قائم کرنی ہے۔''

آئی ٹی بی پی کے سربراہ نے کہا کہ گلوان جیسی صورتحال دوبارہ پیدا نہ ہو، اس کے لیے ڈرون فورس اور جدید ٹیکنالوجی پر خصوصی توجہ دینا ضروری ہے۔ شتروجیت کپور 31 اکتوبر کو اپنے عہدے سے سبکدوش ہوں گے۔ شتروجیت کپور نے بتایا کہ جولائی سے اب تک بھارت اور چین کے درمیان تین اعلیٰ سطحی ملاقاتیں ہو چکی ہیں۔ ان میں ورکنگ میکانزم فار کنسلٹیشن اینڈ کوآرڈینیشن، خصوصی نمائندوں کی بات چیت اور کور کمانڈر سطح کی ملاقات شامل ہیں، لیکن اس کے باوجود سرحد پر کشیدگی برقرار ہے۔ اسی دوران ستمبر میں 18ویں برکس سربراہ اجلاس کا انعقاد بھی ہوا، جس میں شرکت کے لیے چین کے صدر شی جن پنگ بھارت آئے تھے۔ شتروجیت کپور نے کہا کہ جدید جنگ میں زمین کے اوپر موجود فوجی اور عمارتیں آسانی سے نشانہ بن سکتی ہیں۔ اسی وجہ سے آئی ٹی بی پی نے لائن آف ایکچوئل کنٹرول پر واقع سرحدی چوکیوں میں پائلٹ پروجیکٹ کے تحت زیر زمین ڈھانچے تعمیر کرنا شروع کر دیے ہیں۔ مستقبل میں انہیں مستقل حفاظتی انتظامات کے طور پر فروغ دینے کا منصوبہ ہے۔

آئی ٹی بی پی ڈائریکٹر جنرل کا بیان سامنے آنے کے بعد کانگریس نے مرکز کی مودی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ کانگریس جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے ایک طویل پوسٹ جاری کر کہا ہے کہ ''ایک طرف چین کے سامنے گھٹنے ٹیکنے والے وزیر اعظم کی جانب سے مسلسل رعایتیں دینے کا سلسلہ جاری ہے، وہیں آئی ٹی بی پی کے ڈائریکٹر جنرل نے ارونا چل پردیش میں چینی پی ایل اے کے ساتھ ہندوستانی سرحد کے اندر حالیہ تصادموں میں آئی ٹی بی پی کی کارکردگی کی ستائش کی ہے، جو بالکل درست بھی ہے۔ لیکن وزیر اعظم اور ان کا پورا نظام اس سنگین معاملے پر خاموشی اختیار کیے بیٹھا ہے۔'' انھوں نے مزید کہا کہ تکسنگ میں تصادم کے بعد گزشتہ ماہ ارونا چل پردیش کے واچا اور دمائی میں کور کمانڈر سطح کی بات چیت ہوئی۔ مقامی لوگوں نے بتایا ہے کہ لداخ کی طرح ایک بار پھر گشت کے کچھ مقامات ہمارے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ چین ارونا چل پردیش میں ہمارے شہروں کے نام بدلتا جا رہا ہے اور 60,000 میگاواٹ کا ایک ڈیم بنا رہا ہے، جو ہمارے ماحولیاتی نظام اور آبی سلامتی کے لیے ایک بڑا خطرہ ہے۔

'چین کو کلین چٹ دینا بند کریں'، کھڑگے نے مودی حکومت سے پوچھے سوالات

کانگریس صدر ملکارجن کھڑگے نے چین کے ساتھ سرحدی کشیدگی، ہندوستان کے بڑھتے تجارتی خسارے اور وزیر اعظم نریندر مودی کی چین پالیسی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا ہے کہ وزیر اعظم کو چین کو بار بار کلین چٹ دینے کے بجائے ہندوستان کے عوام کے سامنے حقائق واضح کرنے چاہئیں۔ انہوں نے قومی سلامتی، اقتصادی سلامتی اور سفارتی جواب دہی سے متعلق تین اہم سوالات اٹھاتے ہوئے حکومت سے پارلیمنٹ اور ملک کو اعتماد میں لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کھڑگے نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنی پوسٹ میں ارونا چل پردیش میں چینی فوج کی سرگرمیوں سے متعلق اطلاعات پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا کہ انڈو تبت بارڈر پولیس (آئی ٹی بی پی) کے ڈائریکٹر جنرل کی جانب سے لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) پر چینی فوج، پیپلز لبریشن آرمی (پی ایل اے) کے ساتھ جاری کشیدہ صورت حال کی تصدیق تشویش ناک ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ڈوکلام اور گلوان کے واقعات کے بعد کیا ایک اور سنگین تصادم کی صورت حال پیدا ہو رہی ہے؟ کھڑگے کے مطابق، اگست میں ارونا چل پردیش کے علاقے تکسنگ کے قریب چینی دراندازی کی اطلاعات سامنے آئی تھیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ واچا-دمائی میں کور کمانڈر سطح کی بات چیت کے 47 دن بعد بھی دونوں افواج کے درمیان کشیدگی برقرار رہنے کی اطلاعات ہیں۔ ان کے مطابق یہ مقام مبینہ دراندازی کے مقام سے تقریباً 180 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ کانگریس صدر نے سوال کیا کہ کیا ہندوستان کی گشت کرنے کی رسائی متاثر ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا کہ ارونا چل پردیش ہندوستان کا اٹوٹ حصہ ہے اور حکومت کو سرحدی صورت حال کے بارے میں ملک کو اندھیرے میں نہیں رکھنا چاہیے۔ اقتصادی سلامتی کے معاملے پر کھڑگے نے کہا کہ گلوان میں 20 ہندوستانی فوجیوں کی قربانی کے بعد مالی سال 2020-21 سے چین سے ہندوستان کی درآمدات میں 102 فیصد اضافہ ہوا ہے، جبکہ چین کے ساتھ تجارتی خسارہ 155 فیصد بڑھ کر 112.16 ارب ڈالر تک پہنچ گیا ہے۔

ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر میں نوجوانوں کا کردار اہم: پی ایم مودی

نئی دہلی، 23 اکتوبر (یواین آئی) وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ نوجوانوں کو ملک کی ترقی سے جوڑنا، سماج کو تقسیم کرنے والی طاقتوں کے خلاف متحد کرنا اور خود انحصاری کے تئیں بیداری پیدا کرنا ضروری ہے۔ مسٹر مودی آج یہاں چنمیہ امرت مہوتسو عالمی کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے چنمیہ مشن سے وکست بھارت کے عزم کو آگے بڑھانے میں فعال کردار ادا کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ سوامی چنمیانند جی کا بنیادی نظریہ نوجوانوں کی طاقت کو فروغ دے کر ایک مضبوط ہندوستان کی تعمیر کرنا تھا۔ چنمیہ مشن کے نوجوان کارکنوں نے تقریباً 300 دنوں میں 40 ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے ایک لاکھ سے زیادہ نوجوانوں سے رابطہ قائم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 2047 میں ملک کی آزادی کے 100 سال مکمل ہوں گے اور اسی عرصے میں چنمیہ مشن بھی اپنی صد سالہ تقریبات منائے گا۔ ایسے میں وکست بھارت اور چنمیہ مشن کے سفر کو ساتھ ساتھ آگے بڑھانا ہے۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ مشن کے سنت، آچاریہ، سادھک اور کارکن وکست بھارت کی تعمیر میں اہم کردار ادا کریں گے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ سوامی چنمیانند جی نے ہندوستانی علم، ثقافت اور ورثے کو عوام تک پہنچانے کا کام کیا۔ چنمیہ مشن کے 100 سے زیادہ تعلیمی ادارے بچوں اور نوجوانوں کو جدید تعلیم کے ساتھ ہندوستانی اقدار بھی سکھا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سوامی جی روحانی ترقی کو انفرادی نشوونما اور انفرادی نشوونما کو ملک کی ترقی سے جوڑنے کی تعلیم دیتے تھے۔ مسٹر مودی نے نئی قومی تعلیمی پالیسی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس میں ہندوستانی علمی روایت، مادری زبان میں تعلیم، جدید سائنس اور نئی ٹیکنالوجی کو اہمیت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک کے ثقافتی ورثے کا تحفظ اور اس کے تئیں فخر کے احساس کو مضبوط کرنا ضروری ہے۔

ایل اے سی پر غلط فہمی سے بچنے کے لیے ہندوستان اور چین کے درمیان مختلف سطحوں پر بات چیت جاری: وزارت خارجہ

نئی دہلی، (یواین آئی) ارونا چل پردیش میں حقیقی کنٹرول لائن (ایل اے سی) سے متصل علاقوں میں ہندوستان اور چین کی افواج کے درمیان تصادم کے واقعات کی اطلاعات کے درمیان وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ چینی فوج کی جانب سے گشت کے طے شدہ طریقۂ کار سے ہٹنے کے باعث سرحدی علاقوں میں وقتاً فوقتاً صورت حال بے ترتیب ہو جاتی ہے۔ غلط فہمی اور غلط اندازے سے بچنے کے لیے دونوں ممالک کے درمیان مختلف سطحوں پر بات چیت جاری ہے۔ وزارت خارجہ کے ترجمان رندھیر جیسوال نے جمعہ کو یہاں میڈیا بریفنگ کے دوران اس سلسلے میں پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ ہندوستان کا پختہ موقف ہے کہ دوطرفہ تعلقات کی مجموعی پیش رفت کے لیے سرحدی علاقوں میں امن اور استحکام برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے۔ ترجمان نے کہا، جب چینی فوج پہلے سے طے شدہ گشت کے طریقۂ کار سے ہٹتی ہے تو ہندوستان اور چین کے سرحدی علاقوں میں وقتاً فوقتاً صورت حال بے ترتیب ہو جاتی ہے۔ دونوں فریق حقیقی کنٹرول لائن پر باقی ماندہ مسائل کو حل کرنے اور غلط فہمیوں و غلط اندازوں سے بچنے کے لیے موجودہ سفارتی اور فوجی نظام کا استعمال جاری رکھے ہوئے ہیں۔ دونوں فریقوں نے سرحدی انتظام کو بہتر بنانے کے لیے مناسب علاقوں میں ایل اے سی کے بارے میں اپنی سمجھ بوجھ کو بہتر بنانے کے طریقوں پر تبادلۂ خیال کرنے سے بھی اتفاق کیا ہے۔ میں اس بات پر زور دینا چاہوں گا کہ دوطرفہ تعلقات کی مجموعی پیش رفت کے لیے سرحدی علاقوں میں امن اور استحکام برقرار رکھنا انتہائی ضروری ہے۔

اترپردیش مشن کرمایوگی میں ملک میں سرفہرست ہے

عملے کی انتظامی کارکردگی اور صلاحیت کی ترقی میں نئی تاریخ رقم، سی ایم یوگی نے قومی اعزاز پیش کیا

لکھنؤ۔ اترپردیش نے مشن کرمایوگی کے موثر نفاذ اور سرکاری ملازمین کی مسلسل صلاحیت سازی میں اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ملک میں پہلا مقام حاصل کیا ہے۔ اترپردیش کو ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اترپردیش اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن اینڈ منیجمنٹ اور حکومت ہند کے Capacity Development Commission کی طرف سے مشترکہ طور پر منعقدہ شمالی علاقائی ورکشاپ' میں باوقار قومی اولین مقام کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اس قومی درجہ بندی میں راجستھان نے دوسرا مقام حاصل کیا، جب کہ مرکزی زیر انتظام ریاست جموں و کشمیر نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اس باوقار کامیابی کے ساتھ، اترپردیش نے ایک بار پھر اچھی حکمرانی، جدید انتظامی کارکردگی اور اہلکاروں کی مسلسل تربیت میں ملک میں اپنا قائدانہ کردار قائم کیا ہے۔ تقریب میں اترپردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے اس تاریخی کامیابی کے لیے متعلقہ محکموں، اعلیٰ حکام اور تربیتی اداروں کو اعزاز سے نوازا۔ اترپردیش کی جانب سے، UPAM کے ڈائریکٹر جنرل ایم دیوراج، ڈائریکٹر سنجے کمار، اور ایڈیشنل ڈائریکٹر اور نوڈل افسر سنیل کمار چودھری نے وزیر اعلیٰ سے اعزاز حاصل کیا۔

مشن کرمایوگی کے تحت اترپردیش میں انتظامی صلاحیتوں کی ترقی کو اولین ترجیح دی گئی ہے۔ اترپردیش کے 23.19 لاکھ سے زیادہ افسران اور ملازمین مرکزی حکومت کے ''iGOT Karmayogi'' ڈیجیٹل پلیٹ فارم پر رجسٹرڈ ہیں، جن میں سے 99 فیصد سے زیادہ فعال طور پر آن لائن تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ Unnati پہل کے تحت، ریاست میں 350 سے زیادہ تربیتی اداروں کو کامیابی کے ساتھ رجسٹر کیا گیا ہے۔ ''سادھنا سپتہ''، ''تربھے نیتری''، ''تربھے چیتنا''، ''کوشل سیتو'' اور ''کوشل سارتھی'' جیسے اختراعی اقدامات نے عوامی ملازمین کو جدید چیلنجوں کے لیے تیار کرنے میں موثر کردار ادا کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے ورکشاپ میں مختلف زمروں کے تحت بہترین کارکردگی دکھانے والے محکموں کو اعزاز سے نوازا۔ اکیلے محکمہ داخلہ نے 1 کروڑ سے زیادہ آن لائن تربیتی کورسز مکمل کر کے ایک تاریخی ریکارڈ قائم کیا۔ ڈائریکٹر جنرل (ٹریننگ) جناب راجیو اگروال اور ڈی آئی جی جناب دیورنجن ورما نے محکمہ کی جانب سے یہ اعزاز حاصل کیا۔ بنیادی اور ثانوی تعلیم کے محکمے کو دیا گیا، جس نے اساتذہ اور محکمانہ عملے کے ذریعے 1 کروڑ سے زیادہ کورسز مکمل کیے ہیں۔ ایڈیشنل چیف سکریٹری پارتھا سارتھی سین شرما اور ڈائرکٹر جنرل (اسکول ایجوکیشن) مونیکا رانی نے محکمہ کی جانب سے ایوارڈ وصول کیا۔

ایس آئی آر کے خلاف ملک گیر احتجاج

دہلی میں الیکشن کمیشن کی جانب مارچ کے دوران کئی مظاہرین حراست میں، طلبہ، نوجوانوں اور کسان تنظیموں کے کارکنوں نے حصہ لیا

مظاہرین قومی پرچم اور تنظیموں کے بینر لے کر مارچ میں شامل ہوئے۔ اس دوران 'گیانیش کمار استعفیٰ دو'، 'ایس آئی آر رکو' اور 'ووٹ چوری برداشت نہیں کریں گے' جیسے نعرے لگائے گئے۔

نئی دہلی: (ایجنسی) ووٹر لسٹوں کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے خلاف جمعہ کو دہلی سمیت ملک کے کئی شہروں میں کسانوں، طلبہ، نوجوانوں، مزدوروں اور مختلف تنظیموں نے احتجاجی مارچ نکالا۔ دہلی میں الیکشن کمیشن کے ہیڈکوارٹر کی جانب مارچ کے دوران پولیس نے کئی مظاہرین کو حراست میں لے لیا۔ علاقے میں پہلے ہی امتناعی احکامات نافذ کیے گئے تھے۔ 'پیپلز اگینسٹ ایس آئی آر' کی دہلی رابطہ کمیٹی کی جانب سے منعقدہ اس مارچ میں مختلف طلبہ، نوجوانوں اور کسان تنظیموں کے کارکنوں نے حصہ لیا۔ مظاہرین قومی پرچم اور تنظیموں کے بینر لے کر مارچ میں شامل ہوئے۔ اس دوران 'گیانیش کمار استعفیٰ دو'، 'ایس آئی آر روکو' اور 'ووٹ چوری برداشت نہیں کریں گے' جیسے نعرے لگائے گئے۔ مارچ میں سی پی آئی ایم کے سینئر رہنما ورندا کرات، سماجی کارکن یوگیندر یادو، کسان تنظیموں، آل انڈیا ڈیموکریٹک ویمنز ایسوسی ایشن (اے آئی ڈی ڈبلیو اے)، آل انڈیا یوتھ فیڈریشن اور آل انڈیا ڈیموکریٹک اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن (اے آئی ڈی ایس او) کے ارکان نے شرکت کی۔ انقلابی یوتھ آرگنائزیشن (کے وائی ایس) اور اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا (ایس ایف آئی) نے بھی احتجاج کی حمایت کی۔ مارچ میں دہلی، ہریانہ اور مغربی اترپردیش کے کارکن شامل ہوئے۔ مارچ کا آغاز کالی باڑی مارگ اور بھائی ویر سنگھ مارگ کے چوراہے پر واقع گول ڈاک خانہ کے قریب سے ہوا۔ اس سے قبل بنگلہ صاحب گرودوارے کے آس پاس سکیورٹی بڑھا دی گئی تھی اور دہلی پولیس کے ساتھ ریپڈ ایکشن فورس (آر اے ایف) کے اہلکاروں کو بڑی تعداد میں تعینات کیا گیا تھا۔ پولیس کی جانب سے مظاہرین کو روکے جانے پر وہ سڑک پر بیٹھ گئے اور منتظمین کے اعلان کے مطابق 'جن سنسد' منعقد کی۔ ایک مظاہرین نے کہا کہ یہ محض جنتر منتر کو احتجاجی مقام کے طور پر بحال کرنے کا معاملہ نہیں، بلکہ جمہوریت اور ملک کو بچانے کی لڑائی ہے۔ ایک دوسرے مظاہرین نے کہا کہ اگر جنتر منتر کو احتجاجی مقامات کی فہرست سے ہٹایا گیا تو ملک کی ہر سڑک جنتر منتر بن جائے گی۔

'پیپلز اگینسٹ ایس آئی آر' کے مطابق 18 ریاستوں کے 88 شہروں میں 145 تنظیموں کی شرکت سے احتجاجی مظاہرے منعقد کرنے کا منصوبہ ہے۔ تنظیم نے یکم نومبر تک اپنے احتجاجی پروگراموں کا اعلان بھی کیا ہے۔ ایس آئی آر اور انتخابی دھاندلی کے خلاف پٹنہ میں بھی سنیوکت کسان مورچہ اور آل انڈیا کسان سبھا سمیت مختلف بائیں بازو کی تنظیموں نے مارچ نکالا۔ مظاہرین نے ایس آئی آر پر روک لگانے اور چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے استعفے کا مطالبہ کیا۔ بنگلورو میں بھی ٹاؤن ہال سے فریڈم پارک تک احتجاجی مارچ نکالا گیا۔ اس میں سی پی آئی، عام آدمی پارٹی اور بائیں بازو کی تنظیموں کے کارکنوں نے قومی پرچم کے ساتھ شرکت کی۔ مارچ کے باعث شہر کے مرکزی کاروباری ضلع میں ٹریفک جام ہوا۔ دہلی ٹریفک پولیس کے مطابق وسطی دہلی کے بعض علاقوں میں دوپہر ایک بجے سے شام پانچ بجے تک ٹریفک کی نقل و حرکت متاثر رہنے کا امکان تھا۔ پولیس نے بنگلہ صاحب گرودوارے، کناٹ پلیس، پارلیمنٹ اسٹریٹ اور جنتر منتر کے آس پاس جانے والوں کو متبادل راستے اختیار کرنے اور سفر کی پیشگی منصوبہ بندی کرنے کا مشورہ دیا۔

اگلے 20 سے 30 سال کے چیلنجز کے لیے تیار رہے فوج: راج ناتھ

نئی دہلی (یواین آئی) وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے فوج کے سینئر کمانڈروں سے کہا ہے کہ وہ اگلے 20 سے 30 سال کے چیلنجز کو مدنظر رکھتے ہوئے طویل مدتی حکمت عملی تیار کریں اور موجودہ نیز ابھرتے ہوئے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے بھی تیار رہیں۔ مسٹر سنگھ نے جمعہ کو یہاں فوجی کمانڈروں کی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بدلتے ہوئے حالات کے مطابق فوجی حکمت عملیوں میں تبدیلی کے لیے لچک برقرار رکھنا ضروری ہے۔ اس موقع پر انہوں نے فوج کی مستقبل کی تیاری کے لیے فوجی آپریشنز کا نظریہ بھی جاری کیا۔ وزیر دفاع نے آپریشن سندور کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نئی سوچ، بہتر تال میل، مضبوط ہم آہنگی اور جدید ہتھیاروں نے اس کی کامیابی میں اہم کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم نے واضح پیغام دیا کہ ہندوستان اپنے قومی مفادات کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے گا۔ مسٹر سنگھ نے فوج میں تنظیم نو اور ڈرون سمیت جدید ٹیکنالوجی کے استعمال کے لیے کی جانے والی کوششوں کی ستائش کی۔

یوپی ایم ایل سی انتخابات

گریجویٹ میں 38.72 اور ٹیچر الیکشن میں 55.76 فیصد ووٹنگ

لکھنؤ۔ قانون ساز کونسل کے گریجویٹ اور ٹیچر الیکشن میں ووٹروں نے ٹیچر الیکشن میں زیادہ جوش و خروش دکھایا۔ ڈویژن کے سات اضلاع میں گریجویٹ انتخابات میں اوسطاً 38.72% اور اساتذہ کے انتخابات میں 55.76% ووٹ ڈالے گئے۔ گریجویٹ انتخابات میں کھیری نے 44.32 فیصد ووٹر ٹرن آؤٹ کے ساتھ سرفہرست مقام حاصل کیا۔ دریں اثنا، رائے بریلی میں ٹیچرس کے انتخابات میں سب سے زیادہ 63.14 فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ پرتاپ گڑھ دونوں حلقوں میں پیچھے رہ گیا، گریجویٹ انتخابات میں 31.24% ووٹر ٹرن آؤٹ اور ٹیچر الیکشن میں 49.12% کم ووٹنگ درج کی گئی۔ راجدھانی لکھنؤ میں دونوں حلقوں میں ووٹر ٹرن آؤٹ ڈویژنل اوسط سے کم رہا۔ گریجویٹ انتخابات میں ووٹر ٹرن آؤٹ 34.51% اور اساتذہ کے انتخابات میں 43.72% رہا۔ لکھنؤ میں، اساتذہ کے انتخابات کے مقابلے گریجویٹ انتخابات میں ووٹر ٹرن آؤٹ 9.21 فیصد کم تھا۔ گریجویٹ حلقہ میں کھیری میں سب سے زیادہ 44.32 فیصد ووٹ ڈالے گئے۔ اس کے بعد سیتاپور 41.04 فیصد، رائے بریلی 40.23 فیصد، بارہ بنکی 40.03 فیصد اور ہردوئی 39.65 فیصد رہا۔ لکھنؤ میں 34.51 فیصد اور پرتاپ گڑھ میں سب سے کم ووٹنگ 31.24 فیصد ریکارڈ کی گئی۔ ٹیچر حلقہ میں رائے بریلی 63.14 فیصد ووٹروں کے ساتھ سرفہرست ہے۔

اکھلیش یادو کا سنگین الزام، کہا- بوتھ لوٹنے آئے بی جے پی والے

لکھنؤ (یواین آئی) اترپردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اور سماجوادی پارٹی کے صدر اکھلیش یادو نے فتح پور میں ایم ایل سی انتخابات کی پولنگ کے حوالے سے سنگین الزامات عائد کیے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ الیکشن کمیشن کی موجودگی کے باوجود بی جے پی اور اس کے اتحادی پولنگ مرکز پر مبینہ طور پر بوتھ لوٹنے پہنچے ہیں۔ اکھلیش یادو نے سوشل میڈیا پر جاری اپنے بیان میں کہا، ''لگتا ہے الیکشن کمیشن کو نیند کی گولی کھلا کر، ایم ایل سی انتخابات کے پولنگ مرکز پر، یہ بی جے پی والے اور ان کے ساتھی فتح پور میں بوتھ لوٹنے آئے ہیں۔'' ایس پی صدر نے الیکشن کمیشن کے طریقۂ کار پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے پوچھا، کیا آج الیکشن کمیشن کی چھٹی کا دن ہے؟' انہوں نے کہا کہ موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے الیکشن کمیشن سے کسی بھی قسم کی اپیل کرنے کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ سماجوادی پارٹی پورے ریاست میں پولنگ سے جڑی ایسی ویڈیو ریکارڈ کر رہی ہے۔

الیکشن کمشنرز سندھو اور جوشی نے کی تھی الیکشن کمیشن کے ایک افسر کی شکایت

آر ٹی آئی سے انکشاف، کابینہ سیکرٹریٹ نے شکایات کے باوجود کوئی کارروائی نہیں کی

کابینہ سکریٹریٹ نے الیکشن کمیشن کے ایک افسر کے خلاف 2 الیکشن کمشنرز (سکھبیر سنگھ سندھو اور وویک جوشی) کی شکایات پر کوئی کارروائی نہیں کی۔ یہ بات ایک آر ٹی آئی کے جواب سے سامنے آئی ہے۔ جواب کے مطابق سکریٹریٹ نے کہا تھا کہ یہ شکایات انہوں نے (الیکشن کمشنرز نے) اپنی ذاتی حیثیت میں کی تھیں اور چونکہ پورے الیکشن کمیشن کی جانب سے کوئی سرکاری اطلاع موصول نہیں ہوئی تھی، اس لیے فی الحال کوئی کارروائی کرنا نامناسب ہو سکتا ہے۔ آر ٹی آئی کارکن کموڈور (ریٹائرڈ) لوکیش کے بترا کو حق اطلاعات قانون کے تحت دائر درخواست کے جواب میں موصول ہونے والے خط سے پتہ چلا ہے کہ الیکشن کمشنرز سندھو اور جوشی نے 29 جولائی کو ملک کے اعلیٰ افسر ٹی وی سوماناتھن کو 2 الگ الگ خطوط بھیجے تھے۔ یہ خطوط سینئر ڈپٹی الیکشن کمشنر منیش گرگ (آئی اے ایس) کے کام کاج سے متعلق تھے، جنہیں کابینہ کی تقرری کمیٹی نے 2 ستمبر 2024 سے الیکشن کمیشن میں تعینات کیا تھا۔ انگریزی روزنامہ 'دی انڈین ایکسپریس' نے ستمبر میں شائع اپنی خبر میں دعویٰ کیا تھا کہ الیکشن کمیشن کے اندر کام کی تقسیم سے متعلق حکم جاری ہونے کے بعد سندھو اور جوشی نے کابینہ سکریٹری ٹی وی سوماناتھن کو الگ الگ خطوط لکھے تھے۔ خبر میں کہا گیا تھا کہ اس حکم کی وجہ سے ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے، ہٹانے اور ریکارڈ کو اپڈیٹ کرنے کا کام ریاستی افسران کے بجائے براہ راست الیکشن کمیشن کے ہاتھ میں چلے جانے کا خدشہ پیدا ہو گیا تھا۔ الیکشن کمیشن نے 26 ستمبر کو ایک بیان میں کہا تھا کہ کام کی تقسیم سے متعلق احکامات جاری کرنے والے افسر کے ان احکامات کو دونوں کمشنرز کے کہنے پر کبھی نافذ نہیں کیا گیا۔ الیکشن کمیشن نے یہ بھی کہا تھا کہ سندھو اور جوشی کی جانب سے کابینہ سکریٹری کو بھیجے گئے خطوط ڈیپوٹیشن پر تعینات ایک افسر سے متعلق تھے، نہ کہ پالیسی یا آئی ٹی ڈپارٹمنٹ کے معاملات سے۔ آر ٹی آئی درخواست کے جواب میں فراہم کیے گئے کابینہ نوٹ میں کہا گیا ہے کہ دونوں الیکشن کمشنرز نے بتایا تھا کہ گرگ نے ڈپٹی الیکشن کمشنر کے لنک افسر کا عہدہ سنبھالنے کے بعد کمیشن یا متعلقہ افسران سے مشورہ کیے بغیر اپنے ہم مرتبہ اور سینئر افسران کے کام کی تقسیم کے سلسلے میں ایک حکم جاری کر دیا تھا۔ جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ دونوں الیکشن کمشنرز نے مزید بتایا کہ ایسا اس وقت ہوا، جب تمام متعلقہ افسران کو بار بار زبانی اور تحریری ہدایات دی گئی تھیں کہ وہ کمیشن سے پہلے مشورہ یا منظوری لیے بغیر ایسا کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ جواب کے مطابق الیکشن کمشنرز نے اس جانب اشارہ کیا کہ گرگ کے اقدامات چیف الیکشن کمشنر اور دیگر الیکشن کمشنرز (تقرری، شرائط ملازمت اور مدت کار) سے متعلق قانون، 2023 کی واضح خلاف ورزی تھے۔

اقوام متحدہ میں پاکستان پر ہندوستان کا حملہ

جنیوا (ایجنسی) اقوام متحدہ (یونائیٹڈ نیشنز) میں ہندوستان نے ایک بار پھر دہشت گردی، مذہبی آزادی اور اقلیتوں کے حقوق سے متعلق پاکستان کے دوہرے رویے پر سوال اٹھایا ہے۔ ہندوستان نے بین الاقوامی طبقہ کو ٹھوس ثبوت دکھاتے ہوئے از سر نو یاد دلایا کہ پاکستان کے پاس ہندوستان کے جموں و کشمیر اور اس کے داخلی امور پر تبصرہ کرنے کا کوئی اخلاقی حق نہیں ہے۔ اقوام متحدہ میں ہندوستان کی فرسٹ سکریٹری بھاویکا منگلانندن نے پاکستان کو مشورہ دیا کہ ہندوستان کے زیر انتظام جموں و کشمیر کو لے کر اس کا جو جنون ہے، اسے اپنے ناجائز قبضہ والے جموں و کشمیر کے حصوں (مثلاً راولاکوٹ) میں ہو رہے ترقیاتی کاموں کی طرف موڑنا چاہیے۔ اقوام متحدہ میں اپنی بات رکھتے ہوئے بھاویکا منگلانندن نے پاکستان کو آئینہ بھی دکھایا، اور کہا کہ ''ایک دہشت گرد نہ صرف بے قصور لوگوں کو مارتا ہے، بلکہ پورے ملک کی ذہنیت کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔'' انہوں نے پاکستان کو یاد دلایا کہ 1999 کی کارگل جنگ میں مارے گئے پاکستانی فوجیوں کی لاشیں اس نے قبول نہیں کی تھیں۔

اسرائیلی انتخابات: سروے میں کسی بھی اتحاد کو اکثریت نہ ملنے کا امکان

نیتن یاہو اور اپوزیشن کے درمیان کانٹے کا مقابلہ، تعطل کا خدشہ

یروشلم، 23 اکتوبر (یو این آئی) اسرائیل میں منگل کو ہونے والے انتخابات سے قبل وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کی حمایت کرنے والے اور ان کی مخالفت کرنے والے جماعتی اتحادوں کے درمیان سخت مقابلہ ہے۔ تاہم، زمان اسرائیل کے ایک تازہ ترین سروے کے مطابق، کسی بھی اتحاد کو 120 رکنی کنیسٹ (اسرائیلی پارلیمان) میں اکثریت حاصل ہوتی دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ 14 اور 15 اکتوبر کو 500 یہودی اور عرب افراد کے درمیان کیے گئے اس سروے میں یہودی قیادت والے دونوں بڑے سیاسی اتحادوں کو 51، 51 نشستیں ملنے کا اندازہ ظاہر کیا گیا ہے، جو حکومت تشکیل دینے کے لیے درکار 61 نشستوں سے کافی کم ہے۔ عرب قیادت والی جماعتوں کو مجموعی طور پر 14 نشستیں ملنے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، جبکہ کسی اتحاد کا حصہ نہ بننے والی ریزروسٹس پارٹی کو چار نشستیں ملنے کی توقع ہے۔ دونوں میں سے کسی بھی اتحاد کے لیے بعض حریف جماعتوں کے ساتھ حکومت نہ بنانے سے متعلق انتخابی وعدوں سے پیچھے ہٹے بغیر اکثریت حاصل کرنا مشکل ہوگا۔ اگر کوئی اتحاد حکومت تشکیل دینے میں ناکام رہتا ہے تو 2027 کے اوائل میں دوبارہ انتخابات کرائے جا سکتے ہیں اور اس دوران نیتن یاہو نگراں وزیر اعظم برقرار رہیں گے۔ ٹائمز آف اسرائیل کے ایک الگ سروے کے مطابق، تقریباً 60 فیصد جواب دہندگان چاہتے ہیں کہ اگر نیتن یاہو حکومت بنانے میں ناکام رہتے ہیں تو وہ سیاست سے سبکدوش ہو جائیں۔ ٹائمز آف اسرائیل کے جماعت وار اندازوں کے مطابق، اپوزیشن رہنما گادی آئزنکوٹ کی یاشار پارٹی 23 نشستوں کے ساتھ پہلے مقام پر ہے، اگرچہ گزشتہ ہفتے کے مقابلے میں اس کی متوقع نشستوں میں تین کی کمی آئی ہے۔ دوسری جانب نیتن یاہو کی لیکوڈ پارٹی 21 نشستوں کے ساتھ دوسرے مقام پر ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے نیتن یاہو کی حمایت کے چند روز بعد لیکوڈ کی متوقع نشستوں میں ایک کا اضافہ ہوا ہے۔ اسرائیل کے سابق وزیر اعظم نفتالی بینیٹ کی جماعت بی یاخاد کو 11 نشستیں ملنے کا امکان ہے، جبکہ سخت گیر موقف رکھنے والی یسرائیل بیتینو کو نو نشستیں مل سکتی ہیں۔ عرب قیادت والے جوائنٹ لسٹ اتحاد کو بھی نو نشستیں ملنے کی توقع ہے۔ انتہائی قدامت پسند مذہبی جماعتوں شاس اور یونائیٹڈ توراہ جوڈازم، بائیں بازو کی ڈیموکریٹس اور انتہائی دائیں بازو کی اوتسما یہودیت، ہر ایک کو آٹھ نشستیں ملنے کا اندازہ ہے۔ مذہبی صیہونیت پارٹی کو چھ، تاریخی طور پر اسلام پسند جماعت راعم کو پانچ اور ریزروسٹس پارٹی کو چار نشستیں ملنے کی توقع ہے۔ اوفیر ونٹر کی قیادت والی دائیں بازو کی پیپلز آف اسرائیل پارٹی کے بارے میں اندازہ ہے کہ وہ انتخابی حد عبور نہیں کر پائے گی۔ اس جماعت نے وعدہ کیا ہے کہ وہ صرف نیتن یاہو کی قیادت والی حکومت میں شامل ہوگی، تاہم وزیر اعظم اور لیکوڈ کے دیگر امیدواروں کی جانب سے اسے بارہا تنقید کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ وہ جماعتیں جو 3.25 فیصد ووٹوں کی لازمی حد عبور نہیں کر پاتیں، ان کے ووٹ کنیسٹ کی نشستوں کی تقسیم میں شمار نہیں کیے جاتے۔ اگرچہ نیتن یاہو کے مخالفین کو مجموعی طور پر 65 نشستیں ملنے کا اندازہ ہے، لیکن اس تعداد میں عرب اکثریتی دو جماعتیں بھی شامل ہیں۔ یاشار اور یہودی قیادت والی تقریباً تمام دیگر اپوزیشن جماعتوں نے ان دونوں جماعتوں میں سے کسی کے ساتھ بھی اتحاد بنانے سے انکار کیا ہے، حالانکہ راعم نے مستقبل کی حکومت میں شامل ہونے میں دلچسپی ظاہر کی ہے اور اسرائیل کو یہودی ریاست کے طور پر تسلیم کیا ہے۔ اپوزیشن جماعتوں نے نیتن یاہو کی قیادت والی حکومت میں شامل نہ ہونے کا بھی وعدہ کیا ہے۔ انتخابات سے قبل آخری دنوں میں تمام جماعتیں ووٹروں کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ آئزنکوٹ نے جمعرات کو دیوارِ گریہ کا دورہ کیا، جہاں انہیں موجود دیگر افراد کی جانب سے ملے جلے ردعمل کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسری جانب نیتن یاہو نے لبنانی سرحد کے قریب واقع شہر کریات شمونا کے میئر کے ساتھ انتخابی ویڈیو ریکارڈ کرائی۔ یہ شہر تنازع سے بری طرح متاثر ہوا ہے۔ اطلاعات کے مطابق میئر نے دباؤ کے تحت ویڈیو میں شرکت پر رضامندی ظاہر کی۔

انتخابات سے قبل ایران پر حملے کی ضرورت مسترد

یروشلم، 23 اکتوبر (یو این آئی) اسرائیلی فوج کے سربراہ لیفٹیننٹ جنرل ایال زامیر نے فی الحال ایران پر حملے کے لیے کسی عملی ضرورت سے انکار کیا ہے۔ چینل 13 نے جمعرات کو یہ اطلاع دی۔ ان کا یہ بیان اسرائیل میں 27 اکتوبر کو ہونے والے کنیسٹ انتخابات سے قبل ایران کے ساتھ جنگ دوبارہ شروع ہونے کے خدشات کے درمیان سامنے آیا ہے۔ چینل 13 کے مطابق، زامیر نے حالیہ ایک نجی اجلاس میں کہا، ہمیں ایسے کوئی اشارے نہیں ملے ہیں جن سے ظاہر ہو کہ انتخابات سے پہلے ایران پر حملہ ضروری ہے۔ اگر ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ایران پر حملہ ضروری ہے تو ہم ایسا کریں گے۔ وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو کے اہم حریف اور یاشار پارٹی کے سربراہ گادی آئزنکوٹ نے بھی جمعرات کو اسی طرح کا موقف ظاہر کیا۔ انہوں نے چینل 13 سے کہا، ایران کی جانب سے کوئی ایسا براہ راست اور فوری خطرہ نہیں ہے جو انتخابات سے پہلے جنگ شروع کرنے کو ضروری بنائے۔ نیتن یاہو کو ناقدین کی جانب سے ان الزامات کا سامنا ہے کہ وہ اسرائیلی انتخابات پر اثر انداز ہونے یا انہیں ملتوی کرانے کے لیے ایران کے خلاف جنگ دوبارہ شروع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تاہم، انہوں نے ان الزامات کی تردید کی ہے۔

الخلیل فائرنگ: دو اسرائیلی فوجیوں سمیت چار افراد ہلاک

نیتن یاہو کا مغربی کنارے میں بڑے آپریشن کا اعلان

مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر الخلیل میں 2 فلسطینی شہریوں کے حملے میں 2 اسرائیلی فوجی ہلاک جبکہ 3 زخمی ہوگئے۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق 20 منٹ سے زائد تک جاری رہنے والے فائرنگ کے اس تبادلے میں اسرائیلی فوج نے دونوں حملہ آوروں کو بھی ہلاک کردیا۔ اسرائیلی میڈیا کے مطابق ہلاک ہونے والے فوجیوں کی شناخت 23 سالہ اسٹاف سارجنٹ رون یوناتن روٹمین اور 20 سالہ سارجنٹ یوول شائی سویلم کے نام سے ہوئی ہے۔ اسرائیلی فوج کی ابتدائی تحقیقات کے مطابق مسلح افراد روٹ 35 پر اسرائیلی شہریوں کے خلاف ایک بڑے حملے کی منصوبہ بندی کر رہے تھے لیکن یہ محسوس کرنے کے بعد کہ وہ ہائی وے تک نہیں پہنچ پائیں گے، انہوں نے عارضی چیک پوسٹ پر فائرنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ حملہ آوروں کی شناخت محمد جعابہ اور فراس جعابہ کے نام سے ہوئی ہے جن کا تعلق الخلیل سے تھا اور دونوں کی عمریں 27 سال تھیں۔ واقعے کے بعد اسرائیلی وزیرِ اعظم بن یامین نیتن یاہو نے وزیرِ دفاع اسرائیل کاٹز کے ہمراہ الخلیل کا دورہ کیا۔ اس موقع پر اپنے دفتر سے جاری ایک ویڈیو میں نیتن یاہو نے کہا کہ اسرائیل الخلیل کے اس محلے کو تباہ کردے گا جہاں سے ان حملہ آوروں کا تعلق تھا۔ نیتن یاہو نے کہا کہ ہم اس جگہ کو تباہ کرنے اور اسے مکمل طور پر تبدیل کرنے کے لیے کارروائی کریں گے۔ لیکن ہم کچھ ایسا کرنے جارہے ہیں جو اب تک نہیں کیا گیا، ہم وہ کامیاب اور جارحانہ ماڈل نافذ کریں گے جو ہم نے پناہ گزین کیمپوں میں استعمال کیا، جو بنیادی طور پر دہشت گردوں کے گڑھ ہیں۔ ہم بالکل یہی کام الخلیل کے اس محلے میں کریں گے۔ ہم مکینوں کو وہاں سے نکالیں گے، گھر گھر تلاشی لیں گے، وہاں سے ہتھیار ہٹائیں گے، اور تمام دہشت گردانہ انفراسٹرکچر کو تباہ کیا جائے گا۔ اسرائیلی وزیرِ اعظم نے یہ بھی کہا کہ اپنی افواج کے لیے خطرے کے پیشِ نظر اسرائیل مغربی کنارے میں سڑکوں کے کنارے بغیر اجازت کے تعمیر کیے گئے گھروں کو بھی مسمار کرے گا۔ نین یاہو نے کہا کہ اسرائیلی فوج نے مغربی کنارے میں 1967 کے بعد سے اب تک کے سب سے بڑے فوجی آپریشن کی منصوبہ بندی کی ہوئی ہے اور فوج اس آپریشن کے لیے پوری طرح تیار ہے۔

ہالی ووڈ کے مشہور اداکار ٹام اسکریٹ کا انتقال

واشنگٹن، 23 اکتوبر (یو این آئی) ٹاپ گن، ایلین، ایم اے ایس ایچ اور پکٹ فینس جیسی فلموں اور ٹی وی سیریلز میں یادگار اداکاری سے کروڑوں لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانے والے ہالی ووڈ کے معروف اداکار تھامس ٹام اسکریٹ کا انتقال ہوگیا۔ وہ 93 برس کے تھے۔ اسکریٹ کا انتقال 21 اکتوبر کو ہوا۔ ان کے اہل خانہ نے اس کی تصدیق کرتے ہوئے انہیں حس مزاح، فہم و فراست، فیاضی اور ہمدردی سے بھرپور شخصیت کے طور پر یاد کیا۔ چھ دہائیوں سے زیادہ طویل کیریئر کے دوران انہوں نے مختلف النوع کرداروں سے ناظرین اور ناقدین کی داد حاصل کی۔ پردے پر اپنی اداکاری کے علاوہ انہوں نے ابھرتے ہوئے فلم سازوں اور سابق فوجیوں کی مدد کر کے بھی نمایاں خدمات انجام دیں۔ اسکریٹ کے پسماندگان میں ان کی تیسری اہلیہ جولی توکاشکی شامل ہیں، جن سے انہوں نے 1998 میں شادی کی تھی۔ ان کے پانچ بچے اینڈی، ایرن، میٹ، کولن اور ایمیکو، جبکہ دو پوتے پوتیاں میری گولڈ اور روی ہیں۔ اہل خانہ نے کہا، ان کے انتقال سے ہمارا دل ٹوٹ گیا ہے۔

بلغراد: 'اسٹوڈنٹ لسٹ' کا انتخابی مہم کے اختتام پر جلسہ

سربیا میں انتخابات سے قبل بدعنوانی کے خلاف طلبہ کی بڑی ریلی

بلغراد۔ (ایجنسی) سربیا میں احتجاج کرنے والے نوجوانوں کی حمایت میں جمعرات کو لاکھوں افراد بلغراد کی سڑکوں پر نکل آئے۔ یہ ریلی اتوار کو ہونے والے اہم پارلیمانی انتخابات سے قبل منعقد کی گئی۔ مظاہرین کا مطالبہ ہے کہ صدر الیگزینڈر ووچچ کی سربین پروگریسو پارٹی (ایس این ایس) کو اقتدار سے ہٹایا جائے اور ملک میں بدعنوانی کے خلاف کارروائی کی جائے۔ سربیا میں طلبہ گزشتہ تقریباً دو برس سے حکومت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ نومبر 2024 میں نووی ساد ریلوے اسٹیشن پر ایک شیڈ کا ڈھانچا گرنے کے واقعے میں 16 افراد ہلاک ہوگئے تھے۔ اس سانحے کے بعد ملک بھر میں بڑے پیمانے پر احتجاج شروع ہو گیا۔ وقت گزرنے کے ساتھ یہ احتجاج بدعنوانی کے خلاف تحریک میں تبدیل ہو گیا اور مظاہرین نے قبل از وقت انتخابات کرانے کا مطالبہ شروع کر دیا۔ ووچچ مسلسل طلبہ کی تحریک پر الزام عائد کرتے رہے ہیں کہ وہ بیرونی مالی معاونت کے ذریعے حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ووچچ گزشتہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے سے سربیا کی سیاست میں نمایاں اثر و رسوخ رکھتے ہیں۔ وہ وزیر اعظم اور صدر، دونوں عہدوں پر فائز رہ چکے ہیں۔ ان کی جماعت 2012 میں اقتدار میں آئی تھی۔ سیاسی دباؤ میں اضافے کے درمیان ووچچ نے گزشتہ ماہ قبل از وقت پارلیمانی انتخابات کرانے کا اعلان کیا تھا۔ دریں اثنا انتخابات سے چند روز قبل سربیا کی سول سوسائٹی کی تنظیموں نے خبردار کیا کہ ملک میں "آزادانہ اور منصفانہ انتخابات" کے لیے ضروری حالات موجود نہیں ہیں۔

وینزویلا کے مختلف شہروں میں آزادانہ انتخابات کے لیے شدید احتجاج

اپوزیشن کا سڑکوں پر مظاہرہ، سیاسی اصلاحات کا مطالبہ زور پکڑ گیا

کراکس، 23 اکتوبر (یو این آئی) وینزویلا کے مختلف شہروں میں ہزاروں افراد نے آزادانہ انتخابات اور دیگر سیاسی اصلاحات کے مطالبے پر سڑکوں پر اتر کر احتجاج کیا۔ تقریباً دو سال میں اپوزیشن کا یہ پہلا ملک گیر مظاہرہ تھا۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور قائم مقام صدر ڈیلسی روڈریگز نے انتخابات کرانے کا اعلان کیا ہے، لیکن سابق صدر نکولس مادورو کی جگہ نئے صدر کے انتخاب کے لیے ووٹنگ کی تاریخ اب تک مقرر نہیں کی گئی ہے۔ مادورو کو جنوری میں امریکی فوجی کارروائی کے دوران گرفتار کیا گیا تھا۔ اپوزیشن رہنما اور نوبیل امن انعام یافتہ ماریا کورینا ماچاڈو نے کہا ہے کہ انتخابات جولائی 2027 تک کرائے جانے چاہئیں۔ وہ متنازعہ 2024 کے صدارتی انتخابات کے بعد تقریباً ایک سال تک روپوش رہنے کے بعد ملک سے باہر ہیں۔ ماچاڈو کی سیاسی تحریک وینٹے وینزویلا نے دارالحکومت کراکس کے علاوہ والینسیا، ماراکے، سان کرسٹوبل اور ماراکائیبو سمیت کئی شہروں میں مظاہروں کا اہتمام کیا۔ شمالی ماراکے میں سیکڑوں مظاہرین کے ساتھ شریک 18 سالہ کاسمیٹولوجی کی طالبہ لیوسماری ہرنانڈیز نے کہا، یہ سب دیکھ کر مجھے خوشی ہوتی ہے، کیونکہ مجھے یقین ہے کہ تبدیلی ممکن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ڈالر کی قیمت میں اضافے اور تعلیم حاصل کرنے میں مشکلات سمیت متعدد مسائل کی وجہ سے انہیں سخت حالات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ تاہم، انہیں اپنے ملک اور مستقبل کے رہنما و صدر ماریا کورینا سے بہت امیدیں وابستہ ہیں۔ ہرنانڈیز نے مزید کہا، میں اس سے پہلے بھی احتجاج کے لیے نکلی تھی، جب حالات کہیں زیادہ مشکل تھے۔ آج مجھے اپنی آواز بلند کرنے کی خواہش ہے اور میں پہلے سے بھی کم خوف محسوس کرتی ہوں۔ وینزویلا میں 3 جنوری سے طویل عرصے سے برسراقتدار یونائیٹڈ سوشلسٹ پارٹی آف وینزویلا (پی ایس یو وی) کی ڈیلسی روڈریگز عبوری صدر کے طور پر حکومت چلا رہی ہیں۔ پی ایس یو وی کی قیادت پر سیاسی مخالفین کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، من مانی گرفتاریوں، قید اور تشدد کے الزامات عائد کیے جاتے رہے ہیں۔ امریکہ کی جانب سے سابق صدر نکولس مادورو کو گرفتار کر کے قید کرنے کے لیے فوجی کارروائی کے بعد بھی پی ایس یو وی وائٹ ہاؤس کی حمایت سے اقتدار میں برقرار رہی۔ صدر ٹرمپ نے مادورو کی سابق نائب صدر رہنے کے باوجود روڈریگز کی قیادت کی حمایت کی ہے۔ امریکی انتظامیہ وینزویلا کے معاملات میں سرگرم کردار ادا کر رہی ہے، اس کے تیل کے وسائل پر کنٹرول حاصل کرنے کی کوششوں اور اصلاحات کے لیے روڈریگز حکومت پر دباؤ ڈالنے کے اقدامات بھی اسی سلسلے کا حصہ ہیں۔ حکمران سوشلسٹ پارٹی نے اپنے حامیوں سے کراکس کے پلازا وینزویلا سے مارچ کرنے کی اپیل کی تھی۔ یہ وہی مقام تھا جہاں اپوزیشن نے دو گھنٹے بعد اجتماع کرنے کا منصوبہ بنایا تھا۔ حکمران جماعت کے حامیوں نے چھاتی کے سرطان سے متعلق آگاہی کے مہینے کی مناسبت سے صدارتی محل کے قریب مارچ کیا۔ اپوزیشن کے ایک دھڑے اور عبوری حکومت کے درمیان مذاکرات کا تازہ دور رواں ماہ ہوا۔

ٹرمپ کے دعوے کے باوجود ایلون مسک کی پابندیاں قائم

یوکرین میں اسٹارلنک سروس کی معطلی برقرار، ڈرون سگنل متاثر

کیف، 23 اکتوبر (یو این آئی) یوکرین میں اسٹارلنک سیٹلائٹ نیٹ ورک کی خدمات اب بھی متاثر ہیں اور تقریباً 161 کلومیٹر فی گھنٹہ (100 میل فی گھنٹہ) کی رفتار سے پرواز کرنے والے ڈرون اپنا رابطہ کھو رہے ہیں۔ یوکرین کی وزارت دفاع کے ذرائع نے بی بی سی کو یہ اطلاع دی، حالانکہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے دعویٰ کیا ہے کہ ایلون مسک نے نیٹ ورک پر عائد پابندیاں واپس لے لی ہیں۔ ذرائع کے مطابق یوکرین کی فوج اسٹارلنک، جو اسپیس ایکس کی شہری سیٹلائٹ انٹرنیٹ سروس ہے، اور اسٹارشیلڈ، جو اس کا زیادہ محفوظ اور فوجی استعمال کے لیے تیار کردہ متبادل نیٹ ورک ہے، دونوں کی کارکردگی پر نظر رکھے ہوئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ فی الحال اس بات کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے کہ یہ پابندیاں ہٹا دی گئی ہیں۔ ٹرمپ نے جمعرات کو کہا تھا کہ مسک نے نیٹ ورک کو دوبارہ بحال کر دیا ہے۔ اس سے پہلے انہوں نے اس بات کی تردید کی تھی کہ انہوں نے ارب پتی کاروباری شخصیت کو نیٹ ورک تک رسائی محدود کرنے کی ہدایت دی تھی۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا انہوں نے پابندیاں ہٹانے کے معاملے پر مسک سے رابطہ کیا ہے تو ٹرمپ نے جواب دینے سے گریز کیا۔ مسک نے بھی نیٹ ورک کی رفتار کم ہونے کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس رکاوٹ سے یوکرین کی حملہ آور ڈرون چلانے اور دفاعی کارروائیوں میں تال میل قائم کرنے کی صلاحیت متاثر ہوئی ہے۔ مسک نے اس سے قبل کہا تھا کہ اسٹارشیلڈ کا کنٹرول امریکی فوج کے پاس ہے اور اشارہ دیا تھا کہ اس خلل کے پیچھے پینٹاگون ہو سکتا ہے۔ وہائٹ ہاؤس بارہا اس بات کی تردید کر چکا ہے کہ نیٹ ورک کو جان بوجھ کر محدود کیا گیا ہے۔ کیف نے گزشتہ ہفتے بتایا تھا کہ سیٹلائٹ کے ذریعے ڈیٹا بھیجنے کی رفتار پر عائد پابندیاں 100 میل فی گھنٹہ سے زیادہ رفتار سے پرواز کرنے والے ڈرونوں کے لیے رابطہ برقرار رکھنا مشکل بنا رہی ہیں۔ یوکرین اپنی مواصلاتی ضروریات کے مطابق اسٹارلنک اور اسٹارشیلڈ، دونوں نیٹ ورکس استعمال کرتا ہے۔ یہ خدمات دور دراز علاقوں اور میدانِ جنگ میں رابطہ فراہم کرتی ہیں، جس سے ڈرون آپریٹرز حقیقی وقت میں اہداف کی نگرانی اور دشمن کے ڈرونوں کو روکنے والے انٹرسیپٹر ڈرونز کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ یہ تنازع ٹرمپ اور یوکرین کے صدر وولودیمیر زیلنسکی کے درمیان بڑھتی کشیدگی کے دوران سامنے آیا ہے۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان اختلافات کی ایک اہم وجہ روس کے تیل سے متعلق بنیادی ڈھانچے پر یوکرین کے حملے ہیں۔ کیف کا کہنا ہے کہ روس کی ریفائنریوں پر حملے ماسکو کی جنگی سرگرمیوں کے لیے آمدنی کے ایک اہم ذریعے کو کمزور کرنے کے لیے ضروری ہیں۔ دوسری جانب ٹرمپ نے ان حملوں کو عالمی سطح پر ایندھن کی قیمتوں میں اضافے کا ایک سبب قرار دیا ہے۔ تاہم رواں سال قیمتوں میں اضافے کی بنیادی وجہ ایران میں جاری جنگ رہی ہے۔

آسٹریا نے چار روسی سفارت کاروں کو ملک بدر کر دیا

آسٹریا کی وزارتِ خارجہ نے جمعے کو اعلان کیا کہ وہ ویانا میں تعینات چار روسی سفارت کاروں کو "ان کے سفارتی عہدے سے مطابقت نہ رکھنے والی سرگرمیوں" کے باعث ملک بدر کر رہی ہے۔ یہ اصطلاح عموماً جاسوسی کی سرگرمیوں کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ وزارتِ خارجہ نے ایک بیان میں کہا، "آسٹریا کے سکیورٹی حکام کی تحقیقات سے حاصل ہونے والی معلومات کی بنیاد پر وزارتِ خارجہ نے ویانا میں چار روسی سفارت کاروں کے خلاف اقدامات کیے ہیں۔" بیان کے مطابق، چاروں سفارت کاروں کو ناپسندیدہ شخصیات قرار دے کر ملک چھوڑنے کا حکم دیا گیا ہے۔ وزارت نے بتایا کہ ان میں سے تین روسی سفارت خانے میں تعینات تھے، جبکہ چوتھا یورپ میں سلامتی اور تعاون کی تنظیم (او ایس سی ای) میں روسی وفد کے ساتھ عسکری سلامتی اور اسلحے پر کنٹرول کے معاملات پر کام کر رہا تھا۔ اس اقدام کے بعد 2020 سے اب تک آسٹریا کی جانب سے ملک بدر کیے جانے والے روسی سفارت کاروں کی تعداد 18 ہو گئی ہے۔ اگرچہ آسٹریا ایک غیر جانب دار ملک ہے، تاہم 2022 میں روس کی جانب سے یوکرین پر حملے کے آغاز کے بعد سے وہاں کی حکومت سیاسی طور پر یوکرین کی حمایت کرتی رہی ہے۔ روسی سفارت خانے نے فوری طور پر تبصرے کی درخواست کا جواب نہیں دیا۔

پیرس کے نواحی علاقے میں فائرنگ، ایک شخص ہلاک، چار زخمی

پیرس، 23 اکتوبر (یو این آئی) فرانس کے دارالحکومت پیرس کے جنوب مغربی مضافاتی علاقوں میں فائرنگ کے مختلف واقعات میں ایک شخص ہلاک اور کم از کم چار دیگر زخمی ہوگئے۔ واقعے کے بعد دہشت گردی کے زاویے سے تحقیقات شروع کردی گئی ہیں۔ فرانسیسی حکام نے جمعہ کو یہ اطلاع دی۔ وزیر داخلہ لوراں نونیز کے مطابق، فائرنگ کے واقعات پیرس کے مرکزی علاقے سے تقریباً 15 میل جنوب مغرب میں واقع ٹراپ اور لاویریئر کے تین مقامات پر پیش آئے۔ مبینہ طور پر حملہ آور نے ایک گاڑی سے فائرنگ کی۔ نونیز نے استعمال کیے گئے ہتھیار کو فوجی معیار کا، یا کم از کم خودکار ہتھیار قرار دیا۔ مشتبہ حملہ آور کو جمعہ کی صبح مقامی وقت کے مطابق تقریباً 10:30 بجے قریبی قصبے کوانیر میں گرفتار کرلیا گیا۔ فرانس کے وزیر اعظم سباستیاں لیکورنو نے واقعے کو انتہائی سنگین قرار دیتے ہوئے کہا کہ مشتبہ شخص کو گرفتار کرکے پولیس کی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ سکیورٹی فورسز اور عدالتی حکام کو پوری طرح متحرک کردیا گیا ہے۔ قومی انسدادِ دہشت گردی پراسیکیوٹر کے دفتر کی نگرانی میں تحقیقات جاری ہیں۔ استغاثہ اس بات کی جانچ کررہا ہے کہ آیا حملے کے پیچھے نسلی یا مذہبی منافرت کارفرما تھی۔ حملے کی وجہ تاحال واضح نہیں ہوسکی ہے۔ ٹراپ کے میئر علی رابح نے فرانسیسی نیوز چینل بی ایف ایم ٹی وی کو بتایا کہ ایک شخص نے اپنی گاڑی سے فائرنگ کی۔ ان کے مطابق، حملہ آور بظاہر اندھا دھند گولیاں چلا رہا تھا اور ایسا لگتا تھا کہ وہ بڑے پیمانے پر لوگوں کو ہلاک کرنے کے ارادے سے آیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ ہلاک ہونے والا شخص افریقی نژاد تھا، جبکہ زخمیوں میں سے ایک کا تعلق بھی افریقی پس منظر سے تھا۔ رابح نے کہا، یہ معجزہ ہے کہ ہلاکتوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوئی۔ ان کے مطابق، حملہ آور نے کھیل کے میدان سمیت مختلف مقامات پر فائرنگ کی۔ میئر نے بتایا کہ زخمیوں میں ایک 12 سالہ لڑکی بھی شامل ہے۔ فرانسیسی ذرائع ابلاغ کی بعض رپورٹوں میں زخمیوں کی تعداد زیادہ ہونے کا امکان ظاہر کیا گیا ہے، تاہم پولیس نے متاثرین کی شناخت یا ان کی عمروں کی تصدیق نہیں کی ہے۔ یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب فرانس میں مہنگائی اور تعلیمی اداروں کی صورت حال کے خلاف ہفتہ کو مزید مظاہروں کی تیاری کی جارہی ہے۔ گزشتہ ہفتے بڑے پیمانے پر بدامنی اور تشدد کے واقعات کے اعادے کو روکنے کے لیے پیرس حکومت نے سکیورٹی انتظامات میں نمایاں اضافہ کردیا ہے۔ نونیز کے مطابق، تقریباً 70 ہزار سکیورٹی اہلکار تعینات رہیں گے۔ لوور سمیت بڑے عجائب گھر بھی بند رہنے والے ہیں۔

جہاز رانی میں رکاوٹوں سے دنیا کے بعض حصوں میں قحط پڑ سکتا ہے، جرمن وزیر خارجہ

جرمنی کے وزیر خارجہ یوہان واڈے فیھول نے جمعے کو بین الاقوامی بحری تجارتی راستوں کے تحفظ کے لیے مشترکہ اقدامات پر زور دیا۔ وہ استنبول میں سات ممالک کے وزرائے خارجہ کے ساتھ ہونے والے مذاکرات میں شرکت کریں گے۔ جرمن وزیر خارجہ نے روانگی سے قبل کہا، "ہم سب بحری تجارتی راستوں پر حملوں کے اثرات محسوس کر رہے ہیں، چاہے وہ پیٹرول پمپ پر ہوں یا سپر مارکیٹ میں۔" انہوں نے خبردار کیا کہ کھاد کی ترسیل میں تاخیر بھی دنیا کے بعض حصوں میں قحط کا باعث بن سکتی ہے۔ وہ استنبول میں ترکی، فرانس، اٹلی، برطانیہ، مصر، پاکستان اور سعودی عرب کے وزرائے خارجہ سے ملاقات کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ آبنائے ہرمز سے متعلق تنازع، سعودی عرب اور بحری جہازوں پر یمن کے حوثی باغیوں کے حملوں اور بحیرہ اسود میں اناج کی ترسیل پر روس کے بڑھتے ہوئے حملوں جیسے مسائل سے نمٹنے کے لیے بین الاقوامی تعاون کو مزید مضبوط بنانا ضروری ہے۔ جرمن وزیر خارجہ نے کہا، "ہم ایران اور حوثی ملیشیاؤں کو عالمی تجارت یرغمال بنانے اور دنیا کو توانائی اور کھاد کی فراہمی کا گلا گھونٹتے رہنے کی اجازت نہیں دیں گے۔ بحری جہازوں اور پڑوسی ممالک پر اندھا دھند حملے بند ہونے چاہئیں۔" انہوں نے روس پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ بحیرہ اسود میں تجارتی جہازوں پر حملوں کے ذریعے دانستہ طور پر گلوبل ساؤتھ کے ممالک میں غذائی قلت کا خطرہ بڑھا رہا ہے۔

جنوبی کوریا کی شمالی کوریا کو سرحدی کشیدگی پر فوجی مذاکرات کی دعوت

سیول، 23 اکتوبر (یو این آئی) جنوبی کوریا نے اپنی مضبوط حفاظتی انتظامات والی سرحد پر بڑھتی ہوئی کشیدگی کم کرنے کے لیے شمالی کوریا کے ساتھ فوجی مذاکرات کی تجویز پیش کی ہے۔ جنوبی کوریا نے جمعہ کو بتایا کہ اس نے شمالی کوریا کو فوجی رابطوں کے ذرائع بحال کرنے پر بات چیت کی دعوت دی ہے۔ یہ پیشکش ایسے وقت میں کی گئی ہے جب سرحد پر فوجی سرگرمیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ جنوبی کوریا کے نائب وزیر دفاع برائے پالیسی کم ہونگ چول نے صحافیوں کو بتایا کہ مذاکرات کا مقصد زمینی فوجی حد بندی لائن (ایم ڈی ایل) کے درست مقام کی باہمی تصدیق کرنا، فوجی رابطے کے ذرائع بحال کرنے کے طریقوں پر تبادلہ خیال اور سرحدی علاقوں میں اچانک جھڑپوں کو روکنا ہوگا۔ کم نے کہا، مذاکرات کی مخصوص تاریخ اور مقام پر پنمنجوم کے ذریعے بات چیت کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے جنوبی اور شمالی کوریا کی سرحد پر واقع اس علامتی گاؤں کا حوالہ دیا، جہاں دونوں ملکوں کے فوجی ایک دوسرے کے آمنے سامنے تعینات رہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جنوبی کوریا، امریکہ کی قیادت والی اقوام متحدہ کی کمان کو شامل کرتے ہوئے سہ فریقی مذاکرات کے لیے بھی تیار ہے اور اسے شمالی کوریا کی جانب سے مثبت جواب کی امید ہے۔ تاہم، یہ واضح نہیں ہے کہ شمالی کوریا مذاکرات پر آمادہ ہوگا یا نہیں۔ شمالی کوریا کے رہنما کم جونگ اُن نے گزشتہ چند برسوں کے دوران جنوبی کوریا کے خلاف سخت موقف اختیار کیا ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان تقریباً تمام مذاکرات اور تعاون معطل کر دیا ہے۔ دوسری جانب، پیانگ یانگ نے سرحد پر اپنی فوجی سرگرمیاں بڑھا دی ہیں اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ بدھ کو شمالی کوریا کے رہنما کی بااثر بہن کم یو جونگ نے اعلان کیا تھا کہ سرحد پر نئی فوجی یونٹوں کو فائرنگ کی پوزیشنوں پر تعینات کیا گیا ہے۔ دنیا کی انتہائی عسکری نوعیت کی سرحدوں میں شمار ہونے والی اس سرحد پر بارودی سرنگیں، خاردار تاروں کی باڑ، فوجی سڑکیں، ٹینک شکن دیواریں اور دیگر دفاعی تعمیرات بھی بڑھائی گئی ہیں۔ گزشتہ ماہ دونوں کوریا کے درمیان کشیدگی اس وقت مزید بڑھ گئی تھی، جب غیر فوجی علاقے (ڈی ایم زیڈ) کے مغربی حصے میں فوجی حد بندی لائن کے قریب دھماکوں سے جنوبی کوریا کے تین فوجی زخمی ہو گئے تھے۔ ڈی ایم زیڈ دونوں ملکوں کے درمیان واقع ایک بفر زون ہے۔ جنوبی کوریا نے ان دھماکوں کا الزام شمالی کوریا کی جانب سے بچھائی گئی بارودی سرنگوں پر عائد کیا اور پیانگ یانگ سے معافی مانگنے کا مطالبہ کیا۔

امریکی صدر ٹرمپ کا جلد ہی ایران پر دوبارہ حملہ کرنے کا اشارہ

واشنگٹن: امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے جلد ہی ایران پر دوبارہ حملہ کرنے کا اشارہ دے دیا۔ وائٹ ہاؤس کے باہر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اشارہ دیا کہ امریکا جلد ہی ایران پر دوبارہ حملہ کرسکتا ہے۔ صدر ٹرمپ نے کہا کہ ہم نے ایران کو بری طرح نشانہ بنایا ہے اور ممکن ہے کہ ہم مزید کچھ کارروائی بھی کریں۔ امریکی وسط مدتی انتخابات کے دوران ووٹرز پر جنگ کے اثرات سے متعلق سوال پر ٹرمپ نے کہا کہ ایک لحاظ سے وہ اس بات کو پسند کرتے ہیں کیونکہ میں وہ کر رہا ہوں جو دوسرے صدور کو کرنا چاہیے تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ دوسری جانب ممکن ہے کہ وہ اسے پسند نہ کریں۔ اس کی ایک قیمت چکانا پڑتی ہے، جس کا مجھے یہ قدم اٹھاتے ہی اندازہ تھا، لیکن ہم ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ اس سے قبل امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران کے ساتھ مذاکرات کی تردید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایران کے ساتھ بات چیت نہیں کر رہے، تنازع کے حوالے سے جلد کچھ نہ کچھ ہوگا۔ ڈونلڈ ٹرمپ نے کہا کہ امریکا فوجی اور مالی اعتبار سے ایران کے خلاف بہت اچھی کارکردگی دکھا رہا ہے۔ بعدازاں امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے ایران پر الزام لگایا کہ وہ امریکا کے مڈٹرم الیکشنز سے پہلے تیل کی قیمتوں میں اضافہ کر رہا ہے۔

الیکشن میں شکست کے خوف سے بی جے پی بوکھلاہٹ کا شکار ہے

اکھلیش یادو نے قانون ساز کونسل کے لئے آگرہ، علی گڑھ گریجویٹ حلقہ انتخاب سیفئی میں اپنا ووٹ ڈالا

اٹاوا/لکھنؤ۔ سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اور سابق وزیر اعلیٰ مسٹر اکھلیش یادو نے قانون ساز کونسل کے لئے آگرہ۔علی گڑھ گریجویٹ حلقہ انتخاب میں آج سیفئی میں اپنا ووٹ ڈالا۔ اپنا ووٹ ڈالنے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی کے ارکان مایوس اور مایوس ہیں۔ یہ ٹیچر اور گریجویٹ حلقہ انتخاب ووٹرز کی محدود تعداد تک محدود ہے۔ صرف اساتذہ اور گریجویٹ ووٹ دیتے ہیں۔ اس الیکشن میں شکست کے خوف سے بی جے پی بھی بوکھلاہٹ کا شکار ہے۔ بی جے پی ارکان نے جعلی ووٹنگ اور بے ایمانی کی کوشش کی۔ سماج وادی پارٹی کے ارکان کو ٹیچر اور گریجویٹ قانون ساز کونسل کے انتخابات میں ووٹ ڈالنے سے روکنے کے لیے، بی جے پی نے اپنے غنڈے اور بدعنوان اہلکاروں کو تعینات کیا۔ بی جے پی اسمبلی انتخابات میں بھی اسی طرح کی دھوکہ دہی کی کوشش کرے گی، لیکن عوام بی جے پی کے خلاف ہے اور اسمبلی انتخابات میں اس کے خلاف ایک ایک ووٹ ڈال کر اسے شکست دے گی۔

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ ریاست بھر سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں کہ بی جے پی کے غنڈوں نے قانون ساز کونسل کے گریجویٹ اور ٹیچر کے انتخابات میں مختلف مقامات پر ووٹنگ میں دھوکہ دہی کی کوشش کی۔ انہوں نے سماج وادی پارٹی کے ووٹروں کو روکنے کی کوشش کی، جبکہ انتظامیہ خاموش تماشائی بنی رہی۔ لگتا ہے الیکشن کمیشن کے ارکان نیند کی گولی کھا کر سو گئے ہیں۔ سب کچھ دیکھنے کے باوجود الیکشن کمیشن اندھا رہا۔ مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی کو چاہیے کہ وہ ووٹ چوری کے لیے وقف ایک یونیورسٹی کھولے اور اپنے کارکنوں کے لیے کم از کم تین سال کا کورس پیش کرے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ووٹ چوری اور دھاندلی کے ذریعے جمہوریت کو تباہ کر رہی ہے۔ بی جے پی جمہوریت اور آئین کے خلاف ہے۔ سماج وادی پارٹی آئین اور جمہوریت کی حفاظت کے لیے لڑ رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی جمہوریت کو مضبوط کرنے کے لیے کام کر رہی ہے۔ سماج وادی پارٹی آئین میں یقین رکھتی ہے۔

مسٹر یادو نے کہا کہ بی جے پی نے اساتذہ اور نوجوانوں کے لیے کچھ نہیں کیا۔ بی جے پی انتخابات سے خوفزدہ ہے۔ بی جے پی دس سال سے اقتدار میں ہے تو اس الیکشن میں بی جے پی کو غنڈہ گردی اور دھوکہ دہی کی کیا ضرورت ہے؟

مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ سماج وادی پارٹی 2022 سے ووٹ چوری اور ووٹر لسٹ میں دھاندلی کا معاملہ اٹھا رہی ہے۔ بی جے پی مسلسل ووٹ چوری کر رہی ہے۔ الیکشن کمیشن اور بی جے پی ووٹر لسٹ میں دھاندلی کے لیے ملی بھگت کر رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسمبلی انتخابات میں صرف 40 دن باقی ہیں۔ سماج وادی پارٹی تیار ہے۔ سماج وادی پارٹی انڈیا کا اتحاد بی جے پی کو شکست دے گا۔ بی جے پی ایک کرپٹ پارٹی ہے۔ کرپشن اپنے عروج پر پہنچ چکی ہے۔ آج کرپشن اور ناانصافی اپنے عروج پر ہے۔ بی جے پی آئین کو پھاڑ رہی ہے، تحفظات کو ختم کر رہی ہے، پرائمری اسکول بند کر رہی ہے، اور شراب کی دکانیں کھول رہی ہے۔ بی جے پی دس سال سے مہنگائی بڑھا کر عوام کو لوٹ رہی ہے۔ انہوں نے ڈیزل اور پیٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کیا ہے اور نوجوانوں کو نوکریوں سے محروم کر دیا ہے۔ صحت کی خدمات تباہ ہیں۔ ہسپتالوں کو خود علاج کی ضرورت ہے۔ ایمبولینسیں نہیں چل رہی ہیں۔ بی جے پی حکومت نے پولس کو کرپٹ کر دیا ہے۔ حالات اس قدر خراب ہیں کہ ہتھیلیوں پر جتنی چکنائی ہوتی ہے، پولیس اتنی ہی نرمی کرتی ہے۔ ہر محکمے اور ہر کام میں کرپشن کا راج ہے۔ ایکسپریس وے گڑھوں سے بھرے پڑے ہیں۔ کسان کھاد حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ کھاد کے لیے بہت سے کیمیکل چین اور دیگر ممالک سے آتے ہیں۔ مرکزی حکومت کی خارجہ پالیسی ناکام ہو رہی ہے۔ مرکزی حکومت غیر ملکیوں کے مطابق کاروبار کر رہی ہے۔ جب دوسروں کے حساب سے تجارت ہوگی تو ڈی اے پی اور کھاد کیسے ملے گی؟ مسٹر اکھلیش یادو نے کہا کہ بی جے پی نے عوام سے کئے گئے وعدوں کو پورا نہیں کیا ہے۔ اب جب کہ عوام سوال پوچھ رہے ہیں، بی جے پی مایوسی کا شکار ہوتی جارہی ہے۔ عوام 2027 کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی کا صفایا کردیں گے۔

'اعظم انھیں اپنی اولاد کی طرح مانتے ہیں'

اکھلیش یادو سے ملاقات کے بعد اعظم خان کی بیوی فاطمہ کا بیان

تزئین فاطمہ نے کہا کہ "ٹکٹ کے بارے میں پارٹی ہر شخص سے رائے مشورہ لیتی ہے، اور یہ صحیح بھی ہے۔ اعظم خان سے بھی مشورہ لیا جائے گا اور اکھلیش جی ان کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔" سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے 22 اکتوبر کو سماجوادی پارٹی کے سینئر لیڈر اعظم خان سے رامپور جیل میں ملاقات کی۔ اس کے بعد سماجوادی پارٹی کے سربراہ اعظم خان کے گھر بھی گئے اور ان کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اکھلیش سے ملاقات کے بارے میں جب کچھ میڈیا اہلکاروں نے اعظم خان کی اہلیہ ڈاکٹر تزئین فاطمہ سے سوال کیا، تو انہوں نے اسے خاندانی ملاقات قرار دیا اور کہا کہ "اکھلیش یادو کو اعظم خان اپنی اولاد کی طرح مانتے ہیں۔" سماجوادی پارٹی کے سربراہ سے ملاقات کے بعد اعظم خان کی اہلیہ ڈاکٹر تزئین فاطمہ نے دونوں کے درمیان ہونے والی گفتگو کے بارے میں میڈیا کو مختصراً جانکاری دی۔ انہوں نے کہا کہ "اکھلیش جی سے میری بالکل خاندانی گفتگو ہوئی، کسی طرح کی کوئی سیاسی بات چیت نہیں ہوئی۔ ہمارا خاندان جن مشکلات سے گزر رہا ہے، انہوں نے ہم سے ان تمام باتوں پر گفتگو کی۔" اتر پردیش اسمبلی انتخابات سے متعلق سوال کیے جانے پر انہوں نے کہا کہ "ٹکٹ کے سلسلے میں میری کوئی بات چیت نہیں ہوئی ہے۔ میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ اکھلیش کو اعظم خان اپنی اولاد کی طرح مانتے ہیں اور کسی طرح کے اختلافات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔" وہ مزید کہتی ہیں کہ "جہاں تک ٹکٹ کی بات ہے تو پارٹی جیسا مناسب سمجھے گی، ویسا فیصلہ لے گی۔ ظاہر ہے کہ ہر شخص سے رائے مشورہ کیا جاتا ہے۔ اعظم خان سے بھی مشورہ لیا جائے گا اور اکھلیش جی ان کے مشورے کے بغیر کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔" واضح رہے کہ جمعرات کو اکھلیش یادو نے رامپور جیل میں اعظم خان سے ملاقات کی تھی۔ دونوں کے درمیان تقریباً ایک گھنٹے تک بات چیت ہوئی۔ جیل سے باہر آنے کے بعد سماجوادی پارٹی کے صدر نے کہا تھا کہ "اعظم خان سے ان کا رشتہ سیاسی نہیں، بلکہ جذباتی ہے۔ وہ ہمارے دل سے جڑے ہوئے ہیں۔" اس دوران انہوں نے بی جے پی پر سخت تنقید کی اور اعظم خان کے خاندان کے ساتھ ناانصافی کرنے کا الزام بھی عائد کیا۔ اکھلیش یادو اور اعظم خان کی ملاقات کے بعد اتر پردیش کی سیاست میں ایک نئی ہلچل دیکھنے کو مل رہی ہے۔ خاص طور سے 2027 میں ہونے والے ریاستی اسمبلی انتخابات کے پیش نظر اس ملاقات کو بہت اہم تصور کیا جارہا ہے۔

مظفرنگر تھپڑ معاملہ

مسلم طالب علم کو اتر پردیش حکومت نے 1.38 لاکھ روپے جاری کیے

مظفرنگر: 23 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش حکومت نے مظفرنگر میں 2023 میں کلاس روم کے اندر تھپڑ مارنے کے واقعے کا شکار ہونے والے ایک مسلم طالب علم کی تعلیمی ضروریات پوری کرنے کے لیے 1.38 لاکھ روپے جاری کیے ہیں۔ یہ رقم اسکول کی فیس، یونیفارم، اسٹیشنری، درسی کتابوں اور آمدورفت کے اخراجات پر خرچ کی جائے گی۔ سپریم کورٹ کی ہدایات کے بعد یہ رقم واقعے کے تقریباً ڈھائی سال بعد منظور کی گئی ہے۔ ریاستی حکومت نے ایک مرتبہ کی خصوصی مالی منظوری کے تحت طالب علم کے تعلیمی اخراجات کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ اس رقم سے اسکول کی بقایا فیس ادا کرنے کے ساتھ یونیفارم، موزے اور دیگر تعلیمی سامان فراہم کرنے کے اخراجات پورے کیے جائیں گے۔ یہ واقعہ 2023 میں مظفرنگر ضلع کے منصور پور علاقے کے گاؤں کھباپور میں واقع نیہا پبلک اسکول میں پیش آیا تھا۔ الزام ہے کہ اسکول کی پرنسپل نے ایک دوسرے طالب علم کو مسلم لڑکے کو تھپڑ مارنے کی ہدایت دی تھی۔ واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہونے کے بعد اس معاملے نے ملک بھر میں توجہ حاصل کی تھی۔ قومی انسانی حقوق کمیشن نے بھی اس واقعے کا ازخود نوٹس لیا تھا۔ کمیشن نے ذرائع ابلاغ میں شائع ہونے والی ان خبروں پر کارروائی کی تھی جن میں بتایا گیا تھا کہ ایک نجی اسکول کی استانی نے طالب علم کے مذہب کا نامناسب انداز میں حوالہ دیتے ہوئے اس کے ہم جماعتوں کو اسے مارنے کا حکم دیا تھا۔ اس معاملے پر کمیشن نے اتر پردیش حکومت کو نوٹس بھی جاری کیا تھا۔ واقعے کے بعد طالب علم کو مظفرنگر شہر کے معروف تعلیمی ادارے شارداائن اسکول میں داخل کرایا گیا۔ یہ داخلہ اس وقت کے بنیادی شکشا ادھیکاری شبھم شکلا نے سپریم کورٹ کے حکم کی تعمیل میں کرایا تھا۔ ابتدا میں بنیادی تعلیم کے محکمے نے طالب علم کی تعلیم اور دیگر ضروری انتظامات کے اخراجات برداشت کیے۔ بعد ازاں سید مرتضیٰ میموریل ٹرسٹ نے اس کی اسکول فیس ادا کرنے کی ذمہ داری سنبھال لی۔ تاہم اطلاعات کے مطابق ٹرسٹ کی جانب سے وقت پر فیس جمع نہ کرائے جانے کے باعث مشکلات پیدا ہوئیں اور طالب علم کے تعلیمی اخراجات کی ادائیگی غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہوگئی۔

ایم ایل سی الیکشن 2026: میں لکھنؤ جا کر کرلوں گا اسلام قبول

آگرہ میں پھوٹ پھوٹ کر روئے سپا کے آکاش اگروال

آگرہ: 23 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش قانون ساز کونسل (ایم ایل سی) گریجویٹ اور ٹیچر حلقوں میں جمعہ کو ووٹنگ ہوئی۔ آگرہ ٹیچرس حلقے سے ایس پی امیدوار ڈاکٹر آکاش اگروال نے ووٹنگ کے دوران بے ضابطگیوں کا سنگین الزام لگایا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے ایس پی امیدوار رو پڑے۔ انہوں نے یہاں تک کہا کہ وہ لکھنؤ کی عیش باغ عیدگاہ میں جا کر اسلام قبول کر لیں گے۔ آگرہ ٹیچرس بلاک سے ایس پی امیدوار ڈاکٹر آکاش اگروال نے ووٹنگ میں بے ضابطگیوں کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا کہ ان کے حامیوں کو ہراساں کیا جا رہا ہے اور پولنگ اسٹیشنوں پر بے ضابطگیاں ہوئی ہیں۔ امیدوار نے کہا کہ کھیرا گڑھ میں پریزائیڈنگ افسر کی طرف سے جب کھانا کھایا گیا تو سبھی کو باہر نکال دیا گیا۔ ایس پی امیدوار نے یہ بھی الزام لگایا کہ چھتری بوتھ پر لوٹ مار کی گئی۔ انہوں نے اہلکاروں پر کارکنوں کے ساتھ بدسلوکی اور ہراساں کرنے کا الزام لگاتے ہوئے کہا کہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ پاکستان کا دہشت گرد ہے۔ ایس پی امیدوار نے کہا کہ اسے ہراساں کیا جا رہا ہے۔ میں ایسے سناتن میں نہیں رہنا چاہتا۔ اس دوران ایس پی امیدوار پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔ انہوں نے کہا کہ وہ لکھنؤ کی شاہی عیدگاہ میں اسلام قبول کریں گے۔ ایس پی امیدوار نے کہا کہ انہیں جیت یا ہار سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں آزاد ہندوستان میں رہتا ہوں۔ میں فیصلہ کروں گا کہ میں کس پارٹی سے الیکشن لڑوں گا اور کس سے نہیں۔ میں کہنا چاہوں گا کہ بوتھ کیپچرنگ اب بھی ہو رہی ہے۔

پیام انسانیت فورم کا تعارفی پروگرام، خدمت خلق کے فروغ پر زور

گونڈہ یونٹ کے ذمہ داران سے سماجی خدمات بڑھانے کی اپیل

گونڈہ، 23 اکتوبر (پریس ریلیز): آل انڈیا پیام انسانیت فورم کے پیغام، اغراض و مقاصد اور سماجی سرگرمیوں سے عوام کو متعارف کرانے کے لیے گونڈہ یونٹ کے زیر اہتمام ایک تعارفی پروگرام ٹاؤن ہال، نزد گاندھی پارک، گونڈہ میں منعقد ہوا۔ پروگرام میں انسانی اخوت، باہمی احترام، خدمت خلق اور معاشرے میں خیر و بھلائی کے فروغ کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی۔ مقررین نے کہا کہ موجودہ دور میں انسانوں کے درمیان محبت، ہمدردی اور باہمی اعتماد کو مضبوط بنانے کے لیے اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔ پروگرام کے مہمان خصوصی مولانا کوثر عالم ندوی، ذمہ دار وسطی اتر پردیش، آل انڈیا پیام انسانیت فورم نے اپنے خطاب میں کہا کہ پیام انسانیت کا بنیادی مقصد انسانوں کے درمیان محبت، ہمدردی، خیر خواہی اور باہمی احترام کے جذبات کو فروغ دینا ہے۔ انسانیت کی خدمت کسی ایک طبقے یا گروہ تک محدود نہیں، بلکہ یہ ہر انسان کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے ضروری ہے کہ لوگ ایک دوسرے کے دکھ درد کو سمجھیں، ضرورت مندوں کی مدد کریں اور باہمی اختلافات کے باوجود احترام و رواداری کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ انہوں نے گونڈہ یونٹ کے ذمہ داران اور کارکنان سے اپیل کی کہ وہ فورم کے پیغام کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچائیں، مقامی سطح پر سماجی رابطوں کو مضبوط بنائیں اور ضرورت مندوں کی مدد کے لیے منظم انداز میں کام کریں۔ اس موقع پر مفتی عمران جھانسی نے بھی مختصر کارگزاری پیش کی اور آل انڈیا پیام انسانیت فورم کے تحت انجام دی جانے والی سرگرمیوں اور اس کے پیغام کو عام کرنے کے طریقۂ کار پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے بتایا کہ انسانی اخوت، خیر خواہی اور خدمت خلق کے جذبے کو عملی طور پر فروغ دینے کے لیے کس طرح کوششیں کی جاتی ہیں۔ اس موقع پر فورم کے اغراض و مقاصد اور معاشرے میں اس کے مثبت کردار کو بھی اجاگر کیا گیا۔ پروگرام میں مولانا عبدالعلی حسنی ندوی کی فکر و تعلیمات کے حوالے سے انسانی اخوت، حسنِ سلوک، ہمدردی اور خدمتِ خلق کی اہمیت کو بھی اجاگر کیا گیا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ انسانوں کے درمیان محبت و خیر خواہی کو فروغ دینا اور معاشرتی فاصلے کم کرنا ایک بہتر سماج کی تشکیل کے لیے ضروری ہے۔ پیام انسانیت فورم کا پیغام بھی یہی ہے کہ انسانوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا جائے اور بلا امتیاز ضرورت مندوں کی مدد کو اپنی ذمہ داری سمجھا جائے۔ پروگرام کی نظامت مفتی پرویز قاسمی نے انجام دی۔ پروگرام کے انعقاد اور انتظامات میں مولانا زبیر قاسمی اور آفتاب تنہا نے خصوصی محنت کی۔ ان کی کوششوں سے پروگرام کو منظم انداز میں منعقد کیا گیا اور شرکاء کو فورم کے پیغام اور مقاصد سے روشناس کرانے کا موقع ملا۔ اس موقع پر مفتی پرویز قاسمی، مشفق، ارشد اقبال، چیئرمین، مولانا عبدالعزیز، مہتمم مدرسہ فرقانیہ، حافظ افتخار اور دیگر معزز شخصیات و مقامی ذمہ داران نے شرکت کی۔ پروگرام میں فورم کی آئندہ دعوتی و سماجی سرگرمیوں اور خدمتِ خلق کے مختلف منصوبوں کے حوالے سے بھی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر عاصم ندوی، ضلع صدر آل انڈیا پیام انسانیت فورم، گونڈہ یونٹ، اور جملہ اراکین کی جانب سے تمام مہمانوں اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا گیا۔

آر ڈی ایس او نے آن لائن-کم-آف لائن انٹرایکٹو سیشن کا انعقاد کیا

شفافیت، جوابدہی، اور اخلاقی حکمرانی کے لیے اپنی وابستگی کو تقویت دیتے ہوئے، ریسرچ ڈیزائنز اینڈ اسٹینڈرڈز آرگنائزیشن (RDSO) کے ویجیلنس ڈیپارٹمنٹ نے 23 اکتوبر 2026 کو Vivechana Hall, Luck میں "Criminal:CBI Lens Misconduct in Public Service" پر ایک آن لائن-کم-آف لائن انٹرایکٹو سیشن کا انعقاد کیا۔ یہ سیشن تنظیم کے اندر چوکسی بیداری کو فروغ دینے کے مختلف اقدامات کا حصہ تھا۔ مسٹر سنیل دت، اے ایس پی، سی بی آئی/اے سی بی، لکھنؤ، اور ان کی ٹیم نے سیشن میں ماہر مقررین کے طور پر حصہ لیا اور عوامی انتظامیہ میں مجرمانہ بدانتظامی کی شناخت، روک تھام اور ازالے سے متعلق قیمتی معلومات کا اشتراک کیا۔ اپنے پیشہ ورانہ تجربات پر روشنی ڈالتے ہوئے مقررین نے اہم قانونی دفعات، انسداد بدعنوانی کے طریقہ کار، طریقہ کار کے تحفظات اور سرکاری فرائض کی انجام دہی میں دیانتداری کی اعلیٰ سطح کو برقرار رکھنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ سیشن میں عوامی خدمت میں چوکسی کے اہم کردار پر زور دیا گیا، جس میں قانونی طریقہ کار پر سختی سے عمل کرنے، دانشمندانہ فیصلہ سازی، انتظامی کام میں شفافیت کو برقرار رکھنے اور ہر سطح پر جوابدہی کو یقینی بنانے کی ضرورت پر زور دیا گیا۔ باہم بات چیت کے ذریعے، افسران کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ ممکنہ بے ضابطگیوں کے خلاف چوکس رہیں، قائم کردہ قواعد و ضوابط پر عمل کریں، اور اخلاقی اور بدعنوانی سے پاک ورک کلچر کی تعمیر میں فعال طور پر تعاون کریں۔ اجلاس میں افسران و عملہ کی پرجوش شرکت دیکھنے میں آئی۔ جونیئر سکیل سے سلیکشن گریڈ تک کے 80 افسران نے ڈیلیبریشن ہال میں ذاتی طور پر حصہ لیا، جبکہ RDSO کے مختلف دفاتر اور فیلڈ یونٹس کے 124 افسران اور عملے نے آن لائن شرکت کی۔ یہ وسیع پیمانے پر شرکت تنظیم کے اندر چوکسی بیداری کو مضبوط بنانے اور تمام دفاتر اور فیلڈ یونٹس میں اخلاقی طریقوں کو فروغ دینے کے اجتماعی عزم کی عکاسی کرتی ہے۔ پروگرام کا اختتام عوامی مفادات کے تحفظ اور ادارہ جاتی سالمیت اور شفافیت کو مزید مستحکم کرنے کے لیے محکموں کے درمیان مسلسل چوکسی، اخلاقی جوابدہی اور فعال تعاون کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے ہوا۔ اس طرح کے روشن خیال اقدامات کے ذریعے، RDSO دیانتداری، شفافیت اور جوابدہی پر مبنی ورک کلچر کو فروغ دینے کی مسلسل کوشش کرتا ہے۔

ریل مسافر برائے مہربانی دھیان دیں!

امتحان اسپیشل ریل گاڑیاں

تمام متعلقین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ UPSSC PET امتحان میں شامل ہونے والے امیدواروں کی سہولت کے لیے اتر ریلوے کی جانب سے مندرجہ ذیل امتحان اسپیشل ریل گاڑیاں چلائی جائیں گی۔ ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

04322/04321 مرادآباد جنکشن۔لکھنو جنکشن۔مرادآباد جنکشن غیر ریزرو اسپیشل ریل گاڑی — 06 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 04322 آمد	ریل گاڑی نمبر 04322 روانگی	اسٹیشن	ریل گاڑی نمبر 04321 آمد	ریل گاڑی نمبر 04321 روانگی
--	13.20	مرادآباد جنکشن	01.50	--
13.55	13.57	رام پور	00.15	00.17
14.43	14.45	بریلی جنکشن	22.50	22.52
15.45	15.47	شاہجہاں پور جنکشن	21.55	21.57
16.35	16.37	ہردوئی	20.30	20.32
17.05	17.07	بالامئو جنکشن	20.02	20.04
18.10	--	لکھنو جنکشن	--	19.00

چلنے کے دن: 04322 مرادآباد جنکشن اور 04321 لکھنو جنکشن سے مورخہ 25.10.2026,30.10.2026 اور 01.11.2026 کو۔ جگہ: چیئر کار، سلیپر اور جنرل۔

04324/04323 مرادآباد جنکشن۔لکھنو جنکشن۔مرادآباد جنکشن غیر ریزرو اسپیشل ریل گاڑی — 06 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 04324 آمد	ریل گاڑی نمبر 04324 روانگی	اسٹیشن	ریل گاڑی نمبر 04323 آمد	ریل گاڑی نمبر 04323 روانگی
---	18.55	مرادآباد جنکشن	08.00	---
19.30	19.32	رام پور	06.44	06.46
20.25	20.27	بریلی جنکشن	05.35	05.37
21.25	21.27	شاہجہاں پور جنکشن	04.05	04.07
22.25	22.27	ہردوئی	03.05	03.07
22.47	22.49	بالامئو جنکشن	02.40	02.42
00.25	---	لکھنو جنکشن	---	01.35

چلنے کے دن: 04324 مرادآباد جنکشن سے مورخہ 25.10.2026,30.10.2026 اور 01.11.2026 اور 04323 لکھنو جنکشن سے مورخہ 26.10.2026,31.10.2026 اور 02.11.2026 کو۔ جگہ: سلیپر اور جنرل۔

04325/04326 شاہجہاں پور جنکشن۔بجنور۔شاہجہاں پور جنکشن غیر ریزرو اسپیشل ریل گاڑی — 06 پھیرے

ریل گاڑی نمبر 04325 آمد	ریل گاڑی نمبر 04325 روانگی	اسٹیشن	ریل گاڑی نمبر 04326 آمد	ریل گاڑی نمبر 04326 روانگی
---	07.10	شاہجہاں پور جنکشن	01.25	---
08.08	08.10	بریلی جنکشن	00.03	00.05
09.25	09.27	رام پور	23.20	23.22
10.25	10.30	مرادآباد جنکشن	22.45	22.50
11.05	11.07	امروہہ	21.38	21.40
12.10	12.12	گجرولہ جنکشن	21.15	21.17
13.10	13.12	چاندپور سیاؤ ہالٹ	19.50	19.52
13.38	13.40	ہلدور	19.18	19.20
14.00	---	بجنور	---	18.55

چلنے کے دن: 04325 شاہجہاں پور جنکشن اور 04326 بجنور سے مورخہ 25.10.2026,30.10.2026 اور 01.11.2026 کو۔ جگہ: سلیپر اور جنرل۔

مذکورہ ریل گاڑی کے روٹ میں آنے والے ٹھہراؤں اور نظام الاوقات کیلیے برائے مہربانی ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139 ڈائل کریں یا ریل گاڑی انکوائری ویب سائٹ https://enquiry.indianrail.gov.in یا NTES App دیکھیں

ریل مدد ہیلپ لائن نمبر 139

ریل مدد ویب سائٹ دیکھیں: www.railmadad.indianrailways.gov.in

ریل مدد ایپ ڈاؤن لوڈ کریں

ہمیں پر فالو کریں

اتر ریلوے

آپ کی سہولت۔ ہمارا نصب العین

ہمیں www.nr.indianrailways.gov.in پر ملیں

3697/2026

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

ایم ایل سی انتخابات میں ووٹنگ کے دوران کئی اضلاع میں ہوئی گڑبڑی اور جھڑپ

لکھنو: 23 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش میں قانون ساز کونسل کی 11 سیٹوں کے لیے ووٹنگ کے دوران کئی اضلاع میں گڑبڑ اور تنازعات کی اطلاعات سامنے آئی ہیں۔ سماج وادی پارٹی (ایس پی) نے بی جے پی کارکنوں پر دھاندلی اور بوتھ پر قبضہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ایس پی اور بی جے پی کے حامیوں کے درمیان فتح پور، آگرہ، سیتاپور، لکھیم پور، مین پوری، وارانسی، مظفرنگر اور گورکھپور سمیت کئی اضلاع میں جھڑپیں ہوئیں۔ بعض مقامات پر پولیس اور انتظامی اہلکاروں کو مداخلت کرنا پڑی۔ وارانسی کی صدر تحصیل میں ایک پولنگ اسٹیشن پر ایس پی امیدوار آشوتوش سنہا کے پہنچنے پر جھگڑا ہو گیا۔ اس جھگڑے کے دوران بی جے پی کے حامیوں نے ہنگامہ کیا۔ پولیس کے ساتھ ہاتھا پائی کی بھی اطلاعات ہیں۔ آگرہ کے فتح آباد بلاک کے ایک پولنگ اسٹیشن پر ایس پی کارکنوں نے الزام لگایا کہ بی جے پی کارکن بوتھ میں گھس رہے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وہاں موجود لوگوں کو بے دخل کیا جا رہا ہے اور بیلٹ پیپرز پر بی جے پی امیدوار کے حق میں نشان لگا دیا گیا ہے۔ ہنگامہ آرائی کے بعد پولیس نے مظاہرین کو جائے وقوعہ سے ہٹا دیا۔ سیتاپور کے مہولی بلاک کے ایک پولنگ اسٹیشن پر صبح تقریباً 10:30 بجے جھگڑا شروع ہو گیا، ایس پی امیدوار کانتی سنگھ کے پولنگ ایجنٹ نے الزام لگایا کہ ایک خاتون ووٹر کا بیلٹ پیپر چھین لیا گیا اور اسے بوتھ سے باہر پھینک دیا گیا۔ اس کی اطلاع ملتے ہی سابق ایم ایل اے انوپ گپتا کارکنوں کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ انہوں نے ووٹ چوری کا الزام لگاتے ہوئے نعرے لگائے۔ اس کے بعد دونوں پارٹیوں کے کارکنوں میں ہاتھا پائی ہوئی۔ تقریباً 20 منٹ تک ہنگامہ آرائی کے بعد انتظامی اہلکاروں نے صورتحال پر قابو پالیا۔ لکھیم پور کے عیسیٰ نگر میں پولنگ اسٹیشن سے 200 میٹر کے فاصلے پر واقع ایس پی کے پنڈال کو ہٹانے کو لے کر پولس اور ایس پی ایم پی کے نمائندے کے درمیان جھڑپ ہوئی۔

تصوف دلوں کو جوڑنے کا نام ہے: صوفی سید اظہار علی

سید مخدوم دانش علی شاہ علیہ الرحمہ کے 65/ویں عرس مبارک کے موقع پر کل ہند مشاعرہ

مجھگواں، بارہ بنکی، سید مخدوم دانش علی شاہؒ کے 65/ویں عرس مبارک کے موقع پر سالانہ روایتی کل ہند صوفیانہ مشاعرہ پورے تزک واحتشام کے ساتھ منعقد ہوا۔ تمام تقریبات کے سرپرست سید آصف علی شاہ سجادہ نشین مخدوم شیخ سارنگؒ تھے جو علالت کی وجہ سے اسٹیج پر تشریف نہیں لا سکے۔ مشاعرہ کا افتتاح سید عاطف علی شاہ (سرپرست و نائب سجادہ نشین) اور صدر مشاعرہ و خانقاہ شاہ عبدالرحمن صابری چشتیؒ عباسی العلوی تیر گاؤں کے سجادہ نشین صوفی سید اظہار علی نے کیا۔ نظامت کا مشترکہ فریضہ خوش فکر شاعر شکیل گیاوی اور سید مظہر عباس نے مشترکہ طور پر انجام دیا۔ مشاعرہ سے قبل خانقاہ کے خادم خاص نور عالم عافی نے روایت کے مطابق نعت رسول اکرمؐ پڑھی۔ مشاعرہ کا باضابطہ آغاز شکیل گیاوی کی نعت پاک سے ہوا۔ مشاعرہ کے سلسلہ میں تعارفی کلمات ادا کرتے ہوئے صدر مشاعرہ صوفی سید اظہار علی نے کہا کہ یہ مشاعرہ گذشتہ نصف صدی سے زائد تسلسل کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے جس میں ہندوستان بھر کے شعرا شریک ہوتے رہے ہیں۔ اس مشاعرہ کی نوعیت دیگر مشاعروں سے اس لیے منفرد ہے کہ یہاں کے شعرا کے تغزل میں تصوف کا بھرپور التزام ہوتا ہے اور صوفیانہ کلام کے ساتھ ساتھ قومی یکجہتی یہاں کے مشرب میں ہمیشہ سے شامل رہی ہے۔ اس مشاعرہ کی بنیاد اپنے وقت کے صوفی بزرگ سید سلطان عارف علی شاہؒ نے والد ماجد سید دانش علی شاہ کی یاد میں رکھی تھی۔ انہوں نے کہا کہ تصوف دلوں کو توڑنے کا نہیں بلکہ دلوں کو جوڑنے کا نام ہے۔ کسی شاعر کے صوفیانہ مزاج کا مطلب یہ ہوتا ہے اس کا کوئی بھی شعر کسی کے جذبات کو مجروح نہ کرے۔ بات جہاں تک تصوف کی ہے تو اسے زبان و بیان میں سمیٹا نہیں جاسکتا۔ خانقاہوں سے دین کی عملی تبلیغ ہوتی ہے۔ صوفی ولی کا نائب ہوتا ہے۔ ولایت کا بنیادی براہ راست تعلق مولائے کائنات علی کرم اللہ وجہہ سے ہے۔ بعد از رسول رتبہ میں باب العلم مولائے کائنات سب سے افضل ہیں ہیں۔ صوفی اور ولی کا فرق یہ ہے کہ ہر ولی صوفی بھی ہوتا ہے مگر ہر صوفی کا ولی ہونا ضروری نہیں۔ ہماری خانقاہوں کا طریقہ ہے کہ یہاں آنے والا خواہ کسی بھی مسلک و مذہب کا ہو اس کا استقبال قومی یکجہتی اور انسانی ہمدردی کی روشنی میں ہونا چاہئے۔ اسلام کو احسن طریقے سے اپنانے کا نام تصوف ہے۔ تصوف کے بغیر انسانی زندگی میں روحانیت کا کوئی تصور نہیں ہے۔ سید عاطف علی شاہ حضرت مخدوم شیخ سارنگؒ اور حضرت شاہ مخدوم دانش علی شاہ کی روایتوں کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ مشاعرہ میں از اول تا آخر ان کی موجودگی باعث برکت رہی۔ مشاعرہ کا اختتام درود و سلام کے بعد صوفی سید اظہار علی کی پرسوز اور ملک کے امن و امان و تعمیر و ترقی پر مشتمل دعا پر ہوا۔ خصوصی طور پر شریک ہونے والوں میں صادق میاں عارفی، ذیشان عارفی، شہاب عالم خاں، حاجی سعید عارفی، دیوندر سنگھ دیپو عارفی، ظہور عارفی، کلدیپ عارفی وغیرہ کے علاوہ تمام متوسلین و معتقدین موجود تھے۔ شعرائے کرام میں فارقی جائسی، افضل منگلوری، سنجے مصرا شوق، رام پرکاش بیخود، سردار سریند رسنگھ شجر، نصیر انصاری، اختر ہاشمی، سلیم تابش، سید مظہر عباس، ریحان قادری، مجیب کرنیل گنجوی، اکرم وارثی، ہذیل لعل پوری، راشد راہی، فیض خمار، ارشاد بارہ بنکوی، آدرش بارہ بنکوی، سید سراج محمدی، مولانا ذکاءاللہ ثنا، سید فراز احمد کے اسمائے گرامی قابل ذکر ہیں۔

اودھ نامہ

لے سانس بھی آہستہ کہ نازک ہے بہت کام

کانگریس کے رکن پارلیمان اور قائد حزب اختلاف راہل گاندھی جس طرح آر ایس ایس اور بی جے پی سے کے نظریے سے برسرِ پیکار ہیں اس سے پہلے کانگریس میں کوئی لیڈر واضح انداز سے آر ایس ایس کو یا اس کے سیاسی وِنگ بی جے پی کو فسطائیت اور فرقہ پرستی کا علمبردار نہیں سمجھتے تھے۔ آج آر ایس ایس اور بی جے پی اگر کسی سے خائف ہے اور کسی کو دشمن نمبر ایک سمجھتی ہے تو وہ راہل گاندھی ہیں۔ راہل گاندھی کے خلاف اس وقت 45 فوجداری مقدمات دائر ہیں۔ ہر طرح آر ایس ایس اور بی جے پی کے لیڈران اور کارکنان ان کے درپے ہیں، لیکن راہل گاندھی ایک نڈر، بہادر اور باکمال لیڈر کی حیثیت سے ابھر کر کچھ اس طرح سامنے آئے کہ ملک کے لئے ناگزیر ہو گئے ہیں۔ وہ جو کچھ کہتے ہیں بہ بانگ دہل کہتے ہیں اور جو پیش گوئی کرتے ہیں وہ بھی سچ ثابت ہوتی ہے۔ ان کا نعرہ تھا ''مت ڈرو'' تو اس معاملے میں کانگریس کے اندر جو ڈر اور خوف تھا وہی ختم نہیں ہوا بلکہ ملک کے جوانوں، طالب علموں، اپوزیشن کے لیڈروں، کسانوں اور مزدوروں میں جو ڈر اور خوف تھا وہ بھی باقی نہیں رہا۔ راہل گاندھی کا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔ اب وہ اپوزیشن پارٹیوں کے غیر متنازعہ لیڈر ہیں۔ ظاہر ہے کہ حالات کے پیش نظر اور فسطائیت وفرقہ پرستی کو شکست دینے کے لئے سوچ سمجھ کر بیان دینا یا کسی سوال کا جواب دینا ان کے لئے ضروری ہے۔

راہل گاندھی کے مقابلے میں نیہا بورا اور ابھجیت دیپکے کچھ زیادہ ہی مسلمانوں کے مسائل، مشکلات اور مصائب پر کھل کر بولتے ہیں۔ کاکروچ جنتا پارٹی کی طرف سے جنتر منتر پر جو مظاہرے، دھرنے یا مارچ ہوئے اس میں فرقہ پرستی کے خلاف سخت ترین باتیں کہی گئیں۔ آر ایس ایس اور بی جے پی سے صاف صاف کہا گیا کہ ''ہندو مسلم سیاست اب نہیں چلے گی۔ نیہا بورا ہوں، نیہا بھارتی ہوں یا نیہا راٹھور یہ ابھجیت دیپکے یہ سب بھی فرقہ پرستی کے خلاف مصیبت مول لینے میں آگے آگے ہیں۔ ان کو عمر خالد یا سرجیل امام جیسے مسلمانوں پر ظلم وستم یا قید وبند کے خلاف بار بار منہ کھولنے میں دقت پیش نہیں آتی، جیسا کہ دوسرے لیڈروں کو آتی ہے اور ان کو اپنی زبان کھولنے میں کافی تکلف ہوتا ہے۔ دوسری طرف اسد الدین اویسی کھڑے ہیں جن کی تقریر صرف مسلمانوں کی حالت زار بیان کرنے تک محدود رہتی ہے۔ وہ مسلمانوں کو ایسے بھڑکاتے اور ایسے نعرے تلاش کرتے ہیں کہ بھولے بھالے مسلمانوں کو لگتا ہے کہ یہی ان کا مسیحا ہے اور یہی انھیں ان کے تمام مسائل سے نجات دلانے والا آسمانی فرشتہ ہے۔ جب کہ عملی سیاست مین اویسے مسلمانوں کے لئے کبھی آگے نہیں آئے اور نہ کوئی عملی قدم اٹھایا۔ بالفرض سارے مسلمان مل کر بھی اویسی کی پارٹی کو ووٹ کر دیں تو بھی اویسی کا بھلا تو ہوسکتا ہے لیکن مسلمانوں کا بھلا نہیں ہونے والا۔ سو فیصد مسلم ووٹ لے کر بھی اپ کیا کرلیں گے۔ سوائے اس کے کہ جو تھوڑے بہت ووٹ مسلم امیدوار کو مل جاتے ہین ان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے اور فرقہ واریت کا دائرہ مزید بڑھ جائے گا۔ لیکن بھولے بھالے مسلمانوں کو لگتا ہے کہ اوسی ان سب کو وزیر بنا دیں گے اور ہر مسلم کے ہاتھ میں کسی نہ کسی شعبہ کا قلمدان ہوگا۔ وہ نہیں جانتے کہ اویسی کی پالیسیاں کسے نقصان پہونچا رہی ہیں اور کسے فائدہ۔ کہنے کو وہ بیرسٹر ہیں لیکن ان کی بیرسٹری کبھی مسلمانوں کے کام نہیں آ سکی۔ آج جو ان کا ایمپائر کھڑا ہے وہ کانگریس کا ہی دیا ہوا ہے جسے آج وہ گالی دے رہے ہیں جو کسی بھی طرح وقت کے تقاضے کے تحت مناسب نہیں ہے۔

اس وقت ضروری ہے کہ مسلمان حکمت اور مصلحت کے ساتھ ایسے لوگوں کے پیچھے کھڑے ہوجائیں جو ملک میں فرقہ پرستی اور فسطائیت کو مٹانے کے حامی یا علمبردار ہیں۔ اپوزیشن کی تمام پارٹیوں کو اب راہل گاندھی پر ہی اچھا خاصا بھروسہ ہو گیا ہے کہ وہ فسطائیت اور فرقہ پرستی کو دیر یا سویر کالعدم کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ راہل گاندھی کی یہ پالیسی بھی قابل تعریف اور کارگر ثابت ہو رہی ہے کہ جتنی بھی مہم یا تحریک ملک بھر میں ظلم وستم کو مٹانے اور جمہوری نظام کو بحال کرنے کے لئے ہو رہی ہے وہ ساری مہمات اور تحریکات کو ایک بتارہے ہیں اور سب کا تعاون کرنے میں بھی پس وپیش سے کام نہیں لے رہے ہیں بلکہ ہر روز کسی نہ کسی کے مسئلے کو حل کرنے اور دکھ درد کو کم کرنے کے لئے کھڑے ہو جا رہے ہیں۔ کانگریس میں جو لوگ مسلمانوں سے ہمدردی رکھتے ہیں اس کی طرف راہل گاندھی کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش اگر کریں تو ممکن ہے کہ راہل گاندھی اس کی طرف بھی توجہ دے سکتے ہیں جس طرح انھوں نے بیرون ملک میں ایک مسلم صحافی کے سوالوں کا جواب دیا اس طرح ملک کے اندر بھی اس طرح کے سوالوں کا جواب دے سکتے ہیں اور مسلمانوں کا کھل کر ساتھ بھی دینے کی جرأت کر سکتے ہیں۔

فی الحال اتر پردیش میں اسمبلی انتخابات سر پر ہیں اور پالیمانی انتخابات ابھی دور ہیں، یوپی می ں ابھی یوگی جی کی پکڑ مضبوط ہے اور انھیں یقین ہے کہ وہ اپنی جارحانہ پالیسی کی بنیادوں پر تیسری مرتبہ بھی وزیر اعلیٰ کی کرسی ہتھیا سکتے ہیں، اکھلیش کی نگاہیں یوپی پر ہیں اور راہل گاندھی کی نگاہ مرکز پر، اس لئے ہر قدم بہت سوچ سمجھ کر اٹھانا ہوگا اور ہر فیصلہ بہت سوچ سمجھ کر لینا ہوگا یہ آسان نہیں ہے، میر کے ایک مصرع میں خفیف تصرف کے ساتھ بات ختم کرتے ہیں کہ لے سانس بھی آہستہ کہ مشکل ہے بہت کام۔

الیکشن کمیشن اور سپریم کورٹ میں سرد جنگ

ڈاکٹر سلیم خان

چیف الیکشن کمشنر گیانیش کمار کے خلاف دہلی میں ہوئے احتجاجی مظاہروں کے دوران کی گئی کارروائی اور الیکشن کمیشن کے طریقہ کار پر سپریم کورٹ میں سماعت میں عدالت نے مظاہرہ کے دوران پولیس کارروائی، میٹرو اسٹیشن پر پابندی اور انٹرنٹ سروس بند کیے جانے سے منسلک حکم عدولی کی عرضی پر بھی سماعت کی۔ پہلے تو ان سارے معاملات کو قابلِ اعتناء ہی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اس کے خلاف سپریم کورٹ سے رجوع کیا گیا تو اس نے ان اقدامات سے منع کیا مگر اس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مظاہرے کو بے دردی سے کچلا گیا۔ اس میں وردی والوں کے علاوہ بجرنگی غنڈوں کا بھی خوب استعمال کیا گیا۔ ان لوگوں نے پولیس کے تحفظ میں مار پیٹ کی اس کے باوجود دہلی پینسٹھ مقامات پر مظاہرہ ہوا۔ اس طرح ایک جنتر منتر کا مظاہرہ پوری دہلی میں پھیل گیا اور اس نے سنگھ پریوار کو ننگا کر دیا۔ سرکار کی اس دھاندلی اور عائد کردہ پابندیوں اور متعلق افسران کے خلاف سپریم کورٹ میں حکم عدولی کی درخواستیں داخل کی گئیں۔ ان میں الزام لگایا گیا کہ سپریم کورٹ کی پہلی کی ہدایات کے باوجود مظاہرہ کے دوران لوگوں کی آمد ورفت پر پابندی لگانا، مظاہرین کو حراست میں لینا، میٹرو خدمات اور انٹرنیٹ پر پابندی لگانا توہینِ عدالت کے زمرے میں آتا ہے۔

مرکزی حکومت، دہلی پولیس اور دہلی میٹرو ریل کارپوریشن کی طرف سے عدالت میں جوابات بھی داخل کیے گئے۔ مظاہرہ کے دوران لگائی گئی پابندیوں سے متعلق سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت میں حکومت کی طرف سے بغیر شرط معافی مانگ لی۔ ویسے اپنی ہزیمت کو چھپانے کے لیے انھوں نے کہا کہ میڈیا اور سوشل میڈیا میں یہ بحث چل رہی ہے کہ حکومت نے معافی مانگ لی ہے، جبکہ حکم عدولی کی کارروائی میں بلاشرط معافی مانگنا ایک رسمی عمل بھی ہے۔ اس پر جسٹس جوئے مالیا باگچی نے کہا کہ عدالت کو حلف نامے تاخیر سے ملے نیز اس وقت تک صرف ڈی ایم آر سی کا حلف نامہ ملا تھا۔ سالیسٹر جنرل نے جب کہا کہ دہلی پولیس کمشنر نے اپنے حلف نامہ میں کارروائی سے متعلق سبھی بنیادی باتیں سامنے رکھی ہیں تو جسٹس باگچی نے معافی سے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ عدالت اس بلاشرط معافی پر توجہ نہیں دے رہی ہے کیونکہ سالیسٹر جنرل کے دلائل سے یہ مشروط معافی جیسی معلوم ہو رہی ہے۔ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن، چیف الیکشن کمشنر اور دونوں الیکشن کمشنرز کو نوٹس جاری کر کے ایک کرارہ طمانچہ جڑ دیا۔

سپریم کورٹ میں 28؍اکتوبر دو ایسے تبصرے ہوئے جنھوں نے الیکشن کمیشن کی نیند اڑادی۔ سپریم کورٹ نے ووٹ گنتی کی ویڈیو نہ ملنے پر الیکشن کمیشن آف انڈیا کو سخت پھٹکار لگائی۔ عدالت نے کہا کہ اس طرح کے کمزور بہانے قبول نہیں کیے جائیں گے۔ یہ کرناٹک کی شرنگیری اسمبلی سیٹ کے 2023 کے انتخابات کا معاملہ زیر سماعت تھا۔ کانگریس رہنما ٹی ڈی راجے گوڑا نے یہ سیٹ 201 ووٹوں کے فرق سے مذکورہ بالا انشست جیت لی تھی، لیکن بعد میں کرناٹک ہائی کورٹ کے حکم پر پوسٹل بیلٹ کی دوبارہ گنتی ہوئی اور بی جے پی امیدوار ڈی این جیوراج کو کامیاب قرار دیا گیا۔ راجے گوڑا نے اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تو رواں سال مئی میں تو انہیں عبوری راحت دیتے ہوئے سپریم کورٹ نے ہدایت دی کہ جب تک ان کی عرضی زیر التوا رہے گی، وہ اسمبلی کے رکن بنے رہیں گے۔ کانگریس لیڈر نے الیکشن آبزرور کی رپورٹ اور سال 2023 میں ہوئی ووٹوں کی اصل گنتی اور اس سال ہوئی دوبارہ گنتی، دونوں کی ویڈیو ریکارڈنگ تک رسائی مانگ لی۔ سماعت کے دوران عدالت نے الیکشن کمیشن سے اصل گنتی کی ویڈیو ریکارڈنگ پیش کرنے کا حکم دیا۔ اس پر کمیشن کے وکیل نے بتایا کہ ویڈیو نہیں مل رہی اور اسے تلاش کیا جارہا ہے۔ جسٹس سنجے کمار اور جسٹس سنجیو سچدیوا کی بنچ نے اس پر سخت ناراضگی ظاہر کرتے ہوئے سوال کیا کہ الیکشن کرانے والے ادارے کے پاس اپنے ہی انتخابات کا ریکارڈ کیسے موجود نہیں ہے۔ عدالت نے الیکشن کمیشن کو ہدایت دی کہ اگلی سماعت پر دستیاب تمام ریکارڈ پیش کیا جائے۔ ساتھ ہی خبردار کیا کہ اگر ریکارڈ پیش نہیں کیا گیا تو کمیشن کے خلاف منفی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔

الیکشن کمیشن کے وکیل نے جب اس معاملے میں کہا کہ اصل گنتی کی فوٹیج نہیں مل رہی ہے۔ بنچ نے اس بات پر برہمی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بنچ کے لیے الیکشن کمیشن کی یہ بات ماننا مشکل ہے کہ وہ اپنے کرائے گئے انتخابات کے ریکارڈ نہیں ڈھونڈ سکا۔ بنچ نے پوچھا کہ الیکشن کمیشن کیسے کہہ سکتا ہے کہ اس نے ریکارڈ کھو دیے ہیں؟ بنچ نے صاف کہا کہ وہ ایسے بہانے قبول کرنے کو تیار نہیں ہے اور زور دیا کہ الیکشن کمیشن کا مقصد انتخابات کرانا ہے اور اس کے بارے میں دستاویزات بھی رکھنا ہے۔ بنچ نے پوچھا کہ آپ کا یہ کہنے کا سوال ہی نہیں اٹھتا کہ ہم اسے تلاش کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ بنچ نے الیکشن کمیشن کو ہدایت دی کہ اگلی سماعت میں اس کے پاس جو بھی ریکارڈز ہیں، انہیں پیش کرے۔ بنچ نے یہ صاف کردیا کہ اگر الیکشن کمیشن دستاویزات پیش نہیں کر پاتا ہے، تو اس کا الٹا نتیجہ نکالا جائے گا یعنی یہ بات ثابت ہوجائے گی ووٹ چوری میں خود چوکیدار ملوث ہے۔ راہل گاندھی اور پھر سی جے پی نے سڑکوں پر اتر کر لگائے اب اس پر عدالتِ عظمیٰ کی مہر بھی ثبت ہونے جارہی ہے۔ اس معاملے کی اگلی سماعت 15 فروری 2027 کو ہوگی بعید نہیں کہ اس سے قبل گیانیش کمار استعفیٰ دے کر ملک سے باہر فرار ہوجائیں۔

سپریم کورٹ کا دوسرا معاملہ دہلی کا ہے۔ وہاں الیکشن کمیشن نے 31؍اگست کو ووٹر لسٹ کا مسودہ جاری کیا تھا۔ اس کے مطابق، دہلی میں مجموعی طور پر ایک کروڑ 45 لاکھ ووٹروں میں سے 47 لاکھ کے نام فہرست سے ہٹادیے گئے تھے۔ معروف جہد کار اور وکیل پرشانت بھوشن نے چیف جسٹس سوریہ کانت اور جسٹس جوئے مالیا باگچی کی بنچ کے سامنے یہ مطالبہ کیا کہ دہلی کے اندر ایس آئی آر کے بعد ووٹر لسٹ سے جن لوگوں کے نام ہٹادیے گئے ہیں، ان کے نام دوبارہ شامل کرنے کے لیے مناسب طریقہ کار بنایا جائے۔ ان کی درخواست ہے کہ ایسے ووٹروں سے یہ اعلان کرنے کا مطالبہ نہ کیا جائے کہ وہ پہلی بار ووٹر لسٹ میں نام درج کرانے کے لیے درخواست دے رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ دہلی میں ایس آئی آر کے تحت دعوے اور اعتراضات داخل کرنے کی آخری تاریخ 30؍اکتوبر ہے اور اس کے بعد ووٹروں کی حتمی فہرست شائع ہوجائے گی۔ بھوشن کا کہنا تھا کہ اس معاملے کی سماعت اگر 30؍اکتوبر کو ہو تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اس پر بنچ نے سماعت کی تاریخ آگے بڑھا کر 28؍اکتوبر مقرر کردی۔

پرشانت بھوشن نے اس سے بھی پہلے سماعت کی درخواست کی تو بنچ نے کہا، ''ہم ایسا حکم دینے پر غور کر رہے ہیں جس سے اس مسئلے کا حل نکل سکے۔'' اس سے عدالیہ کے ارادوں کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ سپریم کورٹ نے 22 ستمبر کو انجلی بھاردواج اور امرتا جوہری کی درخواست میں ووٹروں کو ''منطقی تضادات'' کے زمرے میں رکھنے کے لیے استعمال کیے جانے والے معیار، تعریفوں، الگورتھم سے متعلق اصولوں اور عملی رہنما ہدایات کو بھی عام کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔ درخواست گزاروں نے حال ہی میں زیر سماعت مقدمے میں ایک اضافی درخواست بھی دائر کی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ پہلے سے ووٹر لسٹ میں درج کسی بھی ووٹر سے فارم 6 میں شامل ایسا اعلان جمع کرانے کا مطالبہ نہ کیا جائے جو اس پر حقیقتاً لاگو نہیں ہوتا۔ درخواست گزاروں نے یہ ہدایت دینے کی بھی مانگ کی ہے کہ اگر کسی شخص کا نام ووٹر لسٹ میں شامل کرنے یا بحال کرنے کا دعویٰ دیگر شرائط کے مطابق درست ہے تو محض اضافی ایس آئی آر اعلان نامہ جمع نہ کرانے کی بنیاد پر اسے مسترد نہ کیا جائے۔

سپریم کورٹ نے اس درخواست پر سماعت کے دوران الیکشن کمیشن سے کہا تھا کہ دہلی میں ایس آئی آر کے تحت لوگوں کو ''تقریباً میکانکی انداز میں'' نوٹس بھیجے جارہے ہیں اور اس عمل میں اضافی حفاظتی اقدامات کیے جانے چاہییں۔ عدالت نے یہ بھی کہا تھا کہ ''منطقی تضاد'' کی شناخت کے لیے اختیار کیے گئے معیار کی وضاحت ضروری ہے۔ انقلابِ زمانہ کے اثرات نے حکومت کے ساتھ اس کی حامی اداروں بشمول الیکشن کمیشن کو متاثر کیا۔ کل تک جو کمیشن فہرست کی سافٹ کاپی دینے کا روادار نہیں تھا اب اس پر راضی ہوگیا۔ فارم میں ۶؍میں تبدیلی کی جانب بڑھ گیا بلکہ اب تو یہ امکان بھی پیدا ہوگیا ہے کہ ایس آئی آر کا تیسرا مرحلہ مسترد کردیا جائے۔ سپریم کورٹ اور الیکشن کمیشن کی یہ سرد جنگ کیا گل کھلائے گی اور حکومت پر کیسے اثر انداز ہوگی یہ وقت بتائے گا لیکن سنگھ نواز دانشور ابھی سے چیف جسٹس سوریہ کانت کو برا بھلا کہنے لگے ہیں بلکہ کچھ نے تو انہیں نمک حرام تک کے خطاب سے نواز دیا ہے جبکہ یہ وہی صاحب ہیں کہ جو نوجوانوں کو کاکروچ بولنے کے باوجود حکومت کی آنکھوں کا تارہ بنے ہوئے تھے۔☆

برطانیہ یوروپی یونین میں لوٹنے کو بے تاب

بریگزٹ کے ایک دہائی بعد معاشی بحران اور سفارتی علیحدگی سے نبرد آزما برطانیہ اب یوروپی یونین کے ساتھ نئے رشتے تلاش کررہاھے

آشیش رے

2016 میں ہوئے ریفرنڈم میں برطانیہ نے معمولی فرق سے یورپی یونین (ای یو) سے الگ ہونے کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ جیسا کہ اندیشہ تھا، اس قدم نے تجارتی ترقی اور کاروباری لین دین کی رفتار سست کر دی۔ جیسے جیسے بیرونی طلب میں کمی آئی، پیداوار میں بھی گراوٹ آئی۔ بے روزگاری بڑھی اور مجموعی گھریلو پیداوار (جی ڈی پی) کو زبردست دھچکا لگا۔ ایک دہائی بعد اب برطانوی عوام کو احساس ہو چکا ہے کہ بریگزٹ ایک تاریخی بھول تھی۔ حالیہ رائے عامہ کے جائزوں سے اشارہ ملتا ہے کہ اگر آج دوبارہ ریفرنڈم کرایا جائے تو برطانوی شہری یورپی یونین میں دوبارہ شامل ہونے کے حق میں فیصلہ کن ووٹ دیں گے۔ 2 سال قبل برطانیہ کی لیبر پارٹی زبردست اکثریت کے ساتھ اقتدار میں آئی تھی۔ اس کے وزیر اعظم کیر اسٹارمر نے عوام کی اس خواہش کو بھانپ لیا تھا، لیکن لیبر پارٹی کے انتخابی منشور میں اسے واضح طور پر مسترد کیا گیا تھا۔ یہ ایک ایسا وعدہ تھا جسے اسٹارمر توڑ نہیں سکتے تھے، اس کے باوجود انھوں نے کچھ ضروری اشیا کے لیے یورپی یونین کے ساتھ تجارت کی راہ آسان بنائی۔ ان کے جانشیں اینڈی برنہم یورپی یونین کے ساتھ دوبارہ ہم آہنگی پیدا کرنے کی ضرورت کے بارے میں کہیں زیادہ کھل کر اظہار خیال کرتے رہے ہیں۔ حال ہی میں برطانوی پارلیمنٹ کے ایوان زیریں، ہاؤس آف کامنز میں اپنی تقریر کے دوران انھوں نے کہا کہ مستقبل کے تعلقات کے امکانات تلاش کرنے کے لیے 20 نومبر کو برطانیہ اور یورپی یونین کے درمیان ایک سربراہی اجلاس منعقد کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ ''اگر ہم اقتصادی ترقی کو رفتار دینے، امیگریشن پر قابو پانے اور اپنی اقدار وسلامتی کے معاملے میں واقعی سنجیدہ ہیں تو یہ ایسی بات چیت ہے جسے ہمیں آگے بڑھانا ہی ہوگا۔'' انھوں نے زور دے کر کہا کہ ''ہماری فوری ترجیح اس سربراہی اجلاس کے کامیاب نتائج حاصل کرنا ہے اور میرا ماننا ہے کہ اس کے بعد ہمیں طویل مدتی تعلقات کے مختلف متبادل پر سنجیدہ بات چیت شروع کرنی چاہیے۔''

برنہم دراصل اسٹارمر کے اس موقف پر قائم رہے کہ 2029 میں ہونے والے اگلے عام انتخابات سے پہلے یورپی یونین میں واپسی نہیں ہوگی۔ تاہم، اس عمل کو تیز کرنے کے لیے قبل از وقت انتخابات کرانے کا اختیار برنہم کے پاس ہے۔ انھوں نے اس کا واضح اشارہ دیتے ہوئے کہا کہ ''ہر قدم پر برطانوی عوام ہی سب سے مقدم ہوں گے اور مجھے پورا یقین ہے کہ عوامی رائے اس وقت اسی عملی نقطۂ نظر کے ساتھ ہے جس کی میں تجویز پیش کر رہا ہوں۔'' جون 2016 کے اس بدقسمت دن، جب برطانیہ نے یورپی یونین سے باہر نکلنے کا فیصلہ کیا تھا، اس وقت بزرگ آبادی، سفید فام محنت کش طبقے اور برطانوی ہندوستانیوں کے ایک حصے نے فیصلہ پلٹنے میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ دوسری جانب، یورپی یونین میں برقرار رہنے کے فیصلے کو یقینی سمجھ کر مطمئن نوجوان جشن منانے میں مصروف رہے اور گھروں سے باہر نہیں نکلے۔ اب وہ شدید مایوس ہیں، کیونکہ وہ یورپی یونین کے ممالک میں بلا روک ٹوک آجا نہیں سکتے اور انھیں یورپی ہوائی اڈوں پر لمبی قطاروں میں کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ وہ پرانے نظام میں واپس لوٹنے کے لیے بے تاب ہیں، جسے تمام اشاروں کے مطابق یورپی ممالک بھی پسند کریں گے۔

امیگریشن اس وقت برطانیہ کا ایک سلگتا ہوا مسئلہ ہے۔ انتہائی دائیں بازو کی جماعت 'ریفارم یو کے' کی تیزی سے بڑھتی ہوئی حمایت کی بنیاد غیر ملکیوں کو ملک سے باہر رکھنے پر قائم ہے۔ جب پارلیمنٹ میں پوچھا گیا کہ کیا برطانوی انتظامیہ کے لیے اب اپنی سرحدوں پر کنٹرول رکھنا زیادہ مشکل ہوگیا ہے تو برنہم نے جواب دیا کہ ''امیگریشن کو کنٹرول کرنے کے معاملے میں آج ہماری صورت حال ٹھیک دس سال پہلے کے مقابلے میں کہیں زیادہ کمزور ہے۔'' اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بریگزٹ کے بعد برطانیہ کا 'یوروڈیک' ڈاٹا بیس سے رابطہ ٹوٹ گیا، جس میں پناہ گزینوں کا بایومیٹرک ڈیٹا درج رہتا ہے۔ ریفارم، جو اس وقت 'بریگزٹ پارٹی' کے نام سے کام کر رہی تھی، لوگوں کی آزادانہ نقل وحرکت کی سخت مخالف تھی، جس کا احترام کرنا یورپی یونین کے ہر رکن ملک کے لیے لازمی تھا۔ برطانیہ میں آج بھی یہ ایک انتہائی حساس موضوع ہے۔ اسی لیے ہاؤس آف کامنز میں برنہم سے براہ راست سوال کیا گیا کہ کیا وہ 'آزادانہ نقل وحرکت بحال نہ کرنے' کی تصدیق کریں گے؟ انھوں نے جواب دیا، 'ہمیں طویل مدتی تعلقات کے لیے دستیاب متبادل کا جائزہ لینا ہوگا۔' یورپی یونین کے ساتھ برطانیہ کے دوبارہ انضمام کے سوال پر ریفارم پارٹی اب دفاعی موقف اختیار کرنے لگی ہے۔ وہ جانتی ہے کہ اپنے کٹر حامیوں کو چھوڑ کر اس کا پرانا موقف اب اپنی ساکھ کھو چکا ہے۔

برنہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ برطانوی شہری معاشی تنگی سے چھٹکارا چاہتے ہیں اور وہ تقریباً اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ یورپی یونین میں دوبارہ شامل ہونا ہی اس کا حل ہے۔ مشاورتی فرم 'فرنٹیئر اکنامکس' کے ایک مطالعے کے مطابق، یورپی یونین سے دوبارہ وابستگی اختیار کرنے سے طویل مدت میں برطانیہ کی جی ڈی پی میں 5.2 سے 6.3 فیصد تک اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس لیے برطانیہ اور یورپی یونین کے تعلقات کی نئی تشکیل اب یقینی دکھائی دیتی ہے، اگر چہ فی الحال ہمیں نئے نظام کی حقیقی شکل کا درست اندازہ نہیں ہے۔

بی جے پی حکومت پر عوام کا خوف، نیند حرام

پروفیسر اپوروانند

دارالحکومت دہلی میں 10 اکتوبر کو جو مناظر دیکھے گئے اس سے یہ پوری طرح واضح ہوگیا کہ بی جے پی حکومت کی جانب سے اب عوام کو ایک لمحہ کی راحت نہیں دی جائے گی۔ دہلی کی سڑکوں پر طلباء وطالبات اور سیاسی قائدین وکارکن جس طرح سڑکوں پر نکل آئے اور مودی حکومت نے ان پر قابو پانے جس انداز میں ہزاروں کی تعداد میں پولیس والوں کو اُتارا اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس (حکومت) کی نیند حرام ہوچکی ہے۔ اُسے ہر طرف اپنے مخالفین دکھائی دے رہے ہیں۔ اُن کے نعرے سنائی دے رہے ہیں اور اسے اس بات کا احساس بھی ہوچلا ہے کہ ناراضگی واختلاف رائے کے بھوت اُس کا پیچھا اُس کا تعاقب کررہے ہیں۔

دہلی میں دیکھا گیا کہ سڑکوں کے انٹری پوائنٹس (داخلی راستوں) کو بھاری رکاوٹوں کے ذریعہ بند کردیا گیا۔ ہزاروں کی تعداد میں پولیس والوں کو چوکس کردیا گیا۔ غرض اس بات کو یقینی بنانے کی پوری پوری کوشش کی گئی کہ کوئی بھی سڑکوں پر نقل وحرکت نہ کرسکے اور جس نے ان سڑکوں سے گذرنے کی ہمت کی اُن سے پوچھ گچھ کی گئی، سوالات کئے گئے اور اکثر کو واپس ہونا پڑا۔ اگر پولیس اہلکار کو کسی کے جواب میں کوئی مشکوک بات محسوس ہوتی تو اُسے واپس بھیج دیا جاتا۔ تاہم یہ بات صاف نظر آرہی تھی کہ وہاں پیدل چلنے والے ہر شخص کو مشتبہ سمجھا جارہا تھا۔

میرے شاگردوں نے مجھے بتایا کہ اُنھیں منٹو برج سے حراست میں لئے گئے کچھ لوگوں کے بارے میں معلوم ہوا جہاں وہ پکوڑے کھارہے تھے۔ انھوں نے دیکھا کہ ایک نوجوان کو قریب میں واقع ایک پبلک ٹوائلٹ سے گھسیٹ کر باہر نکالا گیا جہاں وہ ضرورت سے فارغ ہونے کیلئے گیا ہوا تھا۔ ہم دہلی یونیورسٹی کے شمالی کیمپس میں رہتے ہیں میں اور میری بیوی سوچ رہے تھے کہ ہم احتجاجی مقام تک کیسے پہنچ پائیں گے۔ ہمیں اچھی طرح پتہ تھا کہ احتجاج کے مقام تک پہنچنا تقریباً ناممکن ہوگا اس کے علاوہ مجھے کولکتہ جانے کیلئے اپنی پرواز پکڑنی تھی اس لئے حراست میں لئے جانے کا خطرہ مول لینا زیادہ دانشمندی نہیں تھی۔ اس کے باوجود ہم احتجاج میں شریک ہونا چاہتے تھے۔

ہماری صبح کا آغاز ایک دوست کے پیغام سے ہوا جو یہ جاننے کی خواہاں تھی کہ ہم خیر وعافیت سے ہیں یا نہیں۔ انھوں نے اپنے چند دوسرے دوستوں کو بھی پیغامات بھیجے تھے لیکن اُن کی جانب سے کوئی جواب نہیں آیا تھا۔ میں نے اُنھیں بتایا کہ ممکن ہے ان لوگوں نے اپنے فون بند کردیئے ہوں کیونکہ پولیس ناراض عناصر یا اختلاف رائے رکھنے والے تمام مشہور لوگوں کی تلاش میں تھی۔ اُس کے بعد ہماری ایک اور دوست جو ایک سینئر وکیل ہیں، انھوں نے فون کیا وہ یہ جاننا چاہتی تھیں کہ جنتر منتر تک کیسے پہنچا جاسکتا ہے؟ انھوں نے کہا کہ اگر گاڑیوں کو وہاں تک جانے کی اجازت نہیں دی جارہی ہے تو وہ پیدل چل کر پہنچ جائیں گے۔ پھر ہمارے فون کی گھنٹی بجی وہ فون گیتا سہگل کا تھا جو مشہور ومعروف مصنفہ نین تارا سہگل کی دختر ہیں۔ سہگل یہ جاننا چاہتی تھیں کہ دہلی میں دن بھر کے واقعات کس طرح آگے بڑھ رہے ہیں۔ وہ جن کی ماں کو ہندوستان کی عظیم خواتین میں شمار کیا جاتا ہے، نوجوانوں تک اپنی دعائیں پہنچانے کیلئے فون کررہی تھیں جو ایک طاقتور حکومت اداروں اور افراد کے خلاف جدوجہد کررہے تھے۔

ہمارے ذہنوں میں یہ سوال ضرور اُبھرتا رہا کہ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ ہم جانتے تھے کہ دہلی، بنگال، گجرات، مدھیہ پردیش اور ملک کی دوسری ریاستوں اور شہروں کی سڑکوں اور گلیوں میں پولیس پہلے ہی گشت کررہی تھی۔ وہ ہر نوجوان کی بڑی باریک بینی سے تلاش لے رہی تھی اور اس بات کا اندازہ لگانے کی کوشش کررہی تھی کہ آیا وہ 10 اکتوبر کو جنتر منتر پر ہونے والے احتجاج میں شریک ہونے کیلئے جارہا ہے یا نہیں۔

حکومت کی نظر میں ہر شخص احتجاجی: دہلی پولیس، شہر کی سڑکوں پر قدم رکھنے والے ہر شخص پر کڑی نظر رکھے ہوئے تھی۔ وہ اس بات کا جائزہ لے رہی تھی کہ کہیں وہ جنتر منتر کی طرف تو نہیں جارہے ہیں۔ ایسے میں حکومت کی نظروں میں ہر کوئی امکانی احتجاجی نظر آرہا تھا۔ دہلی کو فوجی چھاؤنی میں تبدیل کردیا گیا۔ احتجاجیوں پر قابو پانے مغربی بنگال، جموں وکشمیر اور چھتیس گڑھ سے پولیس والوں کو طلب کیا گیا تھا جبکہ 20 ہزار سے زائد پولیس اہلکار دہلی میں پہلے ہی سے تعینات تھے اور مزید 12 ہزار پولیس والوں کو دہلی لایا جارہا ہے۔ تازہ ترین رپورٹس کے مطابق سنٹرل آرمڈ فورسس کی 221 کمپنیاں دہلی پولیس کیلئے دستیاب رکھی گئیں۔

گرفتار شدگان کو رکھنے کی خاطر دس مراکز حراست کو بھی بالکل تیار رکھا گیا۔ ٹیکسی کمپنیاں جیسے اولا اور اوبر سے کہہ دیا گیا تھا کہ وہ اپنی گاڑیوں کو دہلی کی سڑکوں سے دور رکھیں۔ حد تو یہ ہے کہ ہوٹل والوں سے کہہ دیا گیا تھا کہ وہ 10 اکتوبر اور اس سے ایک دو دن پہلے مہمانوں کو نہ رکھیں۔ شہر کے دو اہم ریلوے اسٹیشنوں کو بند کردیا گیا اور وہاں سے آنے اور جانے والی ٹرینیں منسوخ کردی گئیں۔ 57 میٹرو اسٹیشنوں کو بھی بند کردیا گیا۔ ہر سڑک پر بے شمار رکاوٹیں دیکھی گئیں۔ یہاں تک کہ دوکانات اور ریسٹورنٹس مالکین کو بھی دوکانات اور ریسٹورنٹس جلد بند کرنے کی ہدایت دی گئی۔

واضح رہے کہ دہلی کے اکثر علاقوں میں انٹرنیٹ سرویس بھی بند کردی گئی جبکہ دہلی یونیورسٹی کی کلاسس آن لائین کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انٹرنیٹ ہی بند ہو تو آن لائین کلاسس کا کیسے انعقاد عمل میں آئے؟ اس سوال کا کوئی جواب نہیں۔ یونیورسٹی کیمپس کے اطراف واکناف پولیس کی بھاری تعداد تعینات کی گئی۔ حکومت اس خوف وخدشہ میں مبتلا ہوگئی کہ کالجس اور یونیورسٹی کے کیمپس کہیں احتجاجی مراکز میں تو تبدیل نہیں ہوجائیں گے۔ اس لئے کلاسس کو آن لائین کردیا گیا۔ دوسری طرف سیاسی جماعتوں کے دفاتر کو بھی پولیس کی بھاری جمعیت نے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا۔

کئی یوٹیوبرس نے الزام عائد کیا کہ اُنھیں فون کرکے جنتر منتر جانے اور حکومت کی تائید وحمایت میں ویڈیوز بنانے کی ہدایت دی گئی اس کیلئے اُنھیں رقم بھی ادا کی گئی۔ اب یہ واضح ہوگیا کہ حکومت کو اس کی اپنی عوام پر بھروسہ نہیں یا حکومت عوام کے بھروسہ سے محروم ہوگئی۔ حکومت کے حامیوں جن میں سے کئی کو مبینہ طور پر رقم دی گئی کھلے طور پر نہ صرف ویڈیوز بنارہے ہیں بلکہ جنتر منتر اور اطراف واکناف گھومتے دیکھے گئے۔ وہ کھلے عام حکومت کے مخالفین کو ایک عبرت ناک سبق سکھانے کی دھمکیاں دے رہے تھے۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تشدد برپا کرنے کی دھمکیاں دینے والے غنڈوں اور ٹھگوں کو پولیس نے گرفتار کیوں نہیں کیا۔ وہ اُنھیں گرفتار کرنے سے گریز کیوں کررہی ہے۔ پولیس نوجوانوں کو گھروں سے گرفتار کررہی ہے۔ وہ اُن پر احتجاج میں شرکت کرنے کا شک کررہی ہے لیکن دوسری طرف اُسی پولیس نے غنڈوں کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ آیا وہ اس لئے اُنھیں چھوٹ دے رہی ہے کیونکہ وہ پولیس کے دوست ہیں۔ یہ عناصر وہ لوگ ہیں جنھوں نے یہ نعرے لگائے کہ دہلی پولیس لاٹھیاں چلاؤ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ایسے میں جن لوگوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں تھیں وہ آزاد رہے اور جن کے پاس سوچ وفکر کا ہتھیار تھا اُنھیں گرفتار کیا گیا، حراست میں لیا گیا، ہزاروں نوجوانوں کی گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ کئی مکانات میں پولیس نے کیمپ قائم کردیئے اور وہاں زبردستی بیٹھے رہے جو یقیناً پولیس کا غیر قانونی عمل ہے اور پچھلے 12 تیرہ برسوں سے ایسا ہی ہورہا ہے۔☆☆☆

مضمون ومراسلہ نگار کی آراء سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں

مالک، پبلشر، پرنٹر وایڈیٹر تقدیس فاطمہ رضوی نے گروپ 5 پبلی کیشن 55 بی۔ وزیر حسن روڈ، لکھنؤ سے چھپوا کر پہلی منزل مسجد نور محل ساکیت پلی نرہی، لکھنؤ سے شائع کیا۔ ریزیڈنٹ ایڈیٹر: ڈاکٹر ہارون رشید
Proprietor, Publisher, Printer and Editor, Taqdees Fatima Rizvi printed at Group 5 Publication, 55B, Wazir Hasan Road, Lucknow, and published from Masjid Noor Mahal, First Floor, Saket Palli Narhi, Lucknow. , Resident Editor: Dr. Haroon Rasheed, avadhnama@gmail.com, Ph:0522-3506829, 9335135181

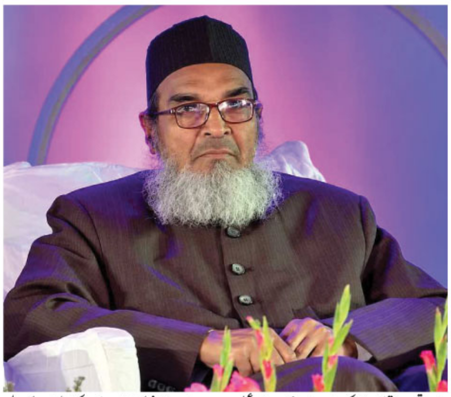

چراغِ علم وشفقت

ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ

سید محمد عمیر حسینی ندوی

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی ؒ کی علمی زندگی کا ایک اہم باب عربی صحافت سے تعلق رکھتا ہے۔ تقریباً 1955ء میں حضرت مولانا سید محمد الحسنی رحمہ اللہ نے عربی مجلہ البعث الإسلامي جاری کیا تو حضرت ڈاکٹر اعظمی ندوی ؒ بھی اس سے وابستہ رہے اور ادارت کے کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ بعد ازیں حضرت مولانا سید محمد الحسنی رحمہ اللہ کے 1978ء میں انتقال کے بعد آپ نے اس مجلے کی ادارتِ اعلیٰ (رئیس التحریر) کی ذمہ داری سنبھالی۔ جو آپ کی علمی زندگی کے ایک طویل اور اہم دور کو واضح کرتی ہے۔ کیونکہ کسی علمی مجلے کی ادارت محض مضامین جمع کرنے یا صفحات مرتب کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک سنجیدہ فکری ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس میں موضوعات کا انتخاب، علمی معیار کی حفاظت، زبان وبیان کی اصلاح، مضامین کے استدلال کا جائزہ اور قارئین کے علمی ذوق کی تشکیل جیسے متعدد امور شامل ہوتے ہیں۔

بلاشبہ کسی علمی شخصیت کی عظمت کا اندازہ صرف اُس کے عہدِ حیات میں حاصل ہونے والی شہرت سے نہیں لگایا جاسکتا، بلکہ اُس کے علمی آثار، فکری خدمات، اپنے شاگردوں کی تربیت اور اُس روایت سے لگایا جاتا ہے جسے وہ اپنے بعد آنے والی نسلوں کے لیے چھوڑ جاتی ہے۔ تاریخی نقطہ نظر سے بعض شخصیات ایسی ہوتی ہیں جن کی زندگی کئی علمی جہات کو اپنے اندر سموئے ہوئے ہوتی ہے۔ اُن کی شخصیت میں تدریس بھی ہوتی ہے، تصنیف بھی، تحقیق بھی ہوتی ہے، دعوت بھی، زبان وادب کا ذوق بھی ہوتا ہے اور نسلوں کی علمی تربیت کا شعور بھی۔ ایسی شخصیات میں شمار ہوتا ہے ہمارے استاذِ محترم، مرشد ومربی، مشفق وکرم فرما جناب حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی شخصیت یہاں محتاج تعارف نہیں۔ آپ ایک ممتاز عالمِ دین، عربی زبان وادب کے صاحبِ ذوق ادیب، مایہ ناز مصنف، مشہور صحافی، کامیاب مدرس، بے لوث داعی اور معروف سابق مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ تھے۔ آپ کی علمی زندگی کا دائرہ درس وتدریس سے لے کر عربی صحافت تک، تصنیف وتالیف سے لے کر ادارہ جاتی ذمہ داریوں تک اور زبان وادب کی خدمت سے لے کر طلبہ کی تربیت تک پھیلا ہوا ہے، جس کو کبھی فراموش نہیں کیا جاسکتا۔

راقم الحروف کے لیے ایک شاگرد کی حیثیت سے اپنے استاذِ محترم کی شخصیت اور آپ کی گراں قدر خدمات پر قلم اٹھانا محض عقیدت کا اظہار نہیں، بلکہ ایک علمی واخلاقی ذمہ داری بھی ہے۔

کیونکہ کسی بھی استاد کے احسانات وشفقت کا مکمل احاطہ الفاظ میں ممکن نہیں ہوسکتا، لیکن اُن کی زندگی کے روشن پہلوؤں کو محفوظ کرنا، اُن کے علمی کاموں کا تعارف پیش کرنا، کرانا اور اُن سے حاصل ہونے والے اسباق کو نئی نسل تک پہنچانا، یقیناً ایک مفید کوشش ضرور کہی جاسکتی ہے۔ اس لحاظ سے حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی علمی زندگی کو اسی تناظر میں سمجھنا چاہیے۔

ابتدائی تعلیم اور ندوۃ العلماء سے وابستگی

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ 14 /مئی 1934ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد ماجد حضرت مولانا محمد ایوب اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ابتدائی مراحل کی تعلیم کے بعد آپ نے جامعہ مفتاح العلوم، مئو سے استفادہ کیا اور عالمیت وفضیلت کی ڈگری (1950ء تا 1951ء) میں حاصل کی۔ پھر 1952ء میں مزید علمی تحصیل کے لیے دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ تشریف لائے۔ اور یہاں تخصص فی الأدب میں داخلہ لیا۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء میں آپ کو اپنے عہد کے ممتاز اہلِ علم سے استفادے کا موقع ملا۔ اس طرح جہاں آپ نے یہاں دو سال (1952ء تا 1954ء) بحیثیت ممتاز طالب علم کے گزارے۔ وہیں آپ نے عربی زبان وادب اور اسلامی علوم کے میدان میں اسی علمی ماحول سے استفادہ کیا اور اپنی صلاحیتوں کو پروان چڑھایا۔

1954ء میں دارالعلوم ندوۃ العلماء سے فراغت کے بعد آپ اسی ادارے سے 1955ء میں تدریسی خدمات انجام دینے کے لیے وابستہ ہوگئے۔ اس طرح ندوہ سے آپ کا تعلق صرف طالب علمی تک محدود نہ رہا، بلکہ آپ کی پوری عملی زندگی اس ادارے کی علمی وتعلیمی روایت سے مربوط ہوگئی۔

اس طرح یہ تعلق اس حقیقت کی بھی نشان دہی کرتا ہے کہ بعض ادارے انسان کی زندگی میں صرف حصولِ علم کا ذریعہ نہیں ہوتے، بلکہ اُس کی فکری شناخت، علمی ترجیحات اور عملی زندگی کی سمت متعین کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی زندگی میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کی حیثیت اسی نوعیت کی تھی۔

درس وتدریس اور شخصیت سازی

کسی مدرس کی عظمت کا اندازہ صرف اس بات سے نہیں ہوتا کہ اس نے کتنی کتابیں پڑھائیں، بلکہ اس سے بھی ہوتا ہے کہ اس نے اپنے شاگردوں میں علم کا ذوق، زبان کی صلاحیت، مطالعے کی عادت اور فکر کی پختگی کس حد تک پیدا کی۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی زندگی کا ایک اہم پہلو عربی زبان وادب کی تدریس تھا۔ آپ نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں طویل عرصے تک تدریسی خدمات انجام دیں اور عمید کلیۃ اللغۃ العربیۃ وآدابھا (1993ء تا 1999ء) کی حیثیت سے شعبۂ عربی زبان وادب سے گہری وابستگی رہی۔

علاوہ ازیں آپ کے بے شمار شاگردوں کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ عربی ادب، شعری ذوق اور عربی تعبیر وانشاء کی تربیت کو آپ کی تدریسی زندگی میں اہم مقام حاصل تھا۔

اسی طرح آپ کے علمی مزاج کا ایک اہم پہلو یہ بھی تھا کہ عربی زبان کو محض نصابی مضمون کے طور پر نہیں، بلکہ ایک زندہ ادبی وعلمی روایت کے طور پر سمجھا اور پڑھایا جائے۔

اس لیے کہ ایک کامیاب استاذ کا اصل کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے طالب علم کو کتاب کے متن تک محدود نہ رکھے، بلکہ اسے عبارت کے حسن، اسلوب کی نزاکت، زبان کی صحت اور فکر کی گہرائی تک پہنچانے میں معین ومددگار ہو۔ اسی وجہ سے عربی زبان وادب کی تعلیم میں یہ پہلو خاص اہمیت رکھتا ہے، کیونکہ اس میں زبان دانی کے ساتھ ذوقِ ادب، شعری فہم اور اسلوب شناسی بھی درکار ہوتی ہے۔

اس کی منفرد مثال حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی دی جائے تو کچھ غلط نہ ہوگا۔ اس لیے کہ آپ کی تدریسی خدمات میں طلبہ کی زبان وتحریر کی اصلاح اور عربی تعبیر وانشاء کی تربیت کا ذکر دو دو چار کی طرح واضح ہے۔

عربی زبان وادب سے گہرا تعلق

یقیناً عربی زبان اسلامی علمی روایت کا ایک بنیادی وسیلہ ہے۔ جہاں قرآن مجید، حدیث، تفسیر، فقہ، سیرت اور اسلامی فکر کا ایک وسیع ذخیرہ اسی زبان میں محفوظ ہے۔ وہیں ڈاکٹر صاحب اس میدان کے شہسوار کہے جاتے ہیں۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی شخصیت کا مزید ایک نمایاں پہلو عربی زبان میں تحریر وتقریر کی صلاحیت تھا۔ آپ کی علمی زندگی میں عربی زبان وادب اور عربی صحافت کو ایک اہم مقام حاصل رہا۔ جبکہ آپ کی تحریروں کے ذریعے عربی زبان وادب میں اسلامی فکر اور علمی موضوعات کی پیش کش کا سلسلہ تاحیات جاری بھی رہا۔

اس اعتبار سے آپ کی زندگی آج کے عربی طلبہ کے لیے ایک اہم پیغام رکھتی ہے۔ زبان پر عبور حاصل کرنے کے لیے قواعد کی تعلیم کے ساتھ مسلسل مطالعہ، ادبی متون سے واقفیت، تحریری مشق اور علمی ماحول سے وابستگی ضروری ہے۔

ماہنامہ البعث الإسلامي اور عربی صحافت میں خدمات

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی علمی زندگی کا ایک اہم باب عربی صحافت سے تعلق رکھتا ہے۔ تقریباً 1955ء میں حضرت مولانا سید محمد الحسنی رحمہ اللہ نے عربی مجلہ البعث الإسلامي جاری کیا تو حضرت ڈاکٹر اعظمی ندویؒ بھی اس سے وابستہ رہے اور ادارت کے کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ بعد ازیں حضرت مولانا سید محمد الحسنی رحمہ اللہ کے 1978ء میں انتقال کے بعد آپ نے اس مجلّے کی ادارتِ اعلیٰ (رئیس التحریر) کی ذمہ داری سنبھالی۔

جو آپ کی علمی زندگی کے ایک طویل اور اہم دور کو واضح کرتی ہے۔ کیونکہ کسی علمی مجلّے کی ادارت محض مضامین جمع کرنے یا صفحات مرتب کرنے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک سنجیدہ فکری ذمہ داری ہوتی ہے۔ اس میں موضوعات کا انتخاب، علمی معیار کی حفاظت، زبان و بیان کی اصلاح، مضامین کے استدلال کا جائزہ اور قارئین کے علمی ذوق کی تشکیل جیسے متعدد امور شامل ہوتے ہیں۔

البعث الإسلامي عربی زبان میں علمی و دعوتی موضوعات کی اشاعت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس کے ذریعے برصغیر کے اہلِ علم کے افکار عرب دنیا کے قارئین تک پہنچے اور پہنچ رہے ہیں۔ جس سے علمی رابطوں کو بھی فروغ مل رہا ہے۔ حضرت اعظمی ندویؒ کی طویل اداریاتی وابستگی اس میدان میں آپ کی بے پناہ محنت اور عمیق علمی دلچسپی کی نشان دہی کرتی ہے۔

حضرت ڈاکٹر سعید اعظمی ندویؒ کی صحافتی خدمات کے تعلق سے البعث الإسلامي، الرائد، تعمیر حیات، ودیگر اُردو، عربی رسائل کے مختلف شماروں میں آپ کے اداریوں اور آپ کے شائع شدہ مضامین کا ایک مختصر جائزہ لینا ہی کافی ہے۔

دارالعلوم ندوۃ العلماء کی اہتمامی وتعلیمی ذمہ داریاں

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ نے درس و تدریس کے ساتھ ساتھ دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اہتمام کی ذمہ داریاں بھی بحسنِ خوبی انجام دیں۔ سن 2000ء میں آپ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے منصبِ اہتمام پر فائز ہوئے اور تاحیات اس ذمہ داری سے وابستہ رہے۔

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید اعظمی ندویؒ کی شخصیت میں جہاں ایک طرف درس و تدریس، عربی ادب، صحافت اور اہتمامی امور کا امتزاج نمایاں تھا۔ وہیں دوسری طرف آپ کے بے شمار تجربات نے آپ کی علمی زندگی کو متعدد جہات عطا کیں۔ آپ کی خدمات کا منصفانہ جائزہ لینے کے لیے آپ کے مختلف مناصب اور ان سے وابستہ کاموں کو الگ الگ سمجھنے کے ساتھ ان کے باہمی تعلق کو بھی پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔

مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ سے تعلق اور علمی تربیت

حضرت ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی علمی زندگی کا ایک اہم پہلو مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی رحمہ اللہ سے تعلق اور استفادہ بھی تھا۔ آپ کو طالب علمی کے زمانے سے مفکرِ اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی رہنمائی اور سرپرستی حاصل رہی۔

حضرت مولانا ڈاکٹر اعظمی ندویؒ کی تصنیف 48 سال شفقتوں کے سائے میں اسی طویل تعلق اور استفادے کی ایک اہم یادگار ہے۔ اس کتاب کے عنوان ہی سے ایک شاگرد اور مربی کے درمیان دیرپا علمی و روحانی تعلق کا پہلو سامنے آتا ہے۔

تصانیف اور علمی آثار

حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندویؒ کی علمی وادبی شخصیت کا تعارف آپ کی تصانیف کے ذکر کے بغیر مکمل نہیں ہوسکتا۔ آپ کی کتابوں میں عربی زبان و ادب، اسلامی فکر، سیرت، ندوۃ العلماء کی علمی ترجمانی اور دعوتی موضوعات سے متعلق تصنیف وتالیف شامل ہیں۔

جبکہ چند اہم تصانیف یہاں قابلِ ذکر ہیں۔

عربی تصانیف:

شعراء الرسول في ضوء الواقع والقريض

الدعوة الاسلامية : منجزات، مشكلات طرق المعالجة

ساعة مع العارفين (دو حصے)

صور من واقع الدين

اردو تصانیف:

48 /سال شفقتوں کے سائے میں

اسلام اور مغرب

اُسوہ حسنہ کے آئینہ میں

اسلامی ثقافت اور ندوۃ العلماء

علم التصریف۔ وغیرہ۔۔۔۔

درج بالا تصانیف سے آپ کی علمی دلچسپیوں کے مختلف دائرے سامنے آتے ہیں۔

قرآن کریم سے تعلق

قرآن مجید سے تعلق ہر مسلمان کے لیے بنیادی اہمیت رکھتا ہے، لیکن اہلِ علم کے لیے اس تعلق کی ذمہ داری مزید بڑھ جاتی ہے۔ قرآن مجید کی جہاں تلاوت محبوب ترین عمل ہے وہیں فہم، تدبر، اخلاقی تربیت اور عملی رہنمائی بھی مطلوب ہوتی ہے۔ اس کی ایک بولتی تصویر حضرت مولانا ڈاکٹر سعید اعظمی ندویؒ کی ہے۔

حضرت مولانا اعظمیؒ سے ناچیز کی یادگار ملاقاتیں

سن 2012ء/ 2013ء کا زمانہ ناچیز کے لیے خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ ان دنوں ناچیز مرکزی جمعیۃ اہل اصلاح کا ناظم تھا۔ اسی دوران جنوری 2013ء میں حضرت مولانا سید عبداللہ محمد الحسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحۂ ارتحال پیش آیا۔ اس موقع پر مختلف مقامات پر تعزیتی اجلاس منعقد ہوئے۔ انہی میں ایک تعزیتی جلسہ مرکزی جمعیۃ الاصلاح کے جمالیہ ہال میں بعد نمازِ مغرب، جناب مولانا ڈاکٹر ہارون رشید ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں منعقد ہوا، جس کی نظامت کی سعادت ناچیز کو حاصل ہوئی۔

صدارتی خطاب کے علاوہ اس موقع پر دیگر اساتذۂ کرام، مثلاً حضرت مولانا نذر الحفیظ ندوی رحمۃ اللہ علیہ اور جناب مولانا محمد فیصل ندوی بھٹکلی صاحب حفظہ اللہ وغیرہ نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار فرمایا۔ طلبۂ دارالعلوم ندوۃ العلماء کی جانب سے حضرت مولانا سید عبداللہ محمد الحسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور خدمات پر تقریباً گیارہ مقالات پیش کیے گئے، جن میں مولانا مرحوم کی گراں قدر علمی، دعوتی اور تربیتی خدمات کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا۔ اس طرح یہ جلسہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے ایک منفرد حیثیت اختیار کر گیا۔ اس موقع پر جناب مولانا محمد فیصل بھٹکلی ندوی صاحب نے اپنے تاثراتی کلمات میں بھی اس جلسے کو اس نوعیت کا ایک منفرد جلسہ قرار دیا۔

بعد ازیں حضرت مولانا نذر الحفیظ ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی جلسے کا تذکرہ حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی رحمۃ اللہ علیہ، سابق ناظم ندوۃ العلماء، کی مجلس میں فرمایا۔ اس مجلس میں حضرت مہتمم صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف فرما تھے۔ اس موقع پر موجود تمام حضرات نے خوشی کا اظہار فرمایا اور دعاؤں سے نوازا۔

اس واقعہ کے دو چار روز بعد ناچیز اپنے کسی کام سے جا رہا تھا کہ حضرت مہتمم صاحب نے دور سے دیکھ کر بلا بھیجا۔ اگرچہ حضرت سے دارالعلوم کے دفتر اور مسجد میں متعدد مرتبہ ملاقات کا اتفاق ہو چکا تھا، لیکن بحیثیت ناظم جمعیۃ الاصلاح، دفتر البعث الاسلامی میں یہ پہلی ملاقات تھی۔

حضرت نے ابتدا میں قدرے سخت انداز میں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اتنا بڑا جلسہ منعقد کر لیا اور ہمیں اطلاع تک نہیں دی، (چونکہ مہتمم دارالعلوم ندوۃ العلماء، مرکزی جمعیۃ الاصلاح اور دیگر ذیلی انجمنوں کے صدر بھی ہوتے ہیں،) اس لیے آپ کا یہ استفسار بجا تھا کہ جلسے کی اطلاع آپ کو کیوں نہیں دی گئی؟۔

ناچیز نے عرض کیا، حضرت آپ کی معلومات کے لیے عرض ہے کہ ہم نے ایک مختصر سا تعزیتی جلسہ رکھا تھا، لیکن یہ اندازہ نہیں تھا کہ یہ جلسہ اس رخ اور اس انداز سے آگے بڑھے گا۔ اس لیے اس بار اس کوتاہی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

میری اس وضاحت کے بعد حضرت نے خوشی کا اظہار فرمایا، خوب دعاؤں سے نوازا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آئندہ ایسے جلسوں میں ہمیں بھی بلایا کریں۔

یہ ملاقات میرے لیے ایک یادگار واقعہ ثابت ہوئی۔ اس کے بعد حضرت کی خدمت میں حاضری اور ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ بالخصوص بعد نمازِ عصر حضرت سے ملنے اور ان کی صحبت سے استفادہ کرنے کا موقع ملتا رہا۔ جمعیۃ الاصلاح کے مجلہ "الاصلاح" کے سلسلے میں بھی بارہا حاضر ہوا۔ حضرت مہتمم صاحب اس موقع پر مجلّے کے بارے میں رہنمائی فرماتے اور اپنے تجربات کی روشنی میں مفید مشوروں سے نوازتے۔

مجلہ "الاصلاح" کے تعلق سے حضرت کے مشورے میرے لیے بڑی قدر و قیمت رکھتے تھے۔ مجلّے کے علمی معیار، موضوعات اور افادیت کے بارے میں آپ کی گفتگو سے اندازہ ہوتا تھا کہ آپ نئی نسل کی فکری وعلمی تربیت کے لیے کس قدر فکر مند تھے۔ آپ کی رہنمائی نے یہ احساس دلایا کہ کسی رسالے کی کامیابی محض اس کی اشاعت میں نہیں، بلکہ اس کے علمی معیار، فکری سنجیدگی اور قارئین کے لیے اس کی افادیت میں مضمر ہوتی ہے۔

ناچیز کے نزدیک حضرت کی عظمت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی تھا کہ آپ اپنے علم وتجربے کو دوسروں تک پہنچانے میں بخل سے کام نہیں لیتے تھے۔ آپ کی شفقت دل کو حوصلہ دیتی، جب کہ آپ کے مخلصانہ مشورے کام کو مزید بہتر بنانے کا جذبہ پیدا کرتے تھے۔ آپ کی ذات میں علمی وقار کے ساتھ شفقت وتواضع کا ایسا امتزاج تھا جو ملنے والوں کے دلوں پر گہرا اثر چھوڑتا تھا۔

یہ ملاقاتیں اور ان سے وابستہ یادیں ناچیز کے لیے ہمیشہ قیمتی سرمایہ رہیں گی۔ حضرت کی شفقت، رہنمائی اور دعاؤں نے جس طرح اس دور میں حوصلہ بخشا، اس کی یاد آج بھی دل میں تازہ ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولانا ڈاکٹر سعید الرحمن اعظمی ندوی رحمہ اللہ کی مغفرت فرمائے، آپ کی لغزشوں سے درگزر فرمائے، آپ کی قبر کو نور سے منور فرمائے، آپ کی علمی ودینی خدمات کو شرفِ قبول عطا فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے اہلِ خانہ، متعلقین، ہم شاگردوں اور محبین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔

نیز اللہ تعالیٰ ہمیں بھی علمِ نافع حاصل کرنے، اس پر عمل کرنے اور اسے آنے والی نسلوں تک دیانت داری کے ساتھ منتقل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوسری اور آخری قسط

سوتیلی چھاؤں کا عذاب

محمد بشیر
پی ایچ ڈی ریسرچ سکالر

ماؤں کے جانے کے بعد بلقیس کو روکنے والا کوئی نہ تھا۔ عرفان کو پچھلے کوٹھے میں ڈال دیا گیا جہاں پرانا سامان رکھا جاتا تھا۔ عالیہ کی کتابیں چھین لی گئیں اور اس کا یونیورسٹی جانا بند کر دیا گیا۔ ایک رات دونوں بہن بھائی اسی کوٹھے میں بیٹھے تھے۔ باہر سرد ہوا چل رہی تھی اور چھت کے کسی سوراخ سے چاند کی ایک باریک لکیر اندر آ رہی تھی۔ عالیہ نے عرفان کا ہاتھ تھاما اور اسے بتایا کہ ایک دن وہ دونوں یہاں سے نکل جائیں گے۔ عرفان نے پوچھا کہ کہاں جائیں گے۔ عالیہ نے کہا کہ ایسی جگہ جہاں کسی کو ان کے وجود پر شرمندگی نہ ہو۔ پھر عرفان نے وہی سوال کر دیا جس کا جواب ہمیشہ اس کے پاس نہیں ہوتا تھا۔

اور ابو؟

عالیہ خاموش ہوگئی۔

اس نے کچھ دیر بعد صرف اتنا کہا:

شاید ایک دن وہ ہمیں پہچان لیں۔

سردیوں کی ایک رات جب ارسلان کی سالگرہ تھی۔ حویلی روشنیوں سے جگمگا رہی تھی، اندر مہمانوں کا ہجوم تھا، موسیقی بج رہی تھی اور میزوں پر کھانے سجے تھے۔ عرفان کچن کے باہر سردی میں کھڑا تھا۔ اس کے بدن پر ایک پرانی قمیض تھی۔ ارسلان نے اسے دیکھا اور غصے میں اس کے ہاتھ پر جلتی ہوئی سگریٹ رکھ دی۔ عرفان کی چیخ نکلی، مگر موسیقی کے شور میں دب گئی۔ عالیہ نے یہ منظر دیکھ لیا۔ وہ بھاگ کر مرکزی ہال میں پہنچی جہاں آپو خالو اپنے مہمانوں کے درمیان بیٹھے تھے۔ اس نے عرفان کا جلا ہوا ہاتھ ان کے سامنے کر دیا۔ چند لمحوں کے لیے پورا ہال خاموش ہوگیا۔

ابو، یہ دیکھیے۔

آپو خالو نے ہاتھ دیکھا، پھر بلقیس کی طرف دیکھا۔

بلقیس نے فوراً کہا:

یہ خود کیا ہے۔

عالیہ نے حیرت سے اسے دیکھا۔

جھوٹ بول رہی ہیں!

آپو خالو کا چہرہ سرخ ہوگیا۔

خاموش رہو!

عالیہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، مگر اس بار وہ پیچھے نہ ہٹی۔

آپ ہمیشہ یہی کہتے ہیں، ابو۔

اس ایک جملے نے عالیہ کے اندر کا غصہ بھڑکا دیا۔

انہوں نے مہمانوں کے سامنے اپنی عزت بچانے کے لیے وہ فیصلہ کر دیا جو ان کی زندگی کی سب سے بڑی شکست بننے والا تھا۔ انہوں نے عالیہ اور عرفان دونوں کو حویلی سے نکل جانے کا حکم دے دیا۔ عرفان دروازے کے قریب پہنچ کر ایک بار پیچھے مڑا، شاید اسے امید تھی کہ باپ اسے واپس بلا لے گا۔ مگر آپو خالو نے نظریں پھیر لیں۔ لوہے کا دروازہ بند ہوا اور دونوں بہن بھائی اندھیری رات میں نکل گئے۔

اس رات عرفان نے راستے بھر ایک لفظ نہیں کہا۔

عالیہ بھی خاموش رہی۔

صرف ان کے قدموں کی آواز سڑک پر سنائی دیتی رہی۔

آپو خالو کے پاس حویلی تو رہ گئی، مگر گھر نہیں رہا۔

بلقیس اور اس کے بیٹوں نے رفتہ رفتہ تمام جائیداد اپنے نام کروا لی۔ جن کاغذات پر کبھی آپو خالو فخر سے دستخط کرتے تھے، وہی کاغذات آخرکار ان کی بے دخلی کا سبب بنے۔ ایک صبح انہیں معلوم ہوا کہ حویلی فروخت ہو چکی ہے اور ان کے بیٹے کسی دوسرے شہر منتقل ہو رہے ہیں۔ انہوں نے ارسلان کو پکارا، پھر فرحان کو، مگر دونوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔ دروازے کے باہر گاڑی کھڑی تھی، سامان رکھا جا رہا تھا اور وہ شخص جس نے پوری عمر اپنے بیٹوں کے لیے دولت جمع کی تھی، پہلی بار یہ سمجھ پایا تھا کہ دولت اولاد نہیں خریدتی۔

کچھ دن بعد وہ حویلی سے بھی نکل گئے۔

وہی دروازہ جس سے کبھی عرفان اور عالیہ کو نکالا تھا، آج ان کے پیچھے بند ہو گیا۔

سڑک پر آ کر انہیں پہلی بار یاد آیا کہ عرفان نے جاتے وقت کیا کہا تھا۔

ابو، سردی بہت ہے۔

وہ رک گئے۔ ان کے ہاتھ کانپنے لگے۔ شاید اس جملے میں اس رات سے زیادہ درد تھا جتنا وہ برسوں بعد سمجھ سکے۔

شہر کی ایک سڑک پر بھوک اور کمزوری سے نڈھال ہو کر وہ ایک دکان کے تھڑے پر گر پڑے۔ سورج تیز تھا، مگر انہیں سردی لگ رہی تھی۔ آنکھیں بند ہونے ہی والی تھیں کہ کسی نے ان کے سر پر سایہ کیا۔ ایک مانوس آواز ان کے کانوں میں پڑی۔

ابو؟

عالیہ کی آواز سن کر آپو خالو نے آنکھیں کھولیں۔ دھندلی نگاہوں کے سامنے عالیہ کا چہرہ ابھر آیا اور اس کے پیچھے عرفان کھڑا تھا۔ آپو خالو کی نظر عرفان کے ہاتھ پر پڑی، جہاں جلنے کا پرانا نشان اب بھی موجود تھا۔ انہوں نے نم آنکھوں سے پوچھا:

"عرفان؟"

"جی، ابو۔" عرفان نے آگے بڑھ کر جواب دیا۔ آپو خالو کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ انہوں نے دھیرے سے پوچھا: "تم نے مجھے پہچان لیا؟"

"عرفان نے نرمی سے کہا، "باپ کو پہچاننے میں دیر نہیں لگتی۔"

عالیہ نے ان کا ہاتھ تھام کر کہا، "چلیے، ابو گھر چلیں۔"

آپو خالو نے کمزور آواز میں پوچھا،

"تمہارے گھر؟" عالیہ نے ان کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑتے ہوئے جواب دیا، "ہمارے گھر۔"

وہ دونوں انہیں اپنے چھوٹے سے کرائے کے مکان میں لے آئے۔ وہاں نہ سنگ مرمر کا فرش تھا، نہ بڑے بڑے کمرے، نہ نوکر، نہ باغ۔ ایک چھوٹا سا صحن تھا، دو کمرے تھے اور دیوار پر زبیدہ کی پرانی تصویر۔ آپو خالو اس تصویر کے سامنے دیر تک کھڑے رہے۔ ان کی آنکھوں میں وہ سارے برس اتر آئے جنہیں انہوں نے دولت، غرور اور ایک نام نہاد وارث کی خواہش میں ضائع کر دیا تھا۔

عرفان نے ان کے لیے دوا رکھی تو آپو خالو نے اس کا جلا ہوا ہاتھ تھام لیا۔

یہ نشان اب بھی دکھتا ہے؟

عرفان نے مسکرا کر کہا:

کبھی کبھی۔

آپو خالو نے سر جھکا لیا۔

کاش میں پہلے سمجھ پاتا۔

عرفان خاموش رہا۔

بولا:

جو گزر گیا، وہ واپس نہیں آتا، ابو۔

آپو خالو کی آنکھیں بھیگ گئیں۔

پھر کیا پایا ہے؟

عرفان نے ان کی طرف دیکھا۔

جو باقی ہے، اسے سنبھال لیجیے۔

صبح ہوتے ہی چھوٹے سے کمرے میں دھوپ پھیل رہی تھی۔ عالیہ کپڑے سکھا رہی تھی اور عرفان چولہے پر چائے بنا رہا تھا۔ آپو خالو چارپائی پر بیٹھے دونوں کو دیکھتے رہے۔ کبھی وہ سوچتے تھے کہ حویلی کی بلند دیواریں ان کی طاقت ہیں، مگر آج انہیں معلوم ہوا کہ دیواریں انسان کو دوسروں سے چھپا سکتی ہیں، اپنے لوگوں کے قریب نہیں لا سکتیں۔

عرفان نے چائے کا کپ ان کے سامنے رکھا اور وہ دیر تک اس کپ کو دیکھتے رہے۔ انہیں اچانک وہ تمام صبحیں یاد آئیں جب عرفان اسی حویلی میں چائے بناتا تھا اور انہیں ڈر کے مارے قریب آنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔

چائے اچھی ہے۔

عرفان مسکرایا۔

پہلے بھی اچھی بناتا تھا۔

آپو خالو نے نظریں جھکا لیں۔

ہاں۔۔۔ پہلے بھی۔

اس مختصر سے جواب کے بعد دونوں خاموش ہوگئے۔

مگر اس خاموشی میں پہلی بار کوئی زہر نہیں تھا۔

باہر صبح کی روشنی پھیل رہی تھی۔ عرفان کے ہاتھ کا پرانا زخم اب بھی موجود تھا، عالیہ کے چہرے پر گزرے ہوئے برسوں کی تھکن تھی، اور آپو خالو کی آنکھوں میں پچھتاوے کی نمی تھی، لیکن ان سب کے بیچ گھر میں ایک ایسی چیز موجود تھی جو پوری حویلی میں کبھی نہ تھی۔

تھی ایک دوسرے کے لیے جگہ۔

آپو خالو نے سر اٹھا کر اپنے بچوں کو دیکھا۔ انہیں محسوس ہوا کہ ساری عمر جس چھاؤں کی تلاش میں وہ زمینیں جمع کرتے رہے، وہ چھاؤں تو ان کے پاس پہلے ہی تھی۔

انہوں نے صرف اسے پہچانا نہیں تھا۔

اور شاید یہی انسان کی سب سے بڑی محرومی ہے کہ کبھی کبھی جس محبت کے لیے وہ پوری زندگی بھٹکتا ہے، وہ اس کے اپنے دروازے پر کھڑی ہوتی ہے، مگر غرور کی اونچی دیوار اسے دکھائی نہیں دینے دیتی۔

9906282957

☆☆☆☆

فارمر آئی ڈی بنانے کا ہدف مقررہ وقت سے پہلے پورا ہوجائے گا: شیوراج

نئی دہلی، 23 اکتوبر (یو این آئی) زراعت و کسانوں کی بہبود اور دیہی ترقی کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے جمعہ کو کہا کہ دسمبر 2027 تک 11 کروڑ فارمر آئی ڈی بنانے کا ہدف مقررہ وقت سے پہلے ہی پورا کرلیا جائے گا۔ سرکاری پریس ریلیز کے مطابق، وی بی-جی رام جی اسکیم کے تحت مزدوروں کی حاضری درج کرنے کے لیے تیار کردہ جدید ایپ جاری کرتے ہوئے مسٹر چوہان نے کہا کہ اب تک 10 کروڑ 99 لاکھ 70 ہزار فارمر آئی ڈیز بنائی جاچکی ہیں اور صرف 30 ہزار مزید آئی ڈیز بننے کے ساتھ ہی ملک 11 کروڑ کا تاریخی ہندسہ عبور کرلے گا۔ اس طرح ملک فارمر آئی ڈی بنانے کا ہدف مقررہ مدت سے ایک سال سے بھی زیادہ پہلے حاصل کرنے کی جانب گامزن ہے۔ قابل ذکر ہے کہ فارمر آئی ڈی، آدھار سے منسلک کسان کی ڈیجیٹل شناخت ہے، جس میں اس کی ذاتی معلومات، زمین کا ریکارڈ، بوئی گئی فصل اور زراعت سے متعلق سرگرمیوں کی تفصیلات درج ہوتی ہیں۔ یہ شناختی کارڈ آدھار کارڈ کی طرز پر خصوصی طور پر کسانوں کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

چین کے تئیں نرمی اور بڑھتے معاشی انحصار پر جواب دیں مودی

کانگریس نے چین کے ساتھ سرحد پر کشیدگی، بڑھتے تجارتی خسارے اور معاشی انحصار پر وزیراعظم نریندر مودی کی خاموشی کو تشویش ناک قرار دیا

نئی دہلی، (یو این آئی) کانگریس نے چین کے ساتھ سرحد پر کشیدگی، بڑھتے تجارتی خسارے اور معاشی انحصار پر وزیراعظم نریندر مودی کی خاموشی کو تشویش ناک قرار دیتے ہوئے اس معاملے پر ان سے واضح جواب دینے کا مطالبہ کیا ہے۔ کانگریس کے شعبۂ مواصلات کے انچارج جے رام رمیش نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر کہا کہ ایک طرف وزیر اعظم کی جانب سے چین کو مسلسل رعایتیں دینے کا سلسلہ جاری ہے، تو دوسری طرف ہندوستان اور چین کی سرحد پر حالیہ جھڑپوں کے دوران انڈو تبتن بارڈر پولیس (آئی ٹی بی پی) کی کارکردگی کی اس کے ڈائریکٹر جنرل نے ستائش کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی اور ان کا پورا نظام اس سنگین معاملے پر خاموشی اختیار کیے ہوئے ہے۔

مسٹر رمیش نے کہا کہ اروناچل پردیش کے تاکسنگ میں تصادم کے بعد گزشتہ ماہ ریاست کے واچا اور دمائی میں کور کمانڈر سطح کی بات چیت ہوئی۔ مقامی لوگوں کے مطابق، لداخ کی طرح ایک بار پھر گشت کے بعض مقامات ہندوستان کے ہاتھ سے نکل گئے ہیں۔ انہوں نے چین کی جانب سے اروناچل پردیش کے شہروں کے نام تبدیل کرنے اور وہاں 60 ہزار میگاواٹ کا ڈیم بنانے کے منصوبے پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ اس سے ماحولیات اور آبی سلامتی کو بڑا خطرہ لاحق ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ چین کے ساتھ ہندوستان کا تجارتی خسارہ مالی سال 2025-26 میں ریکارڈ 112 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جب کہ گزشتہ سال یہ 99 ارب ڈالر تھا۔ اس کے نتیجے میں کئی صنعتوں کے مائیکرو، چھوٹے اور درمیانہ درجے کے کاروباری ادارے بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ میک اِن انڈیا اب چین سے درآمد میں تبدیل ہوچکا ہے اور بڑھتا ہوا تجارتی خسارہ ملک کی معاشی سلامتی کے لیے سنگین چیلنج ہے۔

مسٹر رمیش نے 19 جون 2020 کو چین کے حوالے سے وزیر اعظم کے بیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان آج بھی اس بیان کی قیمت چکا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر مودی کا یہ بیان 20 ہندوستانی جوانوں کی شہادت کے بعد سامنے آیا تھا۔ کانگریس لیڈر نے سابق آرمی چیف جنرل ایم ایم نروِنے کے اس انکشاف کا بھی ذکر کیا، جس میں انہوں نے بتایا تھا کہ لداخ میں چینی دراندازی کے دوران انہیں صرف یہ ہدایت ملی تھی کہ جو مناسب سمجھو، وہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ 4 جولائی 2025 کو نائب آرمی چیف لیفٹیننٹ جنرل راہل سنگھ نے آپریشن سندور کے دوران پاکستان کی فوجی کارروائی میں چین کے وسیع کردار کا انکشاف کیا تھا، جب کہ گزشتہ 25 اگست کو سابق چیف آف ڈیفنس اسٹاف جنرل انل چوہان نے عوامی طور پر ان انکشافات کی تردید کی تھی۔ مسٹر رمیش نے اس واقعے کے بعد جنرل چوہان کی جانب سے آر ایس ایس اور بی جے پی کے نظریے سے وابستہ ایک اہم تھنک ٹینک کی سربراہی سنبھالنے کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے سوال کیا کہ سرحد پر کشیدگی کے باوجود چین کے تئیں نرمی اور معاشی محاذ پر بڑھتا ہوا انحصار کس طرح کی قوم پرستی ہے۔ مسٹر رمیش نے کہا کہ ملک کو کھوکھلے دعووں کی نہیں، بلکہ قومی سلامتی کے معاملے پر واضح جواب کی ضرورت ہے۔

پیوش گوئل نے برلن میں اعلیٰ سطحی میٹنگیں کیں

جرمنی اور ہندوستان کے اقتصادی و تجارتی تعلقات کو وسعت دینے پر کیا تبادلۂ خیال

نئی دہلی، (یو این آئی) جرمنی کے سرکاری دورے پر گئے صنعت و تجارت کے وزیر پیوش گوئل نے ہندوستان اور جرمنی کے درمیان تجارتی اور سرمایہ کاری کے تعلقات کو مضبوط بنانے کے لیے برلن میں اعلیٰ سطحی میٹنگیں کیں۔ صنعت و تجارت کی وزارت کی جانب سے جمعہ کو جاری ایک بیان کے مطابق، مسٹر گوئل نے جرمنی کی وزیر اقتصادی امور کیتھرینا ریچے کے ساتھ صنعتی تعاون اور ہند-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے پر تبادلۂ خیال کیا۔ مسٹر گوئل نے ہندوستان اور جرمنی کے درمیان تجارت، سرمایہ کاری اور صنعتی تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے جمعرات کو برلن میں کئی اعلیٰ سطحی میٹنگیں کیں۔ مسٹر گوئل اور محترمہ ریچے نے دو طرفہ میٹنگ کے دوران صنعتی تعاون کو مزید مضبوط بنانے کے امکانات اور دوطرفہ تجارت و سرمایہ کاری میں اضافے کے لیے ہند-یورپی یونین آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کے امکانات پر تبادلۂ خیال کیا۔ دونوں وزراء نے مشترکہ طور پر برلن میں ڈی جی اے پی کے ہندوستان مرکز کا افتتاح کیا، جس کا مقصد ہندوستان اور جرمنی کے تعلقات کے حوالے سے پالیسی تحقیق اور تبادلۂ خیال کو فروغ دینا ہے۔ دونوں وزراء نے ڈی جی اے پی اور جرمن تجارت کی ایشیا بحرالکاہل کمیٹی (اے پی اے) کے تعاون سے منعقدہ ہند-جرمنی تجارتی گول میز کانفرنس کی مشترکہ صدارت بھی کی، جس میں جرمنی کی کئی کمپنیوں کے اعلیٰ افسران اور کاروباری رہنماؤں نے شرکت کی۔ مسٹر گوئل نے اپنے کلیدی خطابات میں ترقی کو رفتار دینے اور تجارت کے ایک نئے دور کی شروعات پر زور دیا، جبکہ محترمہ ریچے نے آزاد تجارتی معاہدے (ایف ٹی اے) کو تصنعتی حقیقت میں تبدیل کرنے کے موضوع پر اظہار خیال کیا۔ انہوں نے برلن گلوبل ڈائیلاگ میں نیا دور، نئے اتحاد: تیسرا راستہ؟ کے عنوان سے منعقدہ پینل مذاکرے میں بھی حصہ لیا۔ اس مذاکرے میں ان کے ساتھ جرمن چانسلر کے سرمایہ کاری سے متعلق نمائندے مارٹن بلیسنگ، سنگاپور کے وزیر محنت اور توانائی، سائنس و ٹیکنالوجی کے وزیر ڈاکٹر ٹین سی لینگ اور مارسیگاگلیا اسٹیل کی صدر اور چیف ایگزیکیٹو افسر ایما مارسیگاگلیا بھی موجود تھیں۔ اس اجلاس کی نظامت پروفیسر ڈاکٹر لارس ہینڈرک رولر نے کی۔ مسٹر گوئل نے بین الاقوامی شراکت داریوں میں اعتماد، ایک دوسرے کی تکمیل کرنے والی اقتصادی صلاحیتوں اور مضبوط سپلائی چین کی اہمیت کا ذکر کیا۔

آر ایس ایس قومی مفاد کے لیے کام کرتا ہے: موہن بھاگوت

بلاسپور، (یو این آئی) راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ ڈاکٹر موہن بھاگوت نے کہا کہ سویم سیوکوں کے بغیر آر ایس ایس نامکمل ہے، لیکن آر ایس ایس سویم سیوکوں سے بڑی ہے۔ انہوں نے آر ایس ایس کا موازنہ سمندر سے کرتے ہوئے کہا کہ تمام اراکین اس میں سما جاتے ہیں۔ جس طرح سمندر کی شناخت اس کے ایک قطرے سے ہوتی ہے، اسی طرح اراکین سے آر ایس ایس کی شناخت ہوتی ہے۔ انہوں نے سویم سیوکوں سے قومی مفاد کو مقدم رکھتے ہوئے متحد اور بیدار ہوکر کام کرنے کی اپیل کی۔ ڈاکٹر بھاگوت جمعرات کی شام بلاسپور کے کونی میں واقع سرسوتی گرام شکشا پریشد انسٹی ٹیوٹ میں منعقدہ فکری نشست سے خطاب کررہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ آر ایس ایس ہندوؤں کی فلاح کے لیے کام کرتی ہے، جب کہ آر ایس ایس صرف ہندوؤں کے لیے نہیں بلکہ پورے ملک کی فلاح کے لیے کام کرتی ہے۔ آر ایس ایس کا بنیادی مقصد کسی کے خلاف نفرت پھیلانا نہیں بلکہ خالص پاکیزہ محبت اور حسنِ ہم آہنگی کی بنیاد پر پورے ہندو سماج اور ملک کو متحد کرنا ہے۔ آر ایس ایس سربراہ نے کہا کہ 1925 میں آر ایس ایس کے قیام کے بعد ابتدائی دور میں آر ایس ایس کو نظرانداز کیا گیا، پھر مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور اب تعریف و توصیف ہو رہی ہے۔ ان کے مطابق موجودہ ماحول آر ایس ایس کے حق میں ہے، اس لیے سویم سیوکوں کو پہلے سے زیادہ ہوشیاری کے ساتھ کام کرنا چاہیے۔ انہوں نے صد سالہ جشن کے دوران گزشتہ ایک سال میں کیے گئے کاموں کو آگے بھی جاری رکھنے پر زور دیا۔ ہر سویم سیوک کو ہدف دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پہلے کسی ناواقف شخص سے جان پہچان بنائیں، پھر اس سے دوستی کریں اور دوست بننے کے بعد اسے سویم سیوک بنائیں۔

ایس بی آئی ڈیٹا لیک

بینک نے گاہکوں کو کرائی رقم محفوظ ہونے کی یقین دہانی، احتیاط برتنے کا مشورہ

نئی دہلی: اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) نے حالیہ سائبر واقعے کے بعد اپنے صارفین کو خبردار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ڈارک ویب پر جن صارفین کی معلومات سامنے آئی ہیں، ان کے بینک کھاتوں میں موجود رقم اور فنڈز محفوظ ہیں۔ بینک نے تصدیق کی ہے کہ متاثرہ صارفین کو ای میل اور واٹس ایپ کے ذریعے انفرادی طور پر مطلع کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی صارفین کو ڈیجیٹل بینکنگ کے دوران احتیاط برتنے اور اپنی حساس معلومات کسی کے ساتھ شیئر نہ کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ ایس بی آئی نے جمعہ کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری ایک تازہ بیان میں کہا کہ حالیہ سائبر واقعے سے متعلق پہلے دی گئی اطلاع کے سلسلے میں بینک نے ان تمام صارفین کو انفرادی طور پر مطلع کر دیا ہے، جن کا ڈیٹا متاثر ہونے کی نشان دہی کی گئی تھی۔ بینک کے مطابق، ان صارفین کو ای میل اور واٹس ایپ کے ذریعے معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

بینک نے اپنے بیان میں کہا، "ہم ایک بار پھر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے کھاتے میں موجود بیلنس اور فنڈز ہمارے پاس محفوظ ہیں۔" اس بیان کا مقصد صارفین کو ان کے مالی وسائل کی سلامتی کے بارے میں یقین دلانا ہے، تاہم ڈیٹا لیک کے واقعے نے صارفین کی ذاتی معلومات کے تحفظ سے متعلق خدشات کو بھی نمایاں کیا ہے۔ اس سے قبل ایس بی آئی کے ہزاروں صارفین کا ڈیٹا ڈارک ویب پر لیک ہونے کی خبریں سامنے آئی تھیں۔ رپورٹوں کے مطابق، بینک کے ڈیٹا سے متعلق جانچ میں 3897 صارفین کے ریکارڈ میں ذاتی طور پر شناخت کی جا سکنے والی معلومات (پرسنلی آئیڈینٹیفائی ایبل انفارمیشن یا پی آئی آئی) پائی گئی تھیں۔ پی آئی آئی میں ایسی معلومات شامل ہوتی ہیں جن کی مدد سے کسی شخص کی شناخت کی جا سکتی ہے۔ ان میں نام، موبائل نمبر، ای میل ایڈریس، رہائشی پتہ، آدھار نمبر اور بینک کا کسٹمر انفارمیشن فائل (سی آئی ایف) نمبر جیسی تفصیلات شامل ہوسکتی ہیں۔ ایسی معلومات غیر مجاز افراد کے ہاتھ لگنے کی صورت میں ان کے غلط استعمال، جعل سازی یا صارفین کو نشانہ بنا کر سائبر دھوکہ دہی کی کوششوں کا خطرہ پیدا ہوسکتا ہے۔ ایس بی آئی نے صارفین کو ڈیجیٹل بینکنگ کے محفوظ طریقے اپنانے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ وہ اپنا او ٹی پی، پن یا پاس ورڈ کسی بھی شخص کے ساتھ شیئر نہ کریں۔ بینک نے مشتبہ فون کالز، پیغامات اور ای میلز کے معاملے میں بھی چوکس رہنے کی ہدایت دی ہے۔ سائبر جرائم پیشہ افراد اکثر بینک یا کسی سرکاری ادارے کا نمائندہ بن کر صارفین سے رابطہ کرتے ہیں اور ان کی ذاتی یا مالی معلومات حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے صارفین کو چاہیے کہ وہ کسی نامعلوم شخص کے ساتھ خفیہ معلومات شیئر نہ کریں اور مشتبہ لنکس پر کلک کرنے سے گریز کریں۔ بینک کی جانب سے متاثرہ صارفین کو انفرادی طور پر اطلاع دینے کا مقصد انہیں ممکنہ خطرات سے آگاہ کرنا ہے۔

دینی ادارے اسلام کے دفاع اور نئی نسل کے تحفظ پر خصوصی توجہ دیں: مولانا ارشد مدنی

امارت شرعیہ ہند کی مجلسِ شوریٰ کے ایک روزہ اجلاس میں محاکمِ شرعیہ کے استحکام و توسیع اور تربیتِ قضاۃ کے لیے اہم فیصلے۔ مولانا محمود اسعد مدنی اور مولانا مفتی ابو القاسم نعمانی سمیت کئی اہم شخصیات کی شرکت

نئی دہلی۔ امارت شرعیہ ہند کی مجلسِ شوریٰ کا ایک روزہ اجلاس آج مدنی ہال، مرکزی دفتر امارت شرعیہ ہند نئی دہلی میں امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں ملک کے مختلف حصوں سے مجلسِ شوریٰ کے ارکان، امرائے شریعت اور ان کے نائبین نے شرکت کی۔ اجلاس میں امارت شرعیہ ہند کے تنظیمی استحکام، محاکمِ شرعیہ کی توسیع، دینی و عائلی مسائل کے حل، قضاۃ و مفتیان کی تربیت سمیت مختلف اہم امور پر غور و خوض کیا گیا اور متعدد فیصلے کیے گئے۔ اجلاس کے آغاز میں نائب امیر الہند مولانا مفتی سید محمد سلمان منصور پوری نے سابقہ اجلاس کی کارروائی پیش کی اور زیرِ بحث امور کا تعارف کرایا۔ شرکاء نے اس بات پر زور دیا کہ مسلمانوں کے عائلی و سماجی مسائل کو شریعت کی روشنی میں حل کرنے، دینی بیداری پیدا کرنے اور شرعی رہنمائی کے نظام کو عام کرنے کے لیے امارت شرعیہ کے کام کو مزید منظم اور مؤثر بنایا جائے۔ جن صوبوں میں ابھی امارت شرعیہ قائم نہیں ہوئی ہے، وہاں اس کے قیام کے امکانات اور طریقۂ کار پر بھی گفتگو ہوئی۔

اجلاس میں دفاعِ اسلام کے عنوان سے حضرت مولانا مفتی سید معصوم ثاقب قاسمی کی رپورٹ پیش ہوئی جس میں بتایا گیا کہ Help X Muslim کے نام سے ایک ویب سائٹ اور چینل کے ذریعے علمی مکالمے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے، جس کے تحت اسلام پر کیے جانے والے اعتراضات کے مدلل جوابات پیش کیے جا رہے ہیں۔ ارکان کی طرف سے اس کی ستائش کی گئی۔

اس موقع پر امیر الہند حضرت مولانا سید ارشد مدنی نے اپنے صدارتی خطاب میں کہا کہ موجودہ دور میں الحاد اور ملحدانہ افکار کے ذریعے اسلام اور اس کے بنیادی عقائد کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں دفاعِ اسلام اور نئی نسل کے ایمان و عقائد کے تحفظ پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ترغیب دی کہ تمام دینی تنظیموں اور مدارس کے ذمہ داران اس کام کو اپنی اہم ذمہ داری سمجھتے ہوئے منظم اور مستقل کوششیں کریں۔ ضرورت پڑنے پر مدارس اور دینی تنظیمیں اپنے بجٹ کا کچھ فی صد اس مقصد کے لیے مختص کریں، تاکہ اسلام کے خلاف اٹھائے جانے والے شبہات اور اعتراضات کا علمی بصیرت، مضبوط دلائل اور حکمت کے ساتھ جواب دیا جاسکے۔

ایک اہم تجویز پر غور کرتے ہوئے مجلس شوری نے یہ فیصلہ کیا کہ عوام کی رہ نمائی کے لیے صوبائی امارتوں کے تحت مبلغ مقرر کئے جائیں جن کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ امارت شرعیہ کے مقاصد، خدمات اور محاکمِ شرعیہ کے طریقۂ کار سے علماء اور عوام کو واقف کرائیں۔ مرکزی سطح پر بھی ایک باصلاحیت اور تجربہ کار مبلغ کے تقرر کا فیصلہ کیا گیا جو مختلف محاکمِ شرعیہ کا دورہ کرکے ان کی کارکردگی کا جائزہ لیں اور مرکز کو مفصل رپورٹ پیش کریں۔ امارت شرعیہ ہند کی خدمات اور سرگرمیوں کو عام کرنے اور عوام کو شرعی رہنمائی سے متعلق معلومات فراہم کرنے کے لیے اس کے نام سے مستقل ویب سائٹ شروع کرنے کی منظوری بھی دی گئی۔ اجلاس میں ملک کے تقریباً بارہ صوبوں میں قائم ایک سو ستر سے زائد محاکمِ شرعیہ کی کارکردگی سے متعلق رپورٹ مفتی ذکاوت حسین قاسمی نے پیش کی۔ رپورٹ کے مطابق اتر پردیش میں 28، آسام اور شمال مشرقی ریاستوں میں 46، دہلی میں 4، اڈیشہ میں 15، راجستھان میں 12، تمل ناڈو میں 8، مغربی بنگال میں 18، گجرات میں 3، کرناٹک میں 12، ہریانہ، پنجاب اور ہماچل پردیش میں 12، تلنگانہ اور آندھرا پردیش میں 12 محاکم شرعیہ چل رہے ہیں۔ اجلاس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ محاکمِ شرعیہ کو مؤثر انداز میں چلانے کے لیے تجربہ کار اور تربیت یافتہ قضاۃ و مفتیان کی اشد ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں اڈیشہ، تمل ناڈو، مہاراشٹر وغیرہ کے ذمہ داران نے اپنے اپنے علاقوں میں تربیتی پروگرام منعقد کرنے کا تقاضا پیش کیا۔ مرکزی قیادت نے اس سلسلے میں لائحۂ عمل تیار کرکے ضروری اقدامات کرنے کی یقین دہانی کرائی۔ یہ فیصلہ بھی ہوا کہ مجلسِ شوریٰ کے سال میں کم از کم دو اجلاس منعقد کیے جائیں تاکہ طے شدہ منصوبوں پر بروقت عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ اجلاس میں مولانا سید ارشد مدنی کے علاوہ مولانا محمود اسعد مدنی، مفتی ابوالقاسم نعمانی، مولانا مفتی سید محمد سلمان منصور پوری، مولانا نعمت اللہ اعظمی، مولانا سید اسجد مدنی سمیت دیگر اہم شخصیات و ذمہ داران شریک ہوئے۔

بارہ ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں میں 60 ہزار شہری دفاع کے رضا کاروں کو تربیت دینے کی تیاری

نئی دہلی، (یو این آئی) مرکزی وزارتِ داخلہ ہندوستانی فوج کے اشتراک سے ملک میں شہری دفاع کا مضبوط نیٹ ورک تیار کرنے کی پہل کر رہی ہے۔ اس کے پہلے مرحلے میں 12 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 600 ماسٹر ٹرینرز کو تین روزہ خصوصی تربیت دینے کی تجویز ہے۔ وزارتِ داخلہ نے جمعہ کو بتایا کہ آئندہ ماہ کے دوسرے ہفتے تک یہ تربیت مکمل کرنے کا منصوبہ ہے۔ اس کے بعد ہر ماسٹر ٹرینر اپنی ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے میں شہری دفاع کے 100 رضا کاروں کو تربیت دے گا۔ اس طرح مجموعی طور پر 60 ہزار رضا کاروں کو تربیت دی جائے گی۔ اس کا مقصد ہنگامی حالات میں بہتر ردعمل دینے اور اہم بنیادی ڈھانچے کی حفاظت کے لیے تیاریوں کو مضبوط بنانا ہے۔ یہ پہل وزیر اعظم نریندر مودی کے اس وژن کو آگے بڑھانے کے لیے کی جارہی ہے، جس کا اظہار انہوں نے اس سال یومِ آزادی کے موقع پر لال قلعے سے قوم سے خطاب کرتے ہوئے کیا تھا۔ انہوں نے ابھرتے ہوئے سکیورٹی چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے جدید ٹیکنالوجی اور بہتر تیاریوں سے لیس شہری دفاع کا نیٹ ورک قائم کرنے کی بات کہی تھی۔ وزارتِ داخلہ کے ڈائریکٹوریٹ جنرل آف فائر سروسز، سول ڈیفنس اینڈ ہوم گارڈز نے ہندوستانی فوج کے ساتھ مل کر یہ پائلٹ پہل شروع کی ہے۔ پہلے مرحلے میں جموں و کشمیر، پنجاب، راجستھان، گجرات، دہلی، میگھالیہ، سکم، آسام، اتر پردیش، کیرالہ، کرناٹک اور تمل ناڈو شامل ہیں۔ ہر ریاست یا مرکز کے زیر انتظام علاقے سے 50 ماسٹر ٹرینرز کو ہندوستانی فوج کے نامزد تربیتی اداروں میں تربیت دینے کی تجویز ہے۔ تربیت کے دوران تین اہم شعبوں پر توجہ دی جائے گی۔ ان میں جدید اور ہائبرڈ جنگ، ڈرون اور فضائی حملوں کے خطرات سے متعلق بیداری، اہم بنیادی ڈھانچے کا تحفظ، آگ سے بچاؤ، کیمیائی، حیاتیاتی، تابکاری اور جوہری خطرات سے متعلق معلومات، زخمیوں کی دیکھ بھال، تلاش اور بچاؤ کی کارروائیاں، ہنگامی مواصلات، سائبر سکیورٹی، ڈیجیٹل تحفظ اور شہری و فوجی اداروں کے درمیان تال میل شامل ہیں۔

'میٹا اسمارٹ گلاس پہن کر میرا اسٹنگ کرنے کی کوشش ہوئی'

وزیراعلیٰ ڈی کے شیوکمار کا سنسنی خیز دعویٰ، نام اور دستاویزات ظاہر کرنے کے لیے مناسب وقت کا انتظار کر رہے ہیں

کرناٹک کے وزیراعلیٰ ڈی کے شیوکمار نے دعویٰ کیا ہے کہ ایک صنعت کار نے ان کے اور کیرلم کے وزیراعلیٰ وی ڈی ستیشن کے خلاف 'اسٹنگ آپریشن' کرنے کی کوشش کی۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ صنعت کار میٹا کے اسمارٹ گلاسز پہنے ہوئے تھا۔ کنڑ نیوز چینل کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کیے گئے ان انکشافات نے کرناٹک میں اسٹنگ آپریشن کو لے کر جاری سیاسی تنازعے میں ایک نیا موڑ پیدا کر دیا ہے۔ ڈی کے شیوکمار نے دعویٰ کیا ہے کہ ان سے ملاقات کے لیے آنے والے ایک صنعت کار نے 'میٹا اسمارٹ گلاسز' پہن رکھے تھے، جس سے انہیں شبہ ہوا۔ اس کے بعد انہوں نے اس شخص کی سرگرمیوں اور دیگر سیاسی لیڈران کے ساتھ اس کی ملاقاتوں کے بارے میں معلومات جمع کرنا شروع کر دیں۔ کنڑ نیوز چینل 'ایشیانیٹ سورنا نیوز' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں انہوں نے الزام لگایا کہ یہ واقعہ انہیں اور کانگریس کے دیگر لیڈران کو نشانہ بنانے کے لیے کیے جا رہے ایک بڑے اسٹنگ آپریشن کی تیاری کا حصہ تھا۔ ڈی کے شیوکمار نے یہ الزامات ایسے وقت میں لگائے ہیں، جب کرناٹک کے سابق وزیراعلیٰ سدارمیا سے متعلق مبینہ اسٹنگ آپریشن کی ویڈیو کو لے کر تنازعہ گہرا ہوتا جا رہا ہے۔ کانگریس اور اپوزیشن پارٹیاں ایک دوسرے پر الزام لگا رہی ہیں کہ ان ویڈیوز کے پیچھے کون ہے اور ان کا سیاسی مقصد کیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ انہیں پھنسانے کی کوشش کرنے والوں کے خلاف کوئی کارروائی کیوں نہیں کی گئی، تو ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ حکام نے احتیاطی اقدامات کیے ہیں، لیکن وہ اس کی تفصیلات نہیں بتا رہے ہیں۔

'ایشیانیٹ سورنا نیوز' کو دیے گئے ایک انٹرویو میں کرناٹک کے وزیراعلیٰ نے کارروائی سے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے بتایا کہ "کس نے کہا کہ کارروائی نہیں کی گئی؟ بس آپ کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہے، اتنی سی بات ہے۔ ہم اس کا انکشاف نہیں کر رہے ہیں، بس یہی بات ہے۔ ہم نے تمام احتیاطی اقدامات کیے ہیں۔" اسٹنگ آپریشن سے متعلق مبینہ کوشش کے بارے میں بتاتے ہوئے ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ ایک صنعت کار نے حکام کے ذریعے ان سے ملاقات کا وقت لیا اور ابتدا میں ان سے کاروبار کے بارے میں بات کی۔ تاہم، بعد میں اس شخص نے گفتگو کا رخ سیاست کی طرف موڑ دیا اور بوتھ کی سطح کی حکمت عملیوں اور سیاسی صورت حال پر بات کرنے لگا۔

ڈی کے شیوکمار نے کہا کہ گفتگو کا رخ اور اس شخص کے چشمے کو دیکھ کر انہیں شک ہوا۔ انہوں نے بتایا کہ "میں نے اپنے افسران سے اس صنعت کار کے پس منظر کی جانچ کرنے کو کہا۔" وزیراعلیٰ کے مطابق انہیں جو معلومات حاصل ہوئیں، ان سے پتا چلا کہ اس شخص نے کیرالا کے وزیراعلیٰ وی ڈی ستیشن سے ملاقات کے دوران بھی یہی 'میٹا چشمہ' پہن رکھا تھا۔ تاہم، آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو، مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس اور ایک مرکزی وزیر سے ملاقات کے وقت اس نے ایسا کوئی چشمہ نہیں پہنا تھا۔

ڈی کے شیوکمار نے دعویٰ کیا کہ "اس نے یہ میٹا چشمہ صرف میرے اور وی ڈی ستیشن کے پاس آتے وقت ہی پہنا تھا۔" انہوں نے اس شخص کی شناخت ظاہر نہیں کی اور نہ ہی ریکارڈنگ کی اس مبینہ کوشش کا کوئی ٹھوس ثبوت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ان لوگوں کے بارے میں معلومات ملی ہیں جو اس میں ملوث ہوسکتے ہیں۔

جب ان سے پوچھا گیا کہ کیا وہ نام اور دستاویزات ظاہر کرنے کے لیے مناسب وقت کا انتظار کر رہے ہیں، تو کرناٹک کے وزیر اعلیٰ نے کہا کہ انہوں نے ریکارڈ محفوظ کر رکھا ہے، لیکن فی الحال اس کا انکشاف نہیں کریں گے۔

دہلی: سرکاری اسکولوں کی کتابوں کی چھپائی میں گھوٹالہ

عآپ نے وزیر تعلیم سے مانگا جواب، سوربھ بھاردواج نے 40 فیصد کمیشن خوری کا الزام لگایا

نئی دہلی: دہلی کی ریکھا گپتا حکومت پر عام آدمی پارٹی (عآپ) نے سرکاری اسکولوں میں طلبہ کو مفت تقسیم کی جانے والی کتابوں کی چھپائی میں بدعنوانی کا الزام عائد کیا ہے۔ آپ کے دہلی پردیش صدر سوربھ بھاردواج نے دعویٰ کیا کہ محکمہ تعلیم کی جانب سے چھپوائی گئی کتابوں کا معیار مقررہ معیارات کے مطابق نہیں ہے۔ انہوں نے اس معاملے میں تقریباً 40 فیصد کمیشن خوری کا الزام لگاتے ہوئے وزیر تعلیم آشیش سود اور وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا سے جواب طلب کیا ہے۔ سوربھ بھاردواج نے کہا کہ کتابوں کی چھپائی کے لیے جاری ٹینڈر میں این سی ای آر ٹی کی کتابوں کے معیار کا ذکر کیا گیا تھا، لیکن سرکاری اسکولوں کے لیے چھپوائی گئی کتابوں میں مبینہ طور پر کم معیار کے کاغذ کا استعمال کیا گیا۔ انہوں نے آٹھویں جماعت کی این سی ای آر ٹی کی کتاب 'ملہار' دکھاتے ہوئے بازار سے خریدی گئی کتاب اور دہلی حکومت کی جانب سے چھپوائی گئی کتاب کے معیار میں فرق کا دعویٰ کیا۔ آپ لیڈر کے مطابق، پہلی سے آٹھویں جماعت تک کی کتابوں کی چھپائی کے ٹینڈر میں اے فور سائز کے کاغذ اور 80 جی ایس ایم معیار کی شرط درج تھی۔ ان کا دعویٰ ہے کہ بازار میں دستیاب این سی ای آر ٹی کی کتاب اسی معیار کے کاغذ پر چھپی ہے، جب کہ سرکاری کتاب میں مبینہ طور پر 60 سے 65 جی ایس ایم کا کاغذ استعمال کیا گیا ہے۔ بھاردواج نے الزام لگایا کہ سرکاری کتاب کا کاغذ پتلا اور مٹیالا ہے، جب کہ بازار میں دستیاب کتاب کا کاغذ بہتر معیار کا ہے۔ ان کے مطابق، کاغذ کے معیار اور سائز میں فرق کو دیکھتے ہوئے دونوں کتابوں کی قیمت میں کم از کم 40 فیصد کا فرق ہوسکتا ہے۔

انہوں نے کتابوں میں چھپائی کے معیار پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ آٹھویں جماعت کی کتاب میں حروف کا سائز اتنا چھوٹا ہے کہ طلبہ کو پڑھنے میں دشواری ہوسکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی الزام لگایا کہ سرکاری کتاب کے پہلے صفحے پر وزیر اعلیٰ ریکھا گپتا کی تصویر چھاپی گئی ہے۔ سوربھ بھاردواج نے سوال کیا کہ جب ٹینڈر میں کاغذ کے معیار سے متعلق واضح شرائط موجود تھیں تو ان پر عمل درآمد کیوں نہیں کیا گیا اور اس کی ذمہ داری کس کی ہے۔ انہوں نے وزیر تعلیم آشیش سود سے مبینہ 40 فیصد کمیشن خوری کے معاملے میں جواب دینے کا مطالبہ کیا اور وزیر اعلیٰ سے بھی وضاحت طلب کی۔ آپ پردیش صدر نے دعویٰ کیا کہ تعلیمی سیشن کا نصف وقت گزرنے کے باوجود سرکاری اسکولوں میں طلبہ کو کتابیں تقسیم نہیں کی گئی ہیں۔ انہوں نے اسے تعلیمی نظام کی سنگین خامی قرار دیتے ہوئے کہا کہ بچوں کو وقت پر کتابیں اور بہتر سہولیات نہ ملنے سے والدین نجی اسکولوں کا رخ کرنے پر مجبور ہوسکتے ہیں۔

ہماچل پردیش ملازمین کیلئے خوشخبری، دیوالی پر 5 فیصد ڈی اے دینے کا اعلان

شملہ (ایجنسی) ہماچل پردیش میں دیوالی سے عین قبل وزیر اعلیٰ سکھوندر سنگھ سکھو نے سرکاری ملازمین اور پنشنرز کے لیے بڑی خوشخبری سنائی ہے۔ ہماچل کی کانگریس حکومت نے ملازمین کو 5 فیصد مہنگائی بھتہ (ڈی اے) دینے کا اعلان کیا ہے، اور یہ رقم سبھی کے اکاؤنٹ میں یکم نومبر کو پہنچ جائے گی۔ کانگریس نے اپنے آفیشیل 'ایکس' ہینڈل پر وزیر اعلیٰ سکھو کی ویڈیو شیئر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ "دیوالی کے مبارک تہوار پر ہماچل پردیش کے سرکاری ملازمین کو یکم نومبر سے 4 فیصد مہنگائی بھتہ (ڈی اے) ملے گا۔ اس میں، ہم بقایا ایک فیصد ڈی اے بھی جوڑ رہے ہیں۔ مجموعی طور پر ملازمین کے اکاؤنٹ میں 5 فیصد ڈی اے کریڈٹ ہوجائے گا۔" ساتھ ہی لکھا گیا ہے "حکومت کی طرف سے سبھی ملازمین اور افسران کو دیوالی کی پیشگی مبارکباد۔" 'ایکس' پر کی گئی ایک دیگر پوسٹ میں کانگریس نے لکھا ہے کہ "ہماچل پردیش میں یکم نومبر کو کلاس-4 کے ملازمین کو 5 فیصد مہنگائی بھتہ (ڈی اے) ملے گا۔

مرحومہ شبیہ زہرا کی کتاب ’’حبل الودود‘‘ کی شایان شان رسم اجرا کی تقریب

مصنفہ نے آخری سانس تک فکری و قلمی سفر جاری رکھا

علی گڑھ (اسٹاف رپورٹر): علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری کے کلچرل ہال میں شعبۂ شیعہ دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے زیرِ اہتمام معروف علمی و دینی ممتاز مصنفہ شبیہ زہرا حسینی کامون پوری کی کتاب ’’حبل الودود‘‘ کی تقریبِ رسمِ اجرا نہایت علمی شان اور ادبی حسن کے ساتھ منعقد ہوئی۔ تقریب میں دانش وران، اساتذۂ کرام، اہلِ علم اور طلبہ کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ کتاب ’’حبل الودود‘‘ اپنے موضوع کے اعتبار سے ایک اہم اور قابلِ قدر تصنیف ہے، جس میں توحید کے مختلف مدارج اور انسانی زندگی کے گوناگوں حالات و مراحل کو قرآنِ کریم کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ کتاب کا بنیادی امتیاز یہ ہے کہ اس میں قرآنی تعلیمات کی رہنمائی میں انسانی زندگی، اس کے فکری و روحانی تقاضوں اور توحید کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہ تصنیف قارئین کو قرآنی معارف سے قریب کرنے اور دینی فکر و شعور کو جلا بخشنے کی ایک قابلِ تحسین علمی کاوش ہے۔ اس کتاب کی اشاعت تحقیقی دنیا کے لیے ایک خوش آئند اضافہ ہے۔ یہ ایک علمی و فکری گرد و پیش کے واقعات کا آئینہ ہے۔ رسم اجرا کی تقریب کا آغاز مولانا احمد مجلسی صاحب کے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد پروفیسر نشاط فاطمہ، لائبریرین، مولانا آزاد لائبریری، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔ انہوں نے حاضرینِ مجلس کا خیر مقدم کرتے ہوئے تقریب کی علمی و ادبی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان کا استقبالیہ خطاب اس حقیقت کی ترجمانی کرتا تھا کہ کتب کی اشاعت اور ان کی علمی پذیرائی معاشرے میں علم و آگہی کے فروغ کا مؤثر ذریعہ ہے۔ اگر کوئی کتاب منظر عام پر آتی ہے تو اس سے محسوس و مشاہدہ ہوتا ہے کہ قوم و ملت زندہ ہے۔ حیات زندگی کا مکمل ثبوت ہے۔ ایسی علمی تقریبات نئی تصانیف کو اہلِ علم کے سامنے متعارف کرانے اور ان کے افکار و نظریات کو وسیع تر حلقۂ مطالعہ تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تقریب کے مہمانِ اعزازی ڈاکٹر مرزا شفیق حسین شفق نے اپنے خطاب میں کتاب اور اس کی علمی اہمیت کے حوالے سے اظہارِ خیال کیا۔ انہوں نے اپنی گفتگو کے ذریعے اس نوعیت کی تصانیف کی قدر و منزلت اور دینی و فکری موضوعات پر سنجیدہ علمی کام کی ضرورت کو نمایاں کیا۔ ’’حبل الودود‘‘ جیسی کتابیں اس اعتبار سے خصوصی اہمیت و نوعیت کی علمی کاوشیں، دینی شعور کی بیداری اور فکری مکالمے کے فروغ میں قابلِ قدر کردار ادا کرتی ہیں۔ آپ کے اظہار خیال سے سامعین راضی ہو※ کہ رسم اجرا میں کتاب اور اس کی مصنفہ پر سیر گفتگو کی جائے بجائے کے مقرر کا رشتہ مصنفہ اور ان کے گھرانے سے کتنا قریب تر ہے۔ بہرحال سامعین کے علمی اضافے کے لیے کتاب اور مصنفہ کی قلمی و فکری سرگرمیوں پر گفتگو مرکوز ہو۔

تقریب کا ایک اہم اور نمایاں حصہ پروفیسر مولانا اصغر اعجاز قائمی، چیئرمین شعبۂ شیعہ دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا جامع علمی مقالہ تھا۔ انہوں نے کتاب ’’حبل الودود‘‘ پر ایک مبسوط مقالہ پیش کیا، جس میں کتاب کے مختلف مضامین، اس کے موضوعات اور اس کے فکری و قرآنی مباحث کا تفصیلی احاطہ کیا گیا۔ ان کا تفصیلی مقالہ حاضرین تقریب کو مصنفہ کی فکری خدمات، تحریری صلاحیتوں و معاشرے کی بہتری پر بستر علالت سے بھی اشرف المخلوقات پر غور و فکر کرنا مقصد خلقت پر گہری نظر رکھی اور اس پر عمل کرتی رہیں۔ ان کی فکر و قلم کا سفر آخری سانس تک جاری رہا۔ پروفیسر فائزہ عباسی نے اپنے خطاب میں کتاب ’’حبل الودود‘‘ اور مصنفہ شبیہ زہرا حسینی کے حوالے سے گفتگو فرمائی۔ انہوں نے کتاب کے موضوع اور اس کی علمی معنویت پر روشنی ڈالتے ہوئے اس طرح کی تصنیفی کاوشوں کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ پروفیسر فائزہ عباسی نے مصنفہ کے فرزندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ شعبہ دنیات شیعہ کے اشتراکیت سے کم از کم ایک ریسرچ اسکالر کو مکمل مالی اخلاقی تعاون اس طرح کریں کہ وہ آپ کی والدہ مرحومہ کی تصانیف پر ریسرچ یعنی پی ایچ ڈی کریں یہی قدم خراج تحسین ہے۔ تقریب کی صدارت پروفیسر علی محمد نقوی، سابق ڈین فیکلٹی آف دینیات، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے فرمائی۔ ان کی صدارت نے اس علمی تقریب کو وقار بخشا۔ باعث ذکر ہے کہ آپ نے ہی اپنی امامیہ مشن سے مذکورہ کتاب کی شائع کرائی ہے۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر مولانا رضا عباس نے انجام دی۔ آپ نے تیز فہمی، ذکاوت، پارسائی، شائستگی و شگفتگی سے نظامت کرتے ہوئے ناظم کی اہمیت و افادیت کو وقار بخشا۔ مقررین و سامعین کے درمیان ربط قائم کیا اور جلوہ گر واپنے ہنر کے امین رہے۔ تقریب کے اختتام پر مصنفہ کے خدمتگار، تیماردار قوم و ملت کے ہر دلعزیز ڈاکٹر حیدر حسینی نے مہمانوں، اساتذۂ کرام، اہلِ علم، سامعین اور دیگر شرکائے تقریب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے بتایا کہ ان کی والدہ گرامی کا کڈنی خراب ہونے کی وجہ سے ہفتہ میں دو بار Dialysis ہوتس تھا لیکن ان کا قلمی و فکری سفر جاری رہا۔ بعد ازاں مہمانانِ گرامی اور سامعین کی موجودگی میں کتاب ’’حبل الودود‘‘ کی رسمِ اجرا عمل میں آئی۔ اس طرح کی تقریبات علمی مکالمے کو فروغ دینے، تصنیفی خدمات کی حوصلہ افزائی کرنے اور طلبہ و محققین میں کتاب دوستی کا جذبہ بیدار کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔

بابا صدیقی قتل اور ٹائیگر شراف پر حملہ کے بعد پولیس اور خفیہ ایجنسیاں متحرک

گاووں کے نوجوانوں کو کر رھی ھیں متنبہ، کسی گینگ کے لالچ میں نہ آنے کی اپیل

بہرائچ: 23 اکتوبر (پی این ایس) پولیس اور انٹیلی جنس ایجنسیاں اتر پردیش کے بہرائچ میں گھاگھرا ندی کے کنارے دیہاتوں کے نوجوانوں کو چوکس کر رہی ہیں جو روزگار کی تلاش میں ممبئی اور مہاراشٹر کے دوسرے شہروں کی طرف ہجرت کر رہے ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق، مالی مشکلات سے دوچار کچھ نوجوانوں پر شبہ ہے کہ انہیں پیسے کمانے اور جرائم کی دنیا میں شہرت قائم کرنے کے وعدے پر لارنس بشنوئی گینگ کے لیے کام کرنے کا لالچ دیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسے نیٹ ورک کی فزیبلٹی کے بارے میں تحقیقات جاری ہیں۔ اس علاقے کا نام اکتوبر 2024 میں ممبئی میں نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے رہنما بابا صدیقی کے قتل کیس میں بہرائچ سے چھ ملزمان کی گرفتاری کے بعد سامنے آیا تھا۔ اب اداکار ٹائیگر شراف پر گینگ کے حملے اور سیتاپور سے ایک نوجوان خاتون کے سامنے آنے کی خبر کے ساتھ ہی انٹیلی جنس ایجنسیاں پرانے معاملات اور مشتبہ کنکشنز کی دوبارہ تفتیش کر رہی ہیں۔ بابا صدیقی قتل کیس میں بہرائچ سے چھ ملزمان گرفتار: اکتوبر 2024 میں، ممبئی میں بابا صدیقی کے قتل کے سلسلے میں بہرائچ کے قیصر گنج علاقے کے گانڈارا گاؤں سے انوراگ کشیپ اور شیو گوتم سمیت چھ لوگوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ تمام ملزمان اس وقت ممبئی کی جیل میں ہیں۔ تحقیقات کے دوران ممبئی پولیس اور کرائم برانچ کی ٹیموں نے کئی مہینوں تک گندارا گاؤں میں تلاشی لی۔ اس دوران انوراگ کے رشتہ دار ہریش کشیپ کو بھی ممبئی میں گرفتار کیا گیا۔ شیو گوتم کو نیپال میں روپوش ہونے کے بعد نانپارہ کے ایک ہوٹل سے گرفتار کیا گیا تھا۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسے نیپال میں پناہ لینے کے بعد سرحدی علاقے سے گرفتار کیا گیا تھا۔ گندارا چوکی کے انچارج پنکج سنگھ نے بتایا کہ گاؤں کے چھ ملزمان کو بابا صدیقی قتل کیس میں گرفتار کیا گیا تھا اور وہ فی الحال ممبئی کی جیل میں ہیں۔ ایک تاجر اور سماج وادی پارٹی کے ترجمان کو بھی دھمکیاں ملی ہیں۔ بہرائچ میں لارنس بشنوئی گینگ کا نام استعمال کرتے ہوئے دھمکیوں کے واقعات بھی رپورٹ ہوئے ہیں۔ حالیہ مہینوں میں، ضلع بلین تاجر چندر موہن سونی اور سماج وادی پارٹی کے قومی ترجمان محمد طارق کو دھمکیاں موصول ہوئیں۔ دونوں کیسز میں ایف آئی آر درج کر لی گئی۔ ان واقعات کی تحقیقات کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ دھمکیاں دینے والے لوگ مقامی تھے یا کسی مبینہ سلیپر سیل سے منسلک تھے۔ تاہم ان دونوں کیسز کے ملزمان اور بابا صدیقی قتل کیس میں گرفتار ملزمان کے درمیان براہ راست تعلق کی تا حال تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ دونوں واقعات میں لارنس بشنوئی گینگ کا نام سامنے آنے کے باوجود کوئی مشترکہ نیٹ ورک قائم نہیں ہو سکا۔ گھاگھرا ندی کے کنارے واقع دیہاتوں کے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد روزی کمانے کے لیے دہلی، پنجاب اور ممبئی جیسے شہروں کی طرف ہجرت کرتی ہے۔ ان میں سے بہت سے خاندان معاشی طور پر کمزور ہیں اور مزدوری کر کے اپنی روزی کماتے ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق اس شبہ کی بنیاد پر بھی تفتیش کی جا رہی ہے کہ ان نوجوانوں سے دوسرے شہروں میں رابطہ کر کے رقم کا لالچ دیا جاتا ہے۔ ان پر شبہ ہے کہ مجرمانہ دنیا میں شہرت کے وعدے کے لالچ میں انہیں گروہوں کے لیے سلیپر سیل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس وقت تفتیشی ایجنسیاں ماضی کے معاملات اور مشتبہ کنکشنز کی تحقیقات کر رہی ہیں۔ تاہم، بہرائچ کے نوجوانوں کو منظم طریقے سے گروہوں میں بھرتی کرنے کے لیے ابھی تک کوئی نیٹ ورک قائم نہیں کیا گیا ہے۔

بریلی میں طالبات کی شخصیت سازی اور ہنر مندی کے لیے ’نکھار‘ پروگرام کا انعقاد

بریلی: 23 اکتوبر (پی این ایس) نئی دہلی کی خواتین کو بااختیار بنانے کے شعبے میں کام کرنے والی غیر سرکاری تنظیم ’آوازِ خواتین‘ نے بریلی کے اسلامیہ گرلز انٹر کالج میں خواتین کی شخصیت سازی اور ہنر کو فروغ دینے کے لیے اپنے خصوصی پروگرام ’نکھار‘ (NIKHAR) کا انعقاد کیا۔ نکھار انگریزی کے الفاظ Nurture, Inspire, Know, Hone, Aspire, Achieve اور Rise کا مخفف ہے۔ اس پروگرام کے ذریعے خواتین کو بااختیار بنانے کے ایک اہم پہلو پر توجہ مرکوز کی گئی، یعنی اپنی صلاحیتوں کو پہچاننے کا اعتماد، قائم شدہ تصورات پر سوال اٹھانے کی ہمت اور زندگی بھر سیکھتے رہنے کا جذبہ۔

’ایڈووژن‘ کی ڈائریکٹر عظمیٰ قمر کی قیادت میں منعقدہ اس نشست میں شخصیت سازی، خود آگاہی اور تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں خواتین کو بااختیار بنانے والی صلاحیتوں کی اہمیت پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ اس موقع پر اسکول کی پرنسپل چمن جہاں بھی خصوصی طور پر موجود تھیں۔ انہوں نے خواتین کی ہمہ جہت ترقی اور تعلیم کو مرکزی اہمیت دینے والی اس پہل کی مکمل حمایت کی۔ شخصی ترقی اور ہنر مندی کے فروغ کے لیے تیار کیے گئے پروگرام ’نکھار‘ کا بنیادی مقصد خواتین میں خود اعتمادی پیدا کرنا، ان کی ابلاغی صلاحیتوں کو بہتر بنانا، قیادت کی صلاحیتوں کو فروغ دینا اور ان کی پوشیدہ صلاحیتوں اور خوبیوں کو پہچاننے میں مدد کرنا ہے۔ اس پروگرام کی بنیاد اس سادہ لیکن اہم یقین پر ہے کہ ترقی صرف نئے ہنر سیکھنے تک محدود نہیں، بلکہ ان خوف، پرانے تصورات اور ذہنی پابندیوں کو چھوڑنا بھی ضروری ہے جو اکثر لوگوں کو آگے بڑھنے سے روکتی ہیں۔ اس پروگرام کے پس منظر میں کارفرما سوچ کی وضاحت کرتے ہوئے ’آوازِ خواتین‘ کی رابطہ کار شارقہ ملک نے کہا، ’’تبدیلی ہی وہ واحد حقیقت ہے جو ہمیشہ برقرار رہتی ہے، لیکن تبدیلی کو قبول کرنا ہمیشہ آسان نہیں ہوتا۔ کبھی کبھی ہم جیسا بننا چاہتے ہیں، ویسا بننے کی سمت میں پہلا قدم ان باتوں کو بھولنا یا چھوڑنا ہوتا ہے جو ہمیں بچپن سے سکھائی جاتی رہی ہیں۔ ہمیں پرانے تصورات پر سوال اٹھانے، ان باتوں کو چھوڑنے جو ہمیں پیچھے کھینچتی ہیں، اور نئی چیزیں سیکھنے کے لیے اپنے اندر گنجائش پیدا کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ ترقی اس وقت شروع ہوتی ہے جب ہم خود کو دنیا کو ایک نئے زاویے سے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں اور اس طرح اپنے اندر چھپی نئی صلاحیتوں کو دریافت کرتے ہیں۔ ’نکھار‘ کے ذریعے ہماری کوشش ہے کہ خواتین کے لیے ایک ایسی جگہ بنائی جائے جہاں وہ سیکھ سکیں، سوال پوچھ سکیں، اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں اور پورے اعتماد کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔‘‘ یہ پہل خواتین کو بااختیار بنانے کے حوالے سے ’آوازِ خواتین‘ کے اس نظریے کی عکاسی کرتی ہے کہ یہ محض مواقع تک رسائی فراہم کرنے کا معاملہ نہیں، بلکہ ایک مسلسل جاری رہنے والا عمل ہے۔ تنظیم ایسے ماحول کی تشکیل پر زور دیتی ہے جہاں خواتین اپنی صلاحیتوں کو نکھار سکیں، اپنی آواز بلند کر سکیں اور اپنی زندگی سے متعلق فیصلے خود کرنے کے لیے بااختیار محسوس کریں۔

اس عمل میں تعلیمی اداروں کا کردار نہایت اہم ہے، کیونکہ وہ نوجوان خواتین کو اپنی طاقت پہچاننے، اپنے نقطۂ نظر کو وسیع کرنے اور مستقبل کے چیلنجوں کے لیے خود کو تیار کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ اسلامیہ گرلز انٹر کالج میں ’نکھار‘ پروگرام منعقد کرنے کا مقصد ان اہم موضوعات پر گفتگو کو ایسے تعلیمی اداروں تک پہنچانا ہے جہاں تعلیم صرف پیشہ ورانہ اہداف اور مستقبل کے روزگار کی راہیں متعین نہ کرے، بلکہ ذاتی خود اعتمادی اور خود انحصاری کو بھی فروغ دے۔ ’آوازِ خواتین‘ کے لیے ’نکھار‘ تعلیم، بیداری اور ہنر کی تعمیر کے ذریعے خواتین کی ترقی کو زیادہ آسان اور بامعنی بنانے کی ایک وسیع تر کوشش کا حصہ ہے۔ یہ پروگرام شرکا کو یہ احساس دلانے کی کوشش کرتا ہے کہ زیادہ خود اعتماد بننے کا مطلب یہ نہیں کہ ہر سوال کا جواب معلوم ہو، بلکہ اس کی ابتدا سوال پوچھنے کی خواہش، سیکھنے کے جذبے کو اپنانے اور خود کو تبدیل کرنے کی آزادی دینے سے ہوتی ہے۔ کیونکہ کبھی کبھی سب سے بامعنی تبدیلی کچھ نیا سیکھنے سے نہیں، بلکہ اسے سیکھنے کے لیے اپنے اندر جگہ پیدا کرنے سے شروع ہوتی ہے۔

طلبا میں نئے افسانہ نگاروں کو پڑھنے اور جاننے کا شوق ہونا چاہیے: پروفیسر صغیر افراہیم

شعبۂ اردو، سی سی ایس یونیورسٹی میں ’’اکیسویں صدی میں اردو افسانہ‘‘ موضوع پر آن لائن پروگرام کا انعقاد

میرٹھ 23/اکتوبر 2026ء ہمارے طالب علموں کو یہ سوال اٹھانے چاہئیں کہ کس طرح آج کے افسانہ نگار اپنے فن کو ترتیب دیتے ہیں۔ طالب علم جو بھی لکھنا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے درجہ بندی کریں۔ پھر اس پر لکھیں۔ طالب علم کسی بھی ایک ادیب کا انتخاب کریں اور اس پر لکھیں۔ اس طرح وہ بغیر الجھے لکھ سکتے ہیں۔۔۔ یہ الفاظ تھے معروف محقق و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم کے جو آیوسا اور شعبۂ اردو کے زیر اہتمام منعقد ’’اکیسویں صدی میں اردو افسانہ‘‘ موضوع پر اپنی صدارتی تقریر کے دوران ادا کر رہے تھے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے بچوں کو سوالات اٹھانے چاہئیں۔ طلبا میں نئے افسانہ نگاروں کو پڑھنے اور جاننے کا شوق ہونا چاہئے۔ ہمارے بچوں کو چاہئے کہ صبیحہ انور کو دیکھیں کہ کیسے اپنا نام روشن کر رہی ہیں اور کس طرح اپنی بات اپنی کہانیوں کے ذریعے دنیا تک پہنچا رہی ہیں۔ احمد صغیر جب ناول لکھتا ہے تو الگ انداز اور جب افسانہ لکھتے ہیں تو الگ۔ اس سے قبل پروگرام کا آغاز ایم۔ اے اردو کی طالبہ لائقہ نے تلاوت کلام پاک سے کیا۔ صدارت کے فرائض معروف ادیب و ناقد پروفیسر صغیر افراہیم نے انجام دیے۔ مہمانان کے بطور پروفیسر محمد کاظم [دہلی یونیورسٹی] [ڈاکٹر صادقہ نواب سحر] معروف فکشن نگار، مہاراشٹر [احمد صغیر] معروف فکشن نگار و ناقد، گیا [ڈاکٹر وصی اعظم انصاری] اسسٹنٹ پروفیسر، کے ایم سی یونیورسٹی، لکھنؤ [نے آن لائن شرکت فرمائی۔ پروگرام میں آیوسا کی صدر پروفیسر ریشما پروین بھی موجود رہیں۔ مقالہ نگار کے بطور بی اے آنرز کے طالب علم محمد ندیم اور ایم اے اردو کی طالبہ نمرہ نے شرکت کی۔ استقبالیہ کلمات نایاب اور نظامت کے فرائض شعبے کے ریسرچ اسکالر شاکر مطلوب اور شکریے کی رسم مہوش نے ادا کی۔ اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مشہور و معروف فکشن نگار ڈاکٹر صادقہ نواب سحر نے کہا کہ اس طرح کے پروگرام بہت کم عمل میں آتے ہیں اور یہ بہت ہی عمدہ پروگرام ہے۔ اس سے طالب علم خوب فیض یاب ہو رہے ہیں۔ میں افسانے کے تعلق سے یہ سوچتی ہوں کہ زندگی خود ایک کہانی ہے۔ زندگی کے ہر قدم پر ایک نیا افسانہ نمودار ہوتا ہے۔ زندگی کے ہر پہلو میں افسانہ موجود ہے۔ اکیسویں صدی کے افسانے کی بات کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ نئے موضوعات کے ساتھ ساتھ پرانے موضوعات بھی چلتے رہتے ہیں۔ ابھی اور بہت سے موضوعات ایسے ہیں جن پر لکھنے کی ضرورت ہے۔ مثلاً ماب لنچنگ، تھرڈ جینڈر وغیرہ موضوعات پر مزید لکھنے کی ضرورت ہے۔ نہ صرف طالب علم بلکہ اساتذہ کے لیے بھی تنقید نہایت اہم ہے۔ تنقید سے بہت سی باتیں سامنے آتی ہے۔ معروف فکشن نگار و ناقد احمد صغیر نے کہا کہ میری ایک کتاب ہے ’’اردو میں دلت افسانے‘‘ اس کتاب کا مطالعہ طالب علموں کو ضرور کرنا چاہئے۔ اکیسویں صدی میں جتنے افسانے اور ناول تحریر کیے گئے شاید ہی کسی اور صدی میں لکھے گئے ہوں۔ نئی صدی میں نئی ایجادات ہوتی ہیں اور تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں جس کا اثر اردو ادب میں بھی دیکھنے کو ملتا ہے۔ اکیسویں صدی کے افسانہ کو ہم دو حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ پہلا 1960ء کے بعد کا زمانہ اور دوسرا 2004ء کے بعد کا زمانہ۔ صادقہ نواب سحر، شائستہ فاخری، علیم اسماعیل، تسنیم فاطمہ، عبد الصمد وغیرہ ایسے افسانہ نگار ہیں جنہوں نے 2001ء کے بعد لکھنا شروع کیا۔ دلت مسائل پر اقبال مجید، شموئل احمد، وغیرہ نے بہت افسانے لکھے۔ اکیسویں صدی میں مذہبی تصاویر بھی دیکھنے کو ملتی ہیں اور ماب لنچنگ پر بھی کام ہوا ہے جس میں اسلم جمشید پوری کا افسانہ ’’عیدگاہ سے واپسی‘‘ اسی موضوع پر ہے۔ تھرڈ جینڈر جیسے موضوعات پر بھی اکیسویں صدی میں کام ہوا ہے ساتھ ہی لو ان ریلیشن شپ اور ہجرت وغیرہ جیسے موضوعات پر بھی۔ میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ اکیسویں صدی میں جو موضوعات ابھر کر سامنے آئے ہیں اس کے لیے ہمارے افسانہ نگار قابل مبارک باد ہیں۔ آج کا ایک مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے بچے آج پڑھ رہے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ کلاسیکی ادب بھی پڑھیں اور جدید ادب بھی۔ ڈاکٹر وصی اعظم انصاری نے کہا کہ صادقہ نواب سحر نے نثر ہی نہیں بلکہ شاعری میں بھی دلت سماج کی عکاسی کی ہے۔ صادقہ نواب سحر جیسے مصنفین نے دلت اور پسماندہ طبقات کی آواز کو دنیا تک پہنچایا ہے۔

علی گڑھ، مراد آباد گرین فیلڈ ایکسیس کنٹرول کوریڈور بلند شہر سے گزرے گا

ضلع کی دو تحصیلوں کے 33 دیہاتوں کی زمینوں کی خرید و فروخت پر پابندی لگائی گئی

بلند شہر 23/اکتوبر (پریس ریلیز) نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا کی طرف سے تجویز کردہ علی گڑھ/مراد آباد گرین فیلڈ ایکسیس کنٹرول کوریڈور ضلع کی دو تحصیلوں سے ہو کر گزرے گا۔ کوریڈور کی تعمیر کو دھیان میں رکھتے ہوئے ڈبائی اور شکارپور تحصیلوں کے 33 گاؤوں کی زمین کے بیعنامے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے پابندی لگا دی ہے۔ ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے نیشنل ہائی ویز اتھارٹی آف انڈیا کی طرف سے تجویز کردہ علی گڑھ/مراد آباد گرین فیلڈ ایکسیس کنٹرول کوریڈور کی تعمیر کو دھیان میں رکھتے ہوئے ڈبائی اور شکارپور تحصیلوں میں زمین کے بیعناموں پابندی لگا دی ہے۔ ڈبائی تحصیل کے امرپور، کھسرانہ ہری سنگھ، ہیرا پور خورد، کھیڑیا بخش، دولت پور خورد، دان گڑھ، شیخو پور اور اودے پور خورد سمیت 23 دیہاتوں میں زمینوں کی خرید و فروخت روک دی گئی ہے، اس کے علاوہ شکارپور تحصیل کے چونڈھیرہ، برکھیڑا، دھوروٗ، بہلول پور، چھتاری، سدھ پور سمیت 10 گاؤوں میں زمین کی خرید و فروخت پر پابندی لگا دی ہے۔ ان دیہاتوں میں زمین کے استعمال میں تبدیلی، سب ڈویژن، کالونی ڈیولپمنٹ میپ کی منظوری، سیل ڈیڈ اور ریونیو سے متعلق دیگر کارروائیوں کے لیے نیشنل ہائی وے پروجیکٹ مراد آباد کے عمل آوری یونٹ سے اجازت لینے کے بعد ہی کارروائی کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں۔

بلند شہر ضلع میں گریجویٹ اور ڈویژن ٹیچر کیلئے کی گئی ووٹنگ کا عمل اختتام پذیر

بلند شہر، سکندرآباد میں بنائے گئے پولنگ مراکز کا ڈی ایم اور ایس ایس پی نے معائنہ کیا

بلند شہر 23/اکتوبر (پریس ریلیز) اتر پردیش قانون ساز کونسل کے میرٹھ ڈویژن کے گریجویٹ اور ڈویژن ٹیچر کے انتخابات کے محفوظ، پرامن اور شفاف انعقاد کے لیے پولنگ مراکز پر کیے گئے انتظامات کا جائزہ لینے کے لیے ضلع الیکشن افسر/ضلع مجسٹریٹ کمار ہرش نے ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ کے ساتھ پولنگ مراکز پر جاری ووٹنگ کے عمل کا معائنہ کیا۔ واضح ہو کہ ضلع کے 22 مراکز پر 65 پولنگ بوتھس پر ووٹنگ ہوئی۔ کل 17,686 ووٹرز میں سے گریجویٹ کے 10,768 اور ٹیچر کے لیے 918,6 ووٹ ڈالے گئے۔ ووٹنگ صبح 8 بجے سے شام 4 بجے تک جاری رہی۔ تمام مراکز پر ووٹنگ پرامن رہی اور ویڈیو گرافی کی گئی۔ سکیورٹی کے لیے سات زونل اور 20 سیکٹر مجسٹریٹس تعینات کیے گئے تھے۔ ووٹنگ کے بعد بیلٹ باکس کو سخت حفاظتی انتظامات میں اسٹرانگ روم میں رکھا گیا۔ 27 اکتوبر کو میرٹھ میں گنتی ہوگی۔ بلند شہر کے بلاک ڈیولپمنٹ آفس میں گریجویٹس کے لیے 318 اور 319 اور اساتذہ کے لیے 95 بوتھ کا معائنہ کرتے ہوئے پریزائیڈنگ افسران سے ووٹنگ کے نتائج کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ انہیں ووٹنگ کے عمل کے پرامن انعقاد کو یقینی بنانے کی ہدایت کی گئی۔ ووٹنگ ختم ہونے کے بعد پریزائیڈنگ افسران نے تمام ضروری فارم مکمل کیے اور بیلٹ باکس اسٹرانگ روم میں جمع کرا دیے۔ سکیورٹی کے پیش نظر پولیس کی بھاری نفری تعینات رہی۔

معائنہ کے دوران ضلع الیکشن آفیسر کمار ہرش نے ایس ایس پی دنیش کمار سنگھ کے ہمراہ اگرسین انٹر کالج سکندرآباد میں گریجویٹ بوتھس 350، 351، 352، 353، 354 اور 111 ٹیچر بوتھ کا معائنہ کرتے ہوئے ووٹنگ کے جاری عمل کا جائزہ لیا۔ یہاں انہوں نے پریزائیڈنگ آفیسر سے معائنہ کے وقت تک کی ووٹنگ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہوئے ہدایت کی کہ ووٹنگ ختم ہونے کے بعد تمام ضروری فارم پُر کر کے بیلٹ باکس اسٹرانگ روم میں جمع کرائے جائیں۔ انہوں نے پولنگ ایجنٹس سے بھی بات کی اور انہیں ہدایت کی کہ وہ ووٹرز کو مطلع کریں اور سو فیصد ووٹر ٹرن آؤٹ کو یقینی بنانے کے لیے ووٹ دیں۔ اس کے علاوہ ضلع الیکشن افسر نے ڈی اے وی ڈگری کالج بلند شہر میں بھی گریجویٹ بوتھ 312 سے 317 اور ٹیچر بوتھ 93 کا بھی معائنہ کیا۔ اس موقع پر سب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، اے ایس پی اور تحصیلدار موجود تھے۔

بھارتی روایت اور ذاتی اسٹائل کا حسین امتزاج ہیں ایشپر اجیولز: اداشرما

ایشپرا جیمز اینڈ جیولز کا بھرائچ میں آغاز، روایت اور جدید ڈیزائن اب ایک ھی چھت کے نیچے

بہرائچ: زیورات کی دنیا میں وراثت، معیار اور اعتماد کی پہچان رکھنے والے برانڈ ایشپر اجیمز اینڈ جیولز نے بیک وقت چار شہروں میں توسیع کر کے اپنی وراثت کو ایک نئی جہت دی ہے۔ بہرائچ میں اداکارہ اداشرما نے آج برانڈ کے نئے شوروم کا افتتاح کیا۔ گورکھپور میں 1940 میں شروع ہونے والا یہ جیولری برانڈ اب بہرائچ کے صارفین کے لیے بھی سونے، ہیرے اور چاندی کے زیورات کی اپنی منفرد رینج لے کر آیا ہے۔ اس آغاز کے ساتھ برانڈ نے اتر پردیش میں اپنی رسائی کو مزید وسیع کیا ہے۔ افتتاحی تقریب میں ایشپر اجیمز اینڈ جیولز کے ڈائریکٹرز، بھو فرنچائز کی مالک سمیترا دیوی حلسیان، سمیر حلسیان اور روپالی حلسیان موجود رہے۔ بہرائچ کے علاوہ لکھنؤ، مرزا پور اور بہار کے بیتیا میں بھی نئے شورومز کا افتتاح کیا گیا۔ ان چار شورومز کے آغاز کے ساتھ برانڈ کے فعال اسٹورز کی تعداد 16 سے بڑھ کر 20 ہو گئی ہے۔ کمپنی نے مارچ 2028 تک ملک بھر میں 30 اسٹورز چلانے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ بیتیا میں نئے شوروم کے آغاز کے ساتھ برانڈ نے پہلی مرتبہ بہار میں بھی قدم رکھا ہے۔ بہرائچ کے نئے شوروم میں صارفین کو سونے، ہیرے اور چاندی کے زیورات کی وسیع رینج دستیاب ہوگی۔ روایتی اور دلہنوں کے زیورات کے ساتھ جدید ڈیزائن کے زیورات بھی یہاں ملیں گے۔ شوروم میں ایشپرا کے لائف اسٹائل جیولری برانڈ ’جویل اسٹوری‘ کے لیے خصوصی اسٹور ان اسٹور انتظام کیا گیا ہے۔ اس میں نوعمر افراد، نوجوانوں اور تقریباً 40 سال تک کی عمر کے صارفین کے لیے 9 سے 22 کیرٹ تک کے زیورات شامل ہیں۔

علما کی اپیل: اہل حضرات اپنا نام ووٹر لسٹ میں ضرور شامل کرائیں

ووٹر لسٹ میں نام شامل کرنے کے لیے 24 تاریخ کو خصوصی کیمپ

گورکھپور، ملک میں جمہوریت کے استحکام اور ہر شہری کی شمولیت کو یقینی بنانے کے لیے الیکشن کمیشن نئے ووٹرز کو انتخابی فہرستوں میں شامل کرنے کے لیے خصوصی مہم چلا رہا ہے، جس کے تحت 24 اکتوبر کو ضلع کے تمام پولنگ اسٹیشن (بوتھ) پر خصوصی کیمپس کا انعقاد کیا جائے گا، نئے نام فارم-6 کے ذریعے شامل کیے جائیں گے۔ جمعہ کے روز اس اہم مسئلے پر توجہ دیتے ہوئے علما کرام نے تمام ووٹروں سے اپیل کی کہ وہ اپنی جمہوری ذمہ داریوں کو بیداری کے ساتھ ادا کریں، انہوں نے تمام نئے ووٹرز یا وہ جن کے نام ووٹر لسٹ میں نہیں ہیں سے پرزور اپیل کی کہ وہ ضروری دستاویزات کے ساتھ اپنے بوتھ پر پہنچیں اور فارم بھر کر ووٹر لسٹ میں اپنا نام لازماً جڑوالیں۔ سبز پوش ہاؤس مسجد جعفرا بازار میں عوام سے اپیل کرتے ہوئے قاری محمد انس نقشبندی نے کہا کہ ووٹ ڈالنا نہ صرف ہمارا حق ہے بلکہ ایک سماجی اور جمہوری ذمہ داری بھی ہے، انہوں نے ایسے نوجوانوں پر زور دیا جو 18 سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں یا جن کا نام کسی وجہ سے ووٹر لسٹ میں نہیں ہے وہ اس خاص مہم سے فائدہ اٹھائیں، 24 اکتوبر کو اپنے قریبی بوتھ پر جائیں اور احتیاط سے فارم-6 پُر کریں و اپنا نام ووٹر لسٹ مین شامل کرائیں۔ مسجد کے امام حافظ رحمت علی نظامی نے کہا کہ ایک باخبر ووٹر ایک مضبوط قوم کا ضامن ہوتا ہے، جب ہم ووٹر لسٹ میں اپنا نام درج کراتے ہیں تو ہم بالواسطہ طور پر ملک کی ترقی، سلامتی اور روشن مستقبل میں اپنا حصہ ڈالتے ہیں۔

وزیر اعلیٰ نے آئندہ دیپوتسو کی تیاریوں کا جائزہ لیا

دسواں دیپوتسو ہندوستانی ثقافت، سناتن روایت اور عوامی عقیدت کا عظیم الشان جشن ہوگا

لکھنؤ۔ اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے کہا کہ ایودھیا میں منعقد ہونے والا 10 واں دیپوتسو ہندوستانی ثقافت، سناتن روایت اور عوامی عقیدے کا شاندار جشن ہوگا۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی رہنمائی میں 2017 میں شروع ہونے والے دیپوتسو کے سفر کو اب عالمی سطح پر پہچان مل گئی ہے۔ اس سال، دیپوتسو کی ایک دہائی کی تکمیل کے موقع پر، رام کی پیڈی سمیت پوری اودھپوری کو پچھلے سالوں کی طرح لاکھوں چراغوں سے روشن کیا جائے گا۔ چیف منسٹر اپنی سرکاری رہائش گاہ پر بلائی گئی ایک اعلیٰ سطحی میٹنگ میں 7 نومبر کو منعقد ہونے والے دیپوتسو کی تیاریوں کا جائزہ لے رہے تھے۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ تمام انتظامات مذہبی وقار، ثقافتی روایت اور تقریب کی شان وشوکت کو مدنظر رکھتے ہوئے کئے جائیں۔ عازمین اور مہمانوں کی سہولت، حفاظت، ہموار آمدورفت، روشنی، صفائی اور مناسب رہنمائی پر خصوصی توجہ دی جائے۔

چیف منسٹر کو تیاریوں کے بارے میں مطلع کرتے ہوئے ایڈیشنل چیف سکریٹری، سیاحت اور ثقافت نے بتایا کہ دیپوتسو تین بڑے مراحل میں منعقد کیا جائے گا۔ پہلے مرحلے میں ساکیت کالج سے ایک عظیم الشان جلوس نکالا جائے گا۔ یہ رامائن کے مناظر اور ثقافتی پیشکشوں کے ذریعے بھگوان رام کی زندگی کے نظریات کو ظاہر کرے گا۔ دوسرے مرحلے میں رام کتھا پارک میں بھگوان رام اور ماں سیتا کی تصویروں کی علامتی آمد، بھرت کی ملاقات اور بھگوان رام کی تاجپوشی شامل ہوگی۔ تیسرے مرحلے میں سریو آرتی، چراغوں کی روشنی، رام کی پیڈی میں 200 فنکاروں کی پرفارمنس، 2,100 ڈرونز کے ذریعے رامائن پر مبنی فضائی شو، لیزر پروجیکشن، گونڈا پل کے قریب سبز آتش بازی، اور بین الاقوامی رام لیلا کا اسٹیج شامل ہوگا۔ تقریباً 35,000 رضا کار شرکت کریں گے۔ 2,147 شرکاء کی طرف سے سریو آرتی، 2,100 دیسی ڈرونز کی فضائی پیشکشیں، 3D پروجیکشنز، اور مختلف ثقافتی پروگرام بڑے پرکشش مقامات ہوں گے۔ اس کا مقصد ڈیجیٹل میڈیا کے ذریعے 50 ملین سے زیادہ لوگوں تک پہنچنا ہے۔ جائزے سے یہ بات سامنے آئی کہ اتر پردیش، مدھیہ پردیش، اڈیشہ، کرناٹک، جھارکھنڈ، مغربی بنگال، مہاراشٹر، آسام، راجستھان، بہار، کیرالہ، گوا اور تلنگانہ کے تقریباً 1000 فنکار اس تقریب میں لوک فنون اور رقص کی روایات پیش کریں گے۔ 12 ممالک کے ثقافتی نمائندوں کی بھی شرکت متوقع ہے۔ بھارت میں تعینات غیر ملکی سفیروں اور بیرون ملک تعینات بھارتی سفارت کاروں کو بھی مدعو کیا جا رہا ہے۔

چیف منسٹر نے ہدایت دی کہ شری رام جنم بھومی تیرتھ کھیت کے عہدیداروں اور ایودھیا کے قابل احترام سنتوں کے ساتھ تال میل کر کے تیاریوں کو حتمی شکل دی جائے اور مقامی کاروباری اور سماجی تنظیموں کو اس میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے یہ بھی ہدایت دی کہ 26 اکتوبر کو مہارشی والمیکی جینتی کے موقع پر تمام اضلاع کے مندروں میں والمیکی رامائن کی مسلسل تلاوت، رامائن پر مبنی پریزنٹیشنز اور پینٹنگ کی سرگرمیوں کا اہتمام کیا جائے۔ میٹنگ میں چترکوٹ میں رام گھاٹ کی ترقی اور عقیدت مندوں کے لیے بہتر سہولیات پر بھی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ حالیہ شدید بارشوں اور سیلاب سے متاثر ہونے والے علاقوں کو ترجیحی بنیادوں پر دوبارہ تیار کیا جائے۔ انہوں نے دکانوں کی منظم بحالی، نالوں کی مضبوطی اور تلسی پلیٹ فارم کی ترقی کو تیزی سے مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ رام گھاٹ کی ترقی میں مقامی مذہبی اور تاریخی اہمیت اور عوامی جذبات کو مدنظر رکھا جانا چاہیے۔ مستقبل میں سیلاب کی صورتحال اور عقیدت مندوں کی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے تعمیراتی کام کے معیار کو یقینی بنایا جانا چاہیے۔

گائے کے تحفظ میں لاپرواہی برداشت نہیں کی جائے گی

کیشو پرساد موریہ نے ریاست بھر میں گائے کی پناہ گاہوں کی باقاعدہ نگرانی کی ہدایات دی

لکھنؤ: اتر پردیش کے نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے گائے پناہ گاہوں میں مویشیوں کے تحفظ، دیکھ بھال اور انتظامات میں لاپرواہی کے معاملات کو سنجیدگی سے لیتے ہوئے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ بدایوں ضلع کے دو بلاک ڈیولپمنٹ افسران کے خلاف تادیبی کارروائی کی گئی ہے۔ کاس گنج ضلع کے پٹیالی ڈیولپمنٹ بلاک کے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر سنجیو کمار کو مبینہ ویڈیو واقعہ کے سلسلے میں معطل کر کے ہیڈ کوارٹر سے منسلک کر دیا گیا ہے۔

مسٹر موریہ نے محکمہ دیہی ترقی کے سینئر عہدیداروں کو ہدایت دی ہے کہ وہ ریاست میں تمام گاؤ شیلٹرز کی باقاعدہ نگرانی کو یقینی بنائیں۔ جہاں کہیں بھی بدانتظامی، بے ضابطگی، وسائل کی کمی یا مویشیوں کی دیکھ بھال میں لاپرواہی پائی جائے تو متعلقہ حکام کو جوابدہ ٹھہرایا جائے اور قواعد کے مطابق تعزیری کارروائی کی جائے۔

مسٹر موریہ نے بدایوں ضلع کے میون ڈیولپمنٹ بلاک کے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر مسٹر راکیش کمار نیرالا کو ابھیگاؤں گوشالا میں 20 مویشیوں کی موت کے معاملے میں پہلی نظر میں ذمہ دار پایا ہے۔ گوشالا میں 100 مویشی رکھنے کی تجویز کردہ گنجائش کے باوجود وہاں 428 مویشی محفوظ پائے گئے۔ ضلع میں ریڈ الرٹ جاری ہونے کے باوجود عارضی انتظامات اور اضافی شیڈز کا انتظام نہ کرنا سنگین غفلت قرار دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں، اتر پردیش گورنمنٹ سرونٹ (ڈسپلن اینڈ اپیل) رولز، 1999 کے قاعدہ 7 کے تحت تادیبی کارروائی شروع کی گئی ہے اور جوائنٹ ڈیولپمنٹ کمشنر، بریلی ڈویژن کو انکوائری افسر کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔

اسی طرح بدایوں کے سالار پور ترقیاتی بلاک کے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر مسٹر تن کمار کے خلاف لاپرواہی اور گائے کے ایک گودام میں 14 مویشیوں کی موت کے الزام میں تادیبی کارروائی شروع کی گئی ہے۔ کاس گنج ضلع کے پٹیالی ڈیولپمنٹ بلاک کے بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر مسٹر سنجیو کمار کے سامنے آنے والے ایک مبینہ ویڈیو کا ازخود نوٹس لیتے ہوئے، مسٹر موریہ نے پہلی نظر میں سنگین بے ضابطگیوں کی نشاندہی کرنے کے بعد، انہیں معطل کر کے ہیڈ کوارٹر سے منسلک کر دیا۔

نائب وزیر اعلیٰ کیشو پرساد موریہ نے واضح کیا کہ گائے کا تحفظ حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ یہ متعلقہ عہدیداروں کی ذمہ داری ہے کہ وہ گائے پناہ گاہوں میں چارہ، پانی، مناسب شیڈ، صفائی ستھرائی اور جانوروں کی مناسب دیکھ بھال کو یقینی بنائیں۔ اگر کوئی اہلکار غفلت، بے ضابطگی، بدعنوان یا خلاف ضابطہ کام کرتا پایا گیا تو اس کے خلاف قواعد کے مطابق سخت کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ انہوں نے عہدیداروں کو ہدایت دی کہ وہ گائے کی پناہ گاہوں کا باقاعدگی سے سائٹ پر معائنہ کریں، خامیوں کی فوری اصلاح کو یقینی بنائیں اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ گائے کے تحفظ میں کسی بھی سطح پر کوئی غفلت نہ برتی جائے۔

گیارہواں جسٹس مرتضیٰ حسین موٹ کورٹ کمپٹیشن کا افتتاح

لکھنؤ۔ یونٹی پی۔ جی۔ کالج جسٹس مرتضیٰ حسین روڈ، بسنت کنج آئی۔ آئی۔ ایم۔ بائی پاس روڈ، لکھنؤ میں گیارہواں جسٹس مرتضیٰ حسین موٹ کورٹ کمپٹیشن کا افتتاح ہوا۔ اس کمپٹیشن میں قریب ۲۵ ٹیموں نے حصہ لیا۔ ان میں جامعہ ملیہ اسلامیہ یونیورسٹی، دہلی، سمبوسس لا کالج، پونا، نیشنل یونیورسٹی آف اسٹڈی اینڈ رسرچ، رانچی، سینٹرل یونیورسٹی آف ساؤتھ بہار، کوانٹم یونیورسٹی، دہرادون، پارل یونیورسٹی، گجرات، آئی۔ آئی۔ ایل۔ ایم۔ یونیورسٹی، گریٹر نوئڈا، سی۔ ایس۔ ایم۔ یو۔ کانپور، یونیورسٹی آف لکھنؤ، بی۔ بی۔ اے۔ یو، لکھنؤ کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی جسٹس مسٹر وشنو سہائے اور جسٹس رمیش سنہا، چھتیس گڑھ نے چراغ روشن کر کے پروگرام کا افتتاح کیا۔ انھوں نے طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ ایسے پرگراموں میں شریک ہوتے رہنا چاہیے تا کہ کورٹ کے اصولوں کی جانکاری ہوتی رہے۔ کمپٹیشن کے پہلے دن رسرچ ٹیسٹ، ڈرا آف لارڈس اور میموریل ایکسچینج کا انعقاد ہوا۔ اس موقع پر کالج کے چیرمین جسٹس امتیاز مرتضیٰ، وائس چیرپرسن ثمینہ امتیاز، سیکریٹری مرتضیٰ حسنین خان، کوآرڈینیٹر اسما جاوید، پرنسپل ڈاکٹر سنیل دھون و اساتذہ موجود تھے۔

یوپی میں فرضی ٹیچروں پر الہ آباد ہائی کورٹ سخت، درجہ ایک سے 8 تک کے تمام ٹیچروں کو جمع کرنے ہوں گے تعلیمی سرٹیفکیٹ

لکھنؤ: 23 اکتوبر (پی این ایس) الہ آباد ہائی کورٹ نے ایسے اساتذہ کے خلاف سخت موقف اختیار کیا ہے جو اتر پردیش کے بنیادی تعلیم کے محکمے میں فرضی دستاویزات کی بنیاد پر یا دوسرے امیدواروں کے تعلیمی سرٹیفکیٹ کا استعمال کر کے ملازمتیں حاصل کرتے ہیں۔ ریاست بھر میں سامنے آنے والے بڑے پیمانے پر دھوکہ دہی کا نوٹس لیتے ہوئے، ہائی کورٹ نے ایک سخت حکم جاری کیا ہے جس میں ریاست کے گریڈ 1 سے 8 تک کے تمام اساتذہ کو اپنے تقرری خطوط اور تمام تعلیمی دستاویزات کی واضح کاپیاں متعلقہ حکام کو جمع کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک ہی دستاویز پر 10-10 لوگوں نے حاصل کی نوکری: الہ آباد ہائی کورٹ کے جسٹس ونود دیواکر کی سنگل بنچ اسی طرح کے ایک دھوکہ دہی کے معاملے کی سماعت کر رہی تھی جس میں ایک خاتون عرضی گزار نے گورکھپور ضلع کے جامع پرائمری اسکول، برائی پار، کوڈی پور میں کام کرنے والی کسم لتا سریواستو نامی حقیقی ٹیچر کے تعلیمی دستاویزات کا استعمال کرتے ہوئے دھوکہ دہی سے نوکری حاصل کی۔ سماعت کے دوران، عدالت کو معلوم ہوا کہ اسپیشل ٹاسک فورس (ایس ٹی ایف) کی تحقیقات کے باوجود، خاتون درخواست گزار تصدیق کے لیے اپنے دستاویزات جمع کرانے سے گریز کرتی رہی۔ تحقیقات میں چونکا دینے والی سچائی کا انکشاف ہوا ہے کہ فرضی دستاویزات کے ذریعے ریاست میں بڑے پیمانے پر روزگار حاصل کیا گیا ہے۔ عدالت نے تہلکہ خیز ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ معاملے کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بہت سے معاملات میں 10 یا اس سے زیادہ لوگوں نے تعلیمی دستاویزات کا صرف ایک سیٹ استعمال کر کے تدریسی عہدے حاصل کیے ہیں۔

ایک ہفتہ میں جمع کرنے ہوں گے تمام اصل ریکارڈ: ہائی کورٹ نے حکم دیا ہے کہ کلاس 1 سے 8 میں کام کرنے والے تمام اساتذہ کو بیسک ایجوکیشن آفیسر (BSA) کے دفتر سے نوٹیفکیشن کے ایک ہفتے کے اندر اپنے تمام دستاویزات جمع کرانا ہوں گے۔

جمع کرائے جانے والے دستاویزات میں شامل ہیں:

ہائی اسکول، انٹرمیڈیٹ، اور گریجویشن مارک شیٹس اور سرٹیفکیٹ

B.Ed.، D.El.Ed.، BTC، یا B.El.Ed. ڈگری، TET یا CTET سرٹیفکیٹ

رشتہ داروں کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں۔ حلف نامہ لازمی ہے: عدالت نے تمام اساتذہ کو بیان حلفی جمع کرانے کی بھی ہدایت کی ہے۔ اس حلف نامے میں، اساتذہ کو اپنے تمام قریبی رشتہ داروں کی مکمل تفصیلات فراہم کرنا ہوں گی جو اس وقت اتر پردیش کے محکمہ تعلیم میں بیسک ایجوکیشن آفیسر (BSA) یا اس سے اوپر کی سطح پر انتظامی عہدوں پر فائز ہیں یا رہ چکے ہیں۔

ہائی کورٹ نے دھوکہ دہی کے ذریعے اساتذہ بننے والوں کو پھٹکار لگاتے ہوئے کہا، "کسی ایسے شخص سے ایک اچھے استاد کی اخلاقی خوبیوں کی امید کیسے کی جا سکتی ہے جس نے اپنے کیریئر کی شروعات ان ہی اہلکاروں کو دھوکہ دے کر کی ہو، جس نے انہیں تعینات کیا تھا؟ کوئی ایسے شخص پر کیسے بھروسہ کر سکتا ہے جو اپنی نگرانی میں پڑھنے والے معصوم بچوں کے اعتماد کو برقرار رکھنے کے لیے سسٹم کو دھوکہ دے سکتا ہے؟" اس سے قبل، ایک کوآرڈینیٹنگ بنچ نے ریاست کے چیف سکریٹری کو بھی ایسے تمام فرضی اساتذہ کی تقرریوں کو فوری طور پر منسوخ کرنے، ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کرنے اور ان کو ادا کی گئی تنخواہوں کی 100 فیصد وصولی کی ہدایت کی تھی۔ ہائی کورٹ نے ریاست کے تمام بنیادی تعلیمی افسران کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں کے اسکولوں کے پرنسپلوں اور انچارج پرنسپلوں کو دستاویزات کی تالیف کو یقینی بنانے کے لیے فوری طور پر احکامات جاری کریں۔ الہ آباد ہائی کورٹ اس انتہائی متنازعہ اور حساس کیس کی اگلی سماعت 4 نومبر 2026 کو کرے گی، جس میں حکومت اور محکمہ کو اس حکم کی تعمیل پر پیش رفت رپورٹ پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔

یوپی میں حکومت نے کئے 14 پی سی ایس افسران کے تبادلے

لکھنؤ: 23 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش میں یوگی حکومت نے جمعرات کی رات دیر گئے ایک بڑا انتظامی ردوبدل کیا۔ حکومت نے 14 پی سی ایس افسران کے تبادلے کے احکامات جاری کر دیئے۔ ان میں آٹھ ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ (ADMs) اور پانچ سب ڈویژنل مجسٹریٹس (SDMs) شامل ہیں۔ دو ایڈیشنل میونسپل کمشنرز اور ایک اسسٹنٹ میونسپل کمشنر کے دائرہ اختیار میں بھی تبدیلی کی گئی ہے۔ افسران کو مختلف اضلاع اور چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر میں نئی ؟؟ ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔

ان پی سی ایس افسران کو نئی تعیناتیاں ملیں: حکومت کے جاری کردہ حکم نامے کے مطابق جن افسران کا تبادلہ کیا گیا وہ درج ذیل ہیں۔

شیو پرتاپ شکلا: جھانسی کے اے ڈی ایم سے لے کر چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر میں اسپیشل آفیسر تک۔

سنجے چاولہ: اعظم گڑھ کے اے ڈی ایم سے لے کر جھانسی کے اے ڈی ایم (ایڈمنسٹریشن) تک۔

سدھارتھ: رائے بریلی کے اے ڈی ایم سے لے کر اعظم گڑھ کے اے ڈی ایم (ایڈمنسٹریشن) تک۔

اشوک کمار گپتا: گونڈہ کے ایس ڈی ایم سے رائے بریلی کے اے ڈی ایم تک۔

وکاس سنگھ: اسسٹنٹ میونسپل کمشنر، لکھنؤ میونسپل کارپوریشن سے ایس ڈی ایم، گونڈا۔

راجیو کمار شکلا: ایڈیشنل میونسپل کمشنر، پریاگ راج سے اے ڈی ایم، اعظم گڑھ۔

دیویندر پرتاپ سنگھ: ایس ڈی ایم، اناؤ سے ایڈیشنل میونسپل کمشنر، پریاگ راج۔

گورو سریواستو: اے ڈی ایم، سدھارتھ نگر چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر میں اسپیشل آفیسر سے۔

سندیپ کمار سریواستو: اے ڈی ایم (جوڈیشل)، اٹاوہ سے اے ڈی ایم، سدھارتھ نگر۔

منوج پرکاش: ایس ڈی ایم، جالون سے اے ڈی ایم (جوڈیشل)، اٹاوہ۔

انکت شکلا: ایس ڈی ایم، لکھنؤ سے اے ڈی ایم (ایڈمنسٹریشن)، کانپور دیہات۔

نریندر سنگھ: اے ڈی ایم، اعظم گڑھ سے اے ڈی ایم (جوڈیشل)، کانپور دیہات۔

آتمسو روپ سریواستو: ایس ڈی ایم، پریاگ راج سے اے ڈی ایم (جوڈیشل)، سہارنپور۔

ابھینو رنجن سریواستو: ایڈیشنل میونسپل کمشنر، لکھنؤ میونسپل کارپوریشن سے چیف الیکٹورل آفیسر کے دفتر میں اسپیشل آفیسر۔ اس حکومتی ردوبدل کے بعد متعلقہ اضلاع اور میونسپل کارپوریشنز میں افسران کی نئی ذمہ داریوں کا تعین کیا گیا ہے۔

محکمہ سماجی بہبود کا کام ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سے آسان ہو جائے گا: آنند کمار

لکھنؤ۔ جدید ٹیکنالوجی حکومتی کارروائیوں کو آسان، زیادہ موثر اور زیادہ شفاف بنانے میں تیزی سے اہم کردار ادا کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے محکمہ سماجی بہبود انتظامی عمل کو بہتر بنانے، ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے استعمال اور افسران اور ملازمین کی استعداد کار بڑھانے سے متعلق مختلف پہلوؤں پر توجہ دے رہا ہے۔ ڈپٹی ڈائریکٹر، سماجی بہبود محکمہ آنند کمار سنگھ نے کہا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی سرکاری کام کو آسان اور تیز کر سکتی ہے۔ ان ٹیکنالوجیز کو سرکاری خطوط تیار کرنے، فائلوں کو نوٹ کرنے اور ڈرافٹ کرنے، رپورٹوں کا خلاصہ کرنے، ترجمہ کرنے اور پیشکشوں کی تیاری کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ان امکانات پر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا اتر پردیش اکیڈمی آف ایڈمنسٹریشن اینڈ مینجمنٹ (RUPAM)، لکھنؤ میں منعقدہ مذاکرہ میں تبادلہ خیال کیا گیا، جس میں محکمہ کے افسران نے شرکت کی۔ پروگرام میں ای۔آفس، انسانی وسائل کا انتظام، سرکاری اسکیموں میں شفافیت، مستفید ہونے والوں کی شناخت اور مختلف محکموں کے درمیان ہم آہنگی جیسے موضوعات کا بھی احاطہ کیا گیا۔ مزید برآں، دفتری عمل کو آسان بنانے، فیصلہ سازی میں تاخیر کو کم کرنے اور کام کی جگہ پر بہتر مواصلات اور ٹیم ورک کو فروغ دینے جیسے پہلوؤں پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

'مسلمان آخر کب تک دوسروں کے لیے دری بچھاتا رہے گا؟'

اوم پرکاش راج بھر کا بیان، اعظم خان سے اکھلیش کی ملاقات صرف انتخابی جملہ

لکھنؤ۔ کابینہ وزیر اوم پرکاش راج بھر نے سماج وادی پارٹی کے سربراہ اکھلیش یادو کی جیل میں اعظم خان سے ملاقات کو لے کر ان پر تنقید کی۔ امبیڈکر نگر میں انہوں نے کہا کہ اعظم خان طویل عرصے سے جیل میں ہیں، لیکن اکھلیش یادو اب تک ان سے ملنے کیوں نہیں گئے؟ راج بھر نے اس ملاقات کو انتخابی جملہ قرار دیتے ہوئے الزام لگایا کہ اکھلیش یادو انتخابات کو مدنظر رکھتے ہوئے اعظم خان سے ملنے پہنچے ہیں۔ اوم پرکاش راج بھر نے کہا کہ مسلمانوں کو بھی اقتدار میں شراکت داری کی خواہش رکھنی چاہیے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ آخر مسلمان کب تک دوسروں کے لیے دری بچھاتا رہے گا؟ راج بھر کے مطابق، اکھلیش یادو چاہتے ہیں کہ مسلمان بی جے پی کے خوف کی وجہ سے سماج وادی پارٹی کو ووٹ دیں۔ سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے اتحاد کے حوالے سے بھی اوم پرکاش راج بھر نے طنز کیا۔ انہوں نے کہا کہ سماج وادی پارٹی کانگریس کو کبھی 170 نشستیں نہیں دے گی۔ انہوں نے طنزیہ انداز میں کہا کہ نشستوں کی تقسیم پر غور وخوض کرتے کرتے انتخابات آ جائیں گے اور کانگریس دوڑتے دوڑتے تھک جائے گی۔ راج بھر نے اپنے سابقہ تجربے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ سماج وادی پارٹی کے ساتھ رہ چکے ہیں۔ ان کے مطابق، سماج وادی پارٹی اپنے اتحادیوں کو اتنا دوڑاتی ہے کہ لوگ آخرکار بھاگ جاتے ہیں۔ ان بیانات کے بعد امبیڈکر نگر میں سماج وادی پارٹی اور کانگریس کے اتحاد، نیز اکھلیش یادو کی اعظم خان سے ملاقات کو لے کر سیاسی بیان بازی تیز ہونے کے آثار ہیں۔

مالا بنانے کی قدیم تکنیک پر دو روزہ ورکشاپ اختتام پذیر

لکھنؤ۔ اتر پردیش اسٹیٹ ڈائریکٹوریٹ آف آرکیالوجی، لکھنؤ کے زیر اہتمام چھتر منزل کمپلیکس میں قدیم مالا بنانے کی تکنیک: ہڑپہ کے موتیوں کے خصوصی حوالہ کے ساتھ" پر دو روزہ ورکشاپ آج اختتام پذیر ہوا۔ اس ورکشاپ کا مقصد روایتی قدیم مالا بنانے کی تکنیکوں میں ہاتھ سے تربیت فراہم کرنا اور طلباء اور محققین کو ہندوستان کی بھرپور آثار قدیمہ اور دستکاری کی روایات سے متعارف کرانا تھا۔ ورکشاپ کے لیے 300 سے زائد شرکاء نے آن لائن رجسٹریشن کرایا۔ دستیاب تربیتی سہولیات اور صلاحیت کے پیش نظر، 150 شرکاء کو پہلے آیئے پہلے پایئے کی بنیاد پر قبول کیا گیا۔ شرکاء کی پر جوش شرکت قدیم دستکاری کی روایات اور آثار قدیمہ کی تکنیک میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کی عکاسی کرتی ہے۔ ورکشاپ کے دوسرے دن، شرکاء کو مالا بنانے کی تکنیک جیسے پیسنے (رگڑ سے شکل دینا) اور پالش (سطح کو ہموار اور چمکدار بنانا) کی تربیت فراہم کی گئی۔ ٹرینرز جناب انور حسین شیخ، جناب آفتاب حسین شیخ، اور جناب پرتاپ بھائی ماتھر بھائی پرمار نے عملی طور پر ان تکنیکوں کا مظاہرہ کیا اور مالا بنانے میں استعمال ہونے والے روایتی طریقوں اور ان کی تکنیکی خصوصیات کی وضاحت کی۔ محققین اور طلباء نے ان عملوں میں حصہ لیا اور قدیم مالا بنانے کی تکنیکی باریکیوں کے بارے میں خود بخود سمجھ حاصل کی۔ ورکشاپ کے دوران شرکاء کو نظریاتی علم کے ساتھ عملی تجربہ فراہم کرنے پر خصوصی زور دیا گیا۔ اس قسم کی تربیت سے قدیم موتیوں کی تیاری، ان کی تشکیل، سطح کی تکمیل اور اس وقت کے کاریگروں کی تکنیکی مہارتوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ مزید برآں، یہ اقدام آثار قدیمہ کے طلباء اور محققین کے لیے عملی مطالعہ کے نئے مواقع فراہم کرتا ہے۔

اختتامی سیشن میں، شرکاء نے ورکشاپ سے اپنے تجربات، خیالات اور سیکھنے کے بارے میں آگاہ کیا۔ انہوں نے اس تربیت کو معلوماتی اور مفید قرار دیا، جس نے قدیم ہندوستانی دستکاری کی روایات اور روایتی تکنیکی علم کو سمجھنے میں اس طرح کے واقعات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ پروگرام کے اختتام پر اتر پردیش اسٹیٹ ڈائریکٹوریٹ آف آرکیالوجی کے کھدائی اور ایکسپلوریشن آفیسر مسٹر رام ونے اور محکمہ ثقافت کے انڈر سکریٹری مسٹر منوج کمار نے شرکاء میں اسناد تقسیم کیں۔ پروگرام کی نظامت مسٹر بلیہاری سیٹھ نے کی۔ اس موقع پر محکمہ کے افسران اور عملہ بشمول مسٹر گورو گپتا، مسٹر راہل کمار تیاگی، مسٹر راہل کمار برایا، مسٹر ابھے راج سنگھ، مسٹر سنتوش کمار سنگھ، مسٹر آشیش، مسٹر ابھیشیک کمار (پہلا اور دوسرا)، مسٹر دریاب، مسٹر ہمانشو اور مسٹر نربھے کے ساتھ دیگر افسران، ٹرینرز اور ورکشاپس کے طلباء اور اساتذہ اور طلباء موجود تھے۔ یہ دو روزہ ورکشاپ قدیم ہندوستانی دستکاری کی روایات کے عملی مطالعہ، روایتی تکنیکی علم کے تحفظ اور طلباء اور محققین میں آثار قدیمہ کے ورثے میں دلچسپی پیدا کرنے کی سمت میں ایک اہم پہل ثابت ہوئی۔

غیر ملکی طاقتیں سرگرم ہیں تو وزارت داخلہ نے کیا کیا؟: ڈاکٹر معین خان ممو

موہن بھاگوت کے غیر ملکی مداخلت کے دعوے سے 'چانکیہ' شاہ کی کارکردگی پر سوالات

لکھنؤ، 23 اکتوبر (پریس ریلیز): مسلم پرسنل لا بورڈ کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر معین خان ممو نے راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) کے سربراہ موہن بھاگوت کے اس بیان پر سوال اٹھایا ہے، جس میں انہوں نے ہندوستان میں غیر ملکی طاقتوں کی جانب سے حکومت کی تبدیلی (رجیم چینج) کی کوششوں کا ذکر کیا تھا۔ ڈاکٹر ممو نے کہا کہ اگر ملک میں واقعی غیر ملکی طاقتیں سرگرم ہیں تو مرکزی حکومت، وزارت داخلہ اور خفیہ ایجنسیاں اپنی ذمہ داری سے کیسے بچ سکتی ہیں؟ امیت شاہ کو سیاسی حلقوں میں 'چانکیہ' کہا جاتا ہے۔ ایسے میں بھاگوت کا یہ بیان وزارت داخلہ کی کارکردگی اور مودی حکومت کی قومی سلامتی کی پالیسی پر سوالات کھڑے کرتا ہے۔

ڈاکٹر ممو نے کہا کہ اگر غیر ملکی طاقتیں ہندوستان کے سیاسی معاملات میں مداخلت کر رہی ہیں تو انہیں روکنے کی ذمہ داری کس کی ہے؟ کیا خفیہ ایجنسیوں کو اس کی اطلاع ہے؟ اگر ہے تو اب تک کیا کارروائی کی گئی؟ اگر غیر ملکی مداخلت کی کوششیں جاری ہیں تو 'چانکیہ' کہلانے والے وزیر داخلہ امیت شاہ اور مودی حکومت کی جواب دہی کیوں طے نہیں ہونی چاہیے؟ ان سوالات کا جواب محض غیر ملکی سازش کا حوالہ دے کر نہیں ٹالا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف جین زی (جنریشن زی) کے نوجوانوں کو محب وطن بتایا جاتا ہے، تو دوسری طرف ان کی تحریکوں میں غیر ملکی طاقتوں کی شمولیت کی بات کہی جاتی ہے۔ اگر نوجوان محب وطن ہیں تو ان کی آواز سنی جانی چاہیے اور اگر غیر ملکی مداخلت کے ثبوت موجود ہیں تو انہیں عوام کے سامنے پیش کیا جانا چاہیے۔ حکومت کو واضح کرنا چاہیے کہ ان دعووں کی بنیاد کیا ہے۔ کسی تحریک کو غیر ملکی اثرات سے جوڑ کر نوجوانوں کے مطالبات اور حکومت کی ذمہ داریوں سے توجہ نہیں ہٹائی جا سکتی۔

ڈاکٹر معین خان ممو نے کہا کہ ہندوستان کی سیاسی تاریخ بتاتی ہے کہ حکومتیں انتخابات کے ذریعے بھی تبدیل ہوتی رہی ہیں۔ اندرا گاندھی نے ملک میں ایمرجنسی نافذ کی، لیکن 1977 کے انتخابات میں عوام نے ان کی حکومت کو اقتدار سے باہر کر دیا۔ اس لیے سیاسی تبدیلی کو صرف سازش کے زاویے سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ حکومت کی کارکردگی، عوام کا اعتماد اور انتخابی فیصلے بھی سیاسی تبدیلی کے اہم اسباب ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فرانس، البانیہ، نیپال اور بنگلہ دیش میں ہونے والی سیاسی تبدیلیوں اور تحریکوں کا ذکر کرتے وقت وہاں کے سیاسی، معاشی اور سماجی حالات کو بھی سمجھنا ضروری ہے۔ مہنگائی، بے روزگاری، ٹیکسوں کا بوجھ اور عالمی تنازعات کے معاشی اثرات عوام کی بے چینی میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ ان عوامل کا جائزہ لیے بغیر ہر تحریک کو غیر ملکی طاقتوں سے جوڑنا مناسب نہیں ہے۔ ڈاکٹر ممو کے سوالات کے تناظر میں ملک کے سائبر سکیورٹی نظام اور شہریوں کی ذاتی معلومات کے تحفظ کا معاملہ بھی اہمیت رکھتا ہے۔ اسٹیٹ بینک آف انڈیا (ایس بی آئی) کے ریکارڈ ڈارک ویب پر سامنے آنے سے متعلق خبروں نے سائبر سکیورٹی کے حوالے سے تشویش پیدا کی ہے۔ ایسے میں اگر سائبر سکیورٹی نظام کو ناقابل تسخیر قرار دیا جاتا ہے تو یہ سوال بھی اٹھتا ہے کہ شہریوں کی ذاتی معلومات محفوظ رکھنے اور سائبر خطرات کو روکنے کے لیے کیا ٹھوس اقدامات کیے جا رہے ہیں؟ قومی سلامتی کے دعووں کے ساتھ ان کی افادیت اور جواب دہی کو یقینی بنانا بھی ضروری ہے۔

اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان سیٹوں کی تقسیم کا خاکہ تیار

کانگریس نے سونپی سپا کو 172 اسمبلی سیٹوں کی فہرست، چار زمروں میں تقسیم کر کے پیش کیا اپنا موقف

لکھنؤ: 23 اکتوبر (پی این ایس) اتر پردیش اسمبلی انتخابات کے پیش نظر سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے درمیان اتحاد اور سیٹوں کی تقسیم کے معاملے پر سیاسی سرگرمیاں تیز ہو گئی ہیں۔ بھارتیہ جنتا پارٹی کو انتخابی چیلنج دینے کی تیاریوں کے درمیان کانگریس نے سماجوادی پارٹی کو 172 اسمبلی سیٹوں کی ایک تفصیلی فہرست سونپی ہے۔ اس فہرست میں کانگریس نے اپنی تنظیمی طاقت، زمینی جائزے اور انتخابی امکانات کی بنیاد پر سیٹوں کو چار زمروں میں تقسیم کیا ہے۔ سیٹوں کی تقسیم پر باضابطہ بات چیت کے ابتدائی مرحلے میں ہی 172 سیٹوں کی فہرست سامنے آنے کے بعد سیاسی حلقوں میں یہ سوال اٹھنے لگا ہے کہ کیا کانگریس اتنی بڑی تعداد میں سیٹوں پر دعویٰ کر کے اتحاد میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنا چاہتی ہے یا یہ محض بات چیت شروع کرنے کے لیے تیار کیا گیا ابتدائی خاکہ ہے۔ پارٹی ذرائع کے مطابق، اس فہرست کے پیچھے اے، بی، سی، ڈی فارمولہ کارفرما ہے۔ کانگریس نے 172 سیٹوں کو چار الگ الگ زمروں میں تقسیم کر کے سماجوادی پارٹی کے سامنے اپنا موقف رکھا ہے۔ اس طریقہ کار کا مقصد دونوں جماعتوں کے درمیان سیٹوں کی تقسیم پر منظم انداز میں بات چیت آگے بڑھانا ہے۔ اس زمرے میں وہ سیٹیں شامل ہیں جہاں کانگریس خود کو مضبوط اور روایتی طور پر اپنی پوزیشن مستحکم سمجھتی ہے۔ ذرائع کے مطابق، ان سیٹوں پر پارٹی کا موقف سخت ہے اور یہاں سمجھوتے یا دعویٰ چھوڑنے کی گنجائش بہت کم رکھی گئی ہے۔ اس زمرے میں ان سیٹوں کو شامل کیا گیا ہے جہاں کانگریس کی تنظیمی موجودگی اور مقامی سطح پر گرفت مضبوط ہے، لیکن امیدوار یا مقامی سیاسی حالات کے پیش نظر کچھ تبدیلی کی جا سکتی ہے۔ اس زمرے کی سیٹوں پر کانگریس سماجوادی پارٹی کے ساتھ تال میل اور باہمی رضامندی سے فیصلہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ یہاں دونوں جماعتیں مقامی حالات اور انتخابی امکانات کو سامنے رکھ کر کوئی راستہ نکال سکتی ہیں۔ اس زمرے میں شامل سیٹوں پر کانگریس نے لچکدار موقف اختیار کیا ہے۔ ضرورت پڑنے پر پارٹی ان سیٹوں پر اپنا دعویٰ چھوڑ کر سماجوادی پارٹی کے حق میں راستہ ہموار کرنے کے لیے تیار ہو سکتی ہے۔ پارٹی ذرائع کا کہنا ہے کہ سماجوادی پارٹی کو 172 سیٹوں کی فہرست سونپنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کانگریس ان تمام سیٹوں پر انتخاب لڑنے کے لیے بضد ہے۔ اسے سیٹوں کی تقسیم پر بات چیت شروع کرنے کے لیے ایک ابتدائی خاکہ قرار دیا جا رہا ہے، تاکہ دونوں جماعتیں اپنی ترجیحات اور سیاسی طاقت کی بنیاد پر حتمی سمجھوتے تک پہنچ سکیں۔